SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, June 25, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا وَرَضُوا۟ بِٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَٱطْمَأَنُّوا۟
بِهَا وَٱلَّذِينَ هُمْ عَنْ ءَايَـٰتِنَا غَـٰفِلُونَ ﴿٧﴾ أُو۟لَـٰٓئِكَ مَأْوَىٰهُمُ
ٱلنَّارُ بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿٨﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟
وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَـٰنِهِمْ ۖ تَجْرِى مِن
تَحْتِهِمُ ٱلْأَنْهَـٰرُ فِى جَنَّـٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿٩﴾ دَعْوَىٰهُمْ فِيهَا سُبْحَـٰنَكَ
ٱللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَـٰمٌ

[ترجمہ : جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا کھٹکا نہیں ہے اور وہ دینوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اس میں جی لگا بیٹھے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں سے بالکل غافل ہیں ایسے لوگوں کا ٹھکانا ان کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کا رب ان کو بوجہ ان کے مومن ہونے کے ان کے مقصد تک پہنچا دیگا ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی چین کے باغوں میں ان کے منہ سے یہ بات نکلے گی کہ سبحان اللہ اور ان کا باہمی سلام یہ ہو گا السلام علیکم۔]

(وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, June 25, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا وَرَضُوا۟ بِٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَٱطْمَأَنُّوا۟
بِهَا وَٱلَّذِينَ هُمْ عَنْ ءَايَٰتِنَا غَٰفِلُونَ ۝٧ أُو۟لَٰٓئِكَ مَأْوَىٰهُمُ
ٱلنَّارُ بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ۝٨ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟
وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَٰنِهِمْ ۖ تَجْرِى مِن
تَحْتِهِمُ ٱلْأَنْهَٰرُ فِى جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ۝٩ دَعْوَىٰهُمْ فِيهَا سُبْحَٰنَكَ
ٱللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ

[ترجمہ : جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا کھٹکا نہیں ہے اور وہ دینوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اس میں جی لگا بیٹھے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں سے بالکل غافل ہیں ایسے لوگوں کا ٹھکانا ان کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کا رب ان کو بوجہ ان کے مومن ہونے کے ان کے مقصد تک پہنچا دیگا ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی چین کے باغوں میں ان کے منہ سے یہ بات نکلے گی کہ سبحان اللہ اور ان کا باہمی سلام یہ ہو گا السلام علیکم۔]

(وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین)

جناب چیئر مین : جناب عبداللہ شاہ صاحب۔ ایک منٹ عبداللہ شاہ کا پہلے پوائنٹ آف آرڈر۔

سید عبداللہ شاہ : جناب آپ نے ہاؤس میں بار بار سنا ہے جو ایڈہاک appointees ہیں ان کی بڑی پرابلمز ہیں یہ جو کٹ آف ڈیٹ گورنمنٹ نے میڈیکل آفیسرز کے لئے رکھی ہے وہ ابھی تک اس کے اوپر insist کر رہے ہیں۔ That they will be thrown out whoever is appointed after that day. Hundreds of employees, Sir, are involved and the Prime Minister regulated the lectureres who served for only two years. We are requesting and insisting and pleading before the Government that kindly pass same laws for everybody.

جناب چیئر مین : بہر حال یہ مسئلہ جو ہے یہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور انہوں نے کہا کہ وہ اس مسئلے پر سٹیٹ منٹ دیں گے۔

سید عبداللہ شاہ : ۳۰ تاریخ کو۔

جناب چیئر مین : اس سے پہلے دیں گے۔ کب دیں گے جی کب اس پر آپ سٹیٹمنٹ دیں گے۔

چوہدری امیر حسین : جناب گزارش یہ ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں ہے لیکن یہ معاملہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور گورنمنٹ کو اس بات کا احساس ہے کل ہی اس ایوان میں.....

جناب چیئر مین : آپ کب اس پر سٹیٹمنٹ دیں گے۔

چوہدری امیر حسین : ۳۰ جون تک سٹیٹمنٹ دے دی جائیگی۔ Which is the policy of the Government. ۳۰ جون تک سٹیٹمنٹ دی جائے گی۔

جناب چیئر مین: ۳۰ جون سے پہلے دے دیں۔ تاکہ معاملہ کلیئر ہو جائے۔ ۳۰ جون تو آخری ڈیٹ ہے تو ۳۰ جون سے پہلے دے دیں۔

چوہدری امیر حسین : ۲۹ کو دے دیں گے۔

جناب چیئر مین : جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر : جناب چیئرمین آپ کی اطلاع اور ایوان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ کل نارتھ ناظم آباد پولیس سٹیشن میں میرے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی ہے کہ میں نے ایک شخص مسمی انور حسین کو اپنے بیٹے کی گاڑی میں لے جا کر (جبکہ میرے پاس گاڑی نہیں ہے) زبردستی اغواء کیا، اس کو زدوکوب کیا اسے اپنے گھر پر لایا جو میرا گھر نہیں میرے بیٹے کا گھر ہے اور اس سے تین لاکھ روپے وصول کئے تو میں آپ کے اور ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں اور جناب چوہدری شجاعت حسین سے عرض ہے کہ میں یہاں پر موجود ہوں فیڈرل لاج نمبر ا میں رہتا ہوں جو اخبار میں خبر چھپی ہے کہ ناظم آباد پولیس سے کہا گیا ہے کہ مجھے گرفتار کر لیا جائے تو میں حاضر ہوں میں یہاں سے فیڈرل لاج میں جاؤں گا۔ میں گرفتاری کے لئے حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ کہاں پر خبر پڑھی ہے آپ نے۔

سید اشتیاق اظہر : کراچی سے میرے بیٹوں نے فون کیا ہے اور کراچی جنگ میں چھپی ہے اور لڑکوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ میرے گھر سے گارڈ ہٹا لیا گیا ہے۔

Mr. Chairman : Law Minister Sahib, I think you should find out about this and let me know the facts as to what extent they are. This is an FIR against a Senator and I would like to know what the facts are. Please give me a report on this. Yes, anyother matter? Do we come to the question hour? Yes Saeed Sahib.

اخونزادہ بہرہ ور سعید: اس کو ریگولر کر کے اگر آپ سندھ سچوائیشن پر بحث کرادیں۔

جناب چیئرمین : آج ویسے ختم ہو رہا ہے تین دن فکس کئے تھے لیکن کچھ حضرات ابھی باقی رہتے ہیں تو سندھ سچوائیشن کی ڈیبیٹ پر کیا کیا جائے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : بہت باقی رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین : لیکن ابھی legislation بھی کرنی ہے بہت سارا کام ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: کریں گے جناب۔

جناب چیئرمین : تو پھر پرائیویٹ ممبرڈے پر سندھ سچوائیشن پر بحث کریں۔

Syed Abdullah Shah : Sir you can have sitting on Saturday also.

اخونزادہ بہرہ ور سعید: اس دن بھی کر لیں۔

جناب چیئرمین: لیکن پرائیویٹ ممبر ڈے جو ہے۔

سید عبداللہ شاہ: مسٹر چیئرمین! پرائیویٹ ممبر ڈے کو ختم کرنے سے پہلے ہفتے کو آپ رکھیں۔

جناب چیئرمین: ختم نہیں کر رہے There are already commitments on ہر ایک کی Saturday I have to go to Karachi for example commitments ہوتی ہے۔ منڈے کو نارمل بزنس ہو گا اب اس کا کیا کیا جائے۔Should we close it today.

Akhunzada Behrawar Saeed : No Sir, No. Sir.

Mr. Chairman : Then do you fix it for private members day.

Akhunzada Behrawar Saeed : Private members day and onward.

Syed Abdullah Shah : Take it today as well as on Monday.

Mr. Chairman : No, no finish it today, we will wind up the debate today.

(interruption)

جناب چیئرمین: یا تو پھر آپ پرائیویٹ ممبرز ڈے کو رکھ لیں Then I can extend it for another day because Monday.......

پروفیسر خورشید احمد: منڈے کو رکھیئے گا۔

جناب چیئرمین: منڈے کو اور بزنس بھی تو ہے۔.Yes Yahya Sahib

Mr. Yahya Bakhtiar : You had, I understand, I assure the house that we will work for three days and if needed we will extend it.

جناب چیئرمین: نہیں وہ تو میں کہہ رہا ہوں لیکن ایڈ جسٹمنٹ بھی کریں۔

Mr. Yahya Bakhtiar : Tuesday, wednesday, Thursday.......

Mr. Chairman : No, no but then there is so much legislation on the agenda.

Mr. Yahya Bakhtiar : We will take as much as possible.

(interruption)

اخونزادہ بہرہ ور سعید : لاء منسٹر صاحب یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ لائف اینڈ ڈیتھ کا سوال ہے اس کو ایک ہفتہ اور جاری رکھیں۔

جناب چیئرمین : تو اس طرح کریں۔ If you agree I will also take up the Sind matter exclusively on the Private Members Day. اس کو پھر سوچیں گے مزید extend کرنے کے لئے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : Extend کریں اور ٹائم لمٹ نہ ہو۔

Mr. Yahya Bakhtiar : Private members have got only one day in a week.

(interruption)

Mr. Yahya Bakhtiar : If there is need extend it.

جناب چیئرمین : جب تک کام ہے تو وہ ہے۔ There is no limit so far on the Session

Akhunzada Behrawar Saeed : Sir, let it be extended for another week.

جناب شہزادہ گل : ۲۲ کو بھی ۲۴ کو بھی اجلاس نہیں تھا لیکن ہم نے اس دن بھی کام چلایا ہے اسی طرح اگلے ہفتے......

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : چلیں آج دیکھتے ہیں۔ پھر اینڈ آف دی ڈے پر کوئی فیصلہ کریں گے۔ آج دیکھتے ہیں کتنی پراگرس ہوتی ہے پھر دیکھتے ہیں۔ سوال نمبر ۴۷ عالم علی لالیکا صاحب۔

47. ***Mian Alam Ali Laleka :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which proper electric poles will be

installed in Gali Masjid Shah-e-Madina and its adjacent areas in new Mianapura, Eastern Sialkot?

Jam Muhammad Yousaf : Gali Masjid Shan-e-Madina is a narrow street where poles cannot be installed. However there is a proposal to install insulated cables under ADB-824-Pak-Loan which shall be completed by the end of current financial year *i.e.* 30th June, 1992.

جناب چیئرمین : سپلمنٹری کوئیسچنز۔جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ There is a proposal to install insulated cables under ADB-824 Pakloon which will be completed by the end of current financial year. تو سوال یہ ہے کہ ابھی مالی سال کے ختم ہونے میں پانچ چھ دن باقی ہیں جناب وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ اس پر اب تک کتنا کام ہوا ہے۔

Mr. Chairman : Yes Jam Yousuf Sahib.

Mr. Jam Muhammad Yousuf : Sir, it is more or less completed on the 30th June, 1992 according to the report which has been submitted to us but I assure the members that I will find out the facts that how much work has been completed. For this I need a fresh notice.

جناب چیئرمین: یہ تو لکھا ہے۔ It will be completed almost مکمل ہوگا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب ابھی تک تو ہمارے علم کے مطابق کچھ ہوا نہیں۔

جناب چیئرمین: یہ ایسٹرن سیالکوٹ کا مسئلہ ہے یہ کہاں پر ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : سیالکوٹ میں۔

جناب چیئرمین: سیالکوٹ میں۔ آپ کو سیالکوٹ کے بارے میں کیسے اطلاع آئی ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : مجھے جس نے معلومات دی ہیں جس کی طرف سے کوئیسچن ہوا ہے۔ تمام وطن اس حوالے سے مظلوموں کا ہے ہم مظلوموں کے نمائندے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ حکومت نے یہ کہا ہے It will be completed by 30th June. So we assume that it will be completed.

پروفیسر خورشید احمد : سوال بہت relevant ۳۰ جون میں صرف ۵ دن باقی ہیں یہ بتا دیں کتنا کام ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : almost مکمل ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا، یہ بڑا vague ہے جناب۔

جناب چیئرمین : او کے، جی، اگلا سوال ۴۸۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس بارے میں معلومات حاصل کر کے ہمیں نیکسٹ running ڈے پر بتائیں۔ کہ آیا almost complete ہو گیا ہے یا ۹۵ فیصد کام باقی ہے۔

جام محمد یوسف: جناب، میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اگر کام مکمل نہیں ہوا ہے تو معلومات حاصل کر کے بتاؤں گا۔

پروفیسر خورشید احمد : معلومات حاصل کر کے آپ ہاؤس میں پیش کریں۔

جناب چیئرمین : جی اگلا سوال ۴۸، عالم علی لالیکا صاحب۔

48. ***Mian Alam Ali Laleka :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the time by which natural Gas will be supplied to New Miana Pura Eastern, Sialkot?

Ch. Nisar Ali Khan : During 1991-92 subject to no objection from the Railways for crossing the track.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : یہاں انہوں نے کہا ہے During 1991-92 subject to no objection from the railways for crossing etc. میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے no-objection کے لئے ریلوے سے بات کی ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین : وزیر پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان: اس سلسلے میں نہ صرف ہماری بات ہوئی ہے بلکہ ہماری ان سے میٹنگز بھی ہوئی ہیں تو بات چل رہی ہے مجھے یقین ہے کہ اس سلسلے میں ہمیں N.O.C. مل جائے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ کوئی اور ضمنی سوال۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : کیا اس کے بارے میں کوئی مختصر وقت بتا سکتے ہیں۔

چوہدری نثار علی خان : یہ سوال ہمیں کچھ عرصہ پہلے ملا تھا۔ اس وقت چونکہ بہت کم وقت ہے ہو سکتا ہے کہ ۹۲-۱۹۹۱ء شاید یہ مکمل نہ ہو مگر انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ دو تین مہینوں کے اندر جو نہی ہمیں N.O.C. ملا، یہ کام شروع ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال ۴۹، ڈاکٹر ریحان صاحب۔

49. **Dr. Muhammad Rehan :**Will the Minister for Water and Power be pleased to state the numberof disable persons employed by WAPDA under the Area Electricity Board Peshawar during the last three years indicating also their names and the nature of their disability?

Jam Muhammad Yousuf : The number of disabled persons employed during the last three years in Area Electricity Board, Peshawar is five (5) only. Their names and designation is given as under :-

Name of disabled person	Designation	Date of empolyment	Nature of Disability
1. Mr. Muhd. Khaliq, S/o Abdul Malik.	Bill Distributor	3-8-89	One eye blind
2. Zahir Shah S/o Mandozai	Chowkidar	1-12-90	One hand cut
3. Zafar Khan S/o Abdul Akbar	Bill Distributor	10-9-90	Both hands defective
4. Masoodur Rehman S/o Inayatur Rehman	T.C.C.	9-12-90	Lame
5. Salahud Din S/o Syed Badshah	Naib Qasid	18-3-90	Disabled by one leg.

Dr. Muhammad Rehan : Sir I will ask the honourable Minister what is the quota of the disabled persons in the recruitment for employees in Wapda and why no recruitment has been done after March, 1990.

جام محمد یوسف : جو disabled persons کے لئے کوٹہ ہے وہ ہم نے ایک فیصد رکھا ہوا ہے۔

Mr. Chairman : You laid down one percent.

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں کہ ۱۹۹۰ء کے بعد ان rules کے تحت کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔

جام محمد یوسف : جو مجھے پروف دیا گیا ہے اس کے مطابق disabled persons employed during the last 3 years, in the area electricity board, Peshawar is 5 only.

جناب چیئرمین: اس میں آپ Date of employment دیکھیں ۹۰-۱۲-۹ کے بعد کوئی employment نہیں ہوئی ہے تو وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ اس کے بعد کیوں بھرتی نہیں ہوئی ہے۔

جام محمد یوسف : پہلے بھرتی پر بین لگا ہوا تھا، اس کے بعد کابینہ نے decide کیا تو اس میں یہ تھا کہ جہاں vacancies نہیں تھیں، ان vacancy کے تحت ان آدمیوں کو رکھا جانا تھا جب vacancies خالی نہیں ہوتیں تو اس وقت تک ہم ان کو adjust نہیں کر سکتے، absorb نہیں کر سکتے۔ جتنا بھی disabled کے لئے کوٹہ رکھا گیا ہے accordingly اس کے تحت ان کو ملازم رکھا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : طریقہ تو یہ ہے کہ مثلاً یہ چھوٹی posts ہیں، let's say اگر چار سو posts ہیں تو اس کا ایک فیصد نکال کر keep it for the disable تاکہ اس کے against 77 کسی کو لگا دیا جائے۔ کیونکہ یہ ایک قومی خدمت بھی ہے۔

جام محمد یوسف : جی، کوٹہ تو observe کر رہے ہیں Already we have given instructions to the department کہ جو ایک فیصد آسامیاں ہیں ان کو carry out کر لیں جتنی بھی واپڈا میں posts ہیں۔

Mr. Chairman : In fact ایسے لوگوں کی لسٹیں بنالیں given to the Wapda Authority and tell them that ان کو، جی کی adjust کیا جائے Against vacancies as they arise. Next question.

Dr. Muhammad Rehan : My next supplementary question is, what is the procedure which is being adopted for recruitment of these disabled persons in Wapda? Is there any Board which examines the persons that whether they are disabled or they should be recruited against which post because as I see from the answer that a person by the name of Zahir Shah Son of Mandozai has been recruited, whose one hand is cut and he has been recruited as Chowkidar. I just can't understand how a person with one hand can perform the duties of a Chowkidar.

جام محمد یوسف: Sir disabled person کے بارے میں جو procedures ہیں کہ کس طرح سے adjust کیا جائے، ضروری نہیں ہے کہ چوکیدار کا یہ مطلب ہو کہ وہ surveilence پر بیٹھا ہو، اسے ایسی جگہ پر رکھا جائے تاکہ وہ criteria fill کر سکے۔ لیکن جہاں تک one hand cut والے شخص کے بارے میں کہا گیا ہے، اس سے کوئی فرق بھی نہیں پڑتا اس کا دوسرا ہینڈ ہے وہ protect کر سکتا ہے لیکن وہ کوئی ایسی نگرانی پر نہیں ہے کہ جس کے تحت وہ protect کرے، جس ڈیپارٹمنٹ میں اسے رکھا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: I suppose it depends کہ جی چوکیدار کدھر ہے، supposing کوئی سٹور ہے، وہاں پر چوکیدار ہے چوکیدار صرف وہی نہیں ہو سکتا ہے جو کہ مسلح ہو کر کسی حساس جگہ تعین ہو جہاں ڈاکو وغیرہ آنے کا خطرہ ہے۔ It depends کہ کس جگہ کی چوکیداری کر رہا ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: Sir, my another supplementary question in this connection will be یہ ٹھیک ہے اور ہمیں ان لوگوں سے ہمدردی بھی ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک ہاتھ اس کا کٹا ہوا ہے اور کسی اور پوسٹ جیسے چپڑاسی وغیرہ ہیں کی جگہ پر بھی رکھا جا سکتا ہے۔ بل ڈسٹر بیوٹر بھی رکھا جا سکتا ہے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی کمیٹی ہو اور اس میں منتخب لوگوں کو بھی شامل کیا جائے مقرر کی جائے تاکہ یہ کمیٹی واچ

watch کرتی رہے کہ کیا صحیح آدمی رکھے گئے ہیں یا نہیں۔ ورنہ تو افسر کی مرضی ہو گی کہ جس نے کچھ "لگایا" اس نے اپنے پسندیدہ شخص کو رکھ لیا۔

جام محمد یوسف : جناب، اس کی میں وضاحت یوں کرنا چاہتا ہوں کہ واپڈا کی جو سیکورٹی فورس ہے، اس میں different posts ہیں، یہ الگ تھلگ ہوتی ہے، اس کے اپنے functions ہیں۔ اس چوکیدار کے بارے میں جس کا ذکر کیا گیا ہے اس کے functions الگ ہیں۔ لیکن اگر ہم اس پر مزید کوئی پابندی لگائیں گے تو It will create a political issue, so we do not want to deal.........

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال ۵۰۔

50. ***Dr. Muhammad Rehan :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which the Village Lehri and Dhoke Paritah Dakhli Lehri Tehsil Kahutta, District Rawalpindi, will be electrified?

Jam Muhammad Yousuf : Village Lehri Tehsil Kahutta is an approved village for electrification. The work has been started and will be completed during the current financial year.

Under the present policy of village electrification 1991-92 the village to be electrified are recommended by Senator/MNAs from their quota as per Cabinet decision. Till present, Dhok Paritah Dakhli Lehri, Tehsil Kahutta, District Rawalpindi, has not be recommended by any Legislator. As soon as it is recommended the same will be passed on to WAPDA for electrification if it is feasible as per criteria.

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۵۱۔

51. ***Dr. Muhammad Rehan :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of schemes identified by the Small Hydel Development Organization established in collaboration with the Provincial Government of N.W.F.P. and the time by which these schemes will be implemented?

Jam Muhammad Yousuf : Small Hydel Development Organization (SHYDO)was established under the Ministry of Water and Power in order to tap the hydro power potential for installation of small generating stations in inaccessible areas of NWFP, Northern Areas and Azad Kashmir. Since

February 1991 this organization has been placed under the NWFP Government and is named as Sarhad Hydel Development Organization. The latest information regarding identification of schemes and their implementation can best be provided by NWFP Govt. However, the present status of overall activities for development is that 13small schemes totalling 7770 KW installed capacity are operating in NWFP while another 112 numbers likely to have a total of 41,550 KW are in different stages of planning.

ڈاکٹر محمد ریحان : یہ جو ادارہ بنایا گیا ہے streams پر hydel power generations لگانے کے لئے، فرنٹئیر میں یا آزاد کشمیر میں کام کر رہا ہے اس ضمن میں، میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ واپڈا ان کو مالی یا ٹیکنیکل امداد دیتا رہا ہے یا ان کو آئندہ جو پانچ سالہ منصوبہ ہے اس میں اسے شامل کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟

جام محمد یوسف : Sir, it is entirely provincial organization which deals with the Provinces. لیکن پہلے وزارت پانی و بجلی میں ہم سے look up کرتے تھے لیکن اب entirely it is with the Province کے تحت وہ جو adjustments ہوتی ہیں، وہ ہم چاہتے ہیں کہ اس کا سروے کر کے We give this proposed to the provincial government and the provincial government decides to take the appropriate steps.

جناب شہزاد گل: جناب والا، آج کل پھر کالا باغ ڈیم کا متنازع مسئلہ چل پڑا ہے لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ وفاقی حکومت ان small hydel schemes پر دلچسپی نہیں لیتی۔ میری تجویز ہے کہ ان سکیموں پر عمل کیا جائے تاکہ پاور جنریشن ہو اور یہ جو تنازعات آج کل چل رہے ہیں یہ ختم ہو سکیں۔ جناب کیوں فیڈرل گورنمنٹ ان سکیموں میں دلچسپی نہیں لے رہی ہے۔

جناب چیئرمین : یہ صوبائی معاملہ ہو گا۔

جناب شہزاد گل: جناب والا، یہ صوبائی نہیں تھی بلکہ فیڈرل سکیم تھی۔ اب فیڈرل گورنمنٹ نے صوبائی حکومتوں کے حوالے کی ہے یہ تو فیڈرل گورنمنٹ کی سکیم تھی۔

جام محمد یوسف : جناب جو Low headed projects ہیں ان پر وزارت پانی و بجلی غور کر رہی ہے جہاں بھی ہم مثبت سکیمیں دیکھیں گے ان پر ہم initiative لیں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: پوائنٹ آف آرڈر،

پروفیسر خورشید احمد : میرا خیال ہے کہ.......

جناب چیئرمین: ایک منٹ جی، بہرہ ور سعید صاحب، پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد : پوائنٹ آف آرڈر ہے، اچھا جی،

اخونزادہ بہرہ ور سعید: میں جام صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ مالاکنڈ ڈویژن میں تین دریا ہیں کیا وہاں پر کوئی ایسا ہائیڈرل ڈیم بنانے کی کوئی سکیم ہے تاکہ local بجلی پیدا کی جا سکے۔

Jam Muhammad Yousuf : Sir it is entirely a separate question but I am going to give the detail. If they go for that. جناب یہ ongoing schemes ہیں

جناب چیئرمین :جی مالاکنڈ کے بارے میں آپ کے پاس کوئی انفارمیشن ہے۔

Jam Muhammad Yousuf : For this we need fresh notice.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی اس کے لئے علیحدہ سوال پوچھ لیں۔ پروفیسر صاحب،

پروفیسر خورشید احمد : Small Hydel Projects کے بارے میں عرض ہے کہ اس میں پاکستان کے لئے بے پناہ potential ہے یعنی domestic technology اور deomestic resources سے اسے develop کیا جا سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ واپڈا کو اس معاملے میں خصوصی کام کرنا چاہیئے۔ اور واپڈا کے ہی کچھ انجینئر ایسے ہیں جنہوں نے اس معاملے میں اس سے پہلے کام کیا ہے As Chairman Subsidiary Committee میرے علم میں وہ Studies آئی تھیں اور یہ area ایسا ہے جس میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے قومی مفاد میں ہے کہ آپ اس کو اہمیت دیں۔

جام محمد یوسف : Sir I should be specific on it جناب یہ جتنے بھی ہائیڈل پروجیکٹ ہیں اس میں We need financial assistance وہ باہر کی donor countries ہیں جو دلچسپی لیتے ہیں پھر پاکستان کے ساتھ مل کر اس کی سکیم بنانا پڑتی ہے لیکن جناب اسی دوران میں جب بڑے پراجیکٹوں کی بات آتی ہے اور پاکستان کے ان پراجیکٹوں پہ، جہاں ملک کا استحقام ہو اور اس کی اکانومک پالیسی اور سوشل مفاد زیادہ بہتر ہوں، اس کے لئے حکومت پاکستان بڑے پروگرام مرتب کر رہی ہے لیکن جو چھوٹے ہائیڈل پاورز کے بارے میں ذکر کر چکے ہیں کہ کیوں انہیں زیادہ سے زیادہ ترجیح نہیں دیتے۔ منسٹری آف واٹر اینڈ پاور اس پر غور کر رہی ہے لیکن سمال ہائیڈل پاور ایسے ہوتے ہیں جہاں تقریباً one megawatt سے پانچ میگاواٹ تک کی گنجائش ہوتی ہے تو اس پر رقم اتنی صرف ہو جاتی ہے جتنی کہ بڑے پراجیکٹوں پر ہوتی ہے۔ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ سروے اور فزیبلٹی تیار کروا کر پھر مزید move کر سکتے ہیں کہ جو ہائیڈل پاورز فرنٹیئر کے اندر ہیں ان کا کس طرح بندوبست کیا جا سکتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب میرا خیال ہے کہ تھوڑی سی study مزید کر لیں تو بہتر رہے گا اس لئے کہ یہ بات درست نہیں ہے کہ ہر پراجیکٹ کیلئے بیرونی امداد لینا ضروری ہو اور یہ بھی شاید درست نہیں ہے کہ Cost wise small projects جو ہیں وہ اتنے بھی Costly ہیں جتنے کہ بڑے ہیں۔ میں نے بھی اسے سٹڈی کیا ہے میرا خیال یہ ہے کہ ہم بحث نہیں چاہتے لیکن آپ کو چاہئے کہ اس پر کوئی نہ کوئی سپیشل ٹیم مقرر کر دیجئے یہ کوئی debate نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قومی مفاد میں ہو گا کہ واپڈا اس معاملے میں ایک پراجیکٹ بنائے اور اس سے پہلے بہت کام اس پہ ہوا ہے چائنیز نے بھی کیا ہے اور ان کی مدد سے پاکستان نے بھی studies تیار کروائی ہیں ان کو revive کیجئے ہمارے وسائل سے زیادہ اس پر لاگت آتی ہے اور اس طریقے سے آپ کم از کم localized electricity کر سکیں گے ان کو feed بھی کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی اگلا سوال نمبر ۵۲ میر عبدالجبار صاحب۔

52. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the present status of the Mirani Dam Project in Baluchistan; and

(b) whether it is a fact that the agreement executed with a Soviet firm to provide financial assistance for the said project has expired?

Jam Muhammad Yousuf : (a) Feasibility studeis of the Project are in hand and likely to be completed by September, 1992.

(b) No.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ اس پراجیکٹ پہ کتنی رقم صرف ہو رہی ہے۔ ب۔ روس کے ساتھ معاہدے کے تحت حکومت پاکستان کو کتنی رقم دینا تھی اور حکومت پاکستان نے اسے کتنی رقم دی ہے۔

جام محمد یوسف: جناب والا! میرانی ڈیم کی proposal ہے اور فیز یبلٹی سٹڈی ہے It is likely to be completed in September, 1992. اور جب تک واپڈا، Nespak اس کی فیز یبلٹی سٹڈی کر رہی ہے اور جو Russian Sponsor تھے ان لوگوں کی proposals بڑی high تھیں کیونکہ وہ requirement meet نہیں کر سکتے تھے۔ ان کی ڈیمانڈ تھی کہ ۵۰ کروڑ روپے پہلے advance دیا جائے تب اس کام کا initiative لیں گے۔ لیکن ہمارے کچھ ریمارکس تھے کہ آپ لوگوں کی price کافی high ہیں۔ اس وقت چونکہ proposal approved بھی نہیں ہے جب تک یہ ECNEC کے اندر approve نہ ہو تو اس وقت تک اس پر مزید ایکشن نہیں لیا جا سکتا۔ لیکن ابھی وزیراعظم کی ہدایت پر وزارت پانی و بجلی اس پر غور کر رہی ہے کہ روس نے جو ڈیمانڈ put کی ہے to provide financial assistance حکومت پاکستان کی طرف سے ان کی requirements کو پورا

کرنے کیلئے غور کیا جا رہا ہے کہ کتنی رقم دی جائے۔ تاکہ وہ اپنے کام کو شروع کر سکیں۔

Because already the scheme has not been approved in ECC so it is going to be completed and complete report will likely be submitted in September 1992.

جناب منظور احمد گچکی: جی جناب ضمنی سوال۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں منسٹر کے جواب سے مطمئن اس لئے نہیں ہوں کہ میں نے سوال کچھ اور کیا جواب انہوں نے کچھ اور دیا، اگر یہ تمام complications موجود ہیں جو انہوں نے یہاں پر بتائی ہیں تو پھر یہ کہ ستمبر ۹۲ء میں یا even ستمبر ۹۳ء میں کیسے مکمل ہو سکتا ہے اتنا بڑا ڈیم، جبکہ وہ ابھی تک فیزیبلٹی پر چل رہی ہیں اور ابھی تک assesment ہو رہا ہے NES PAK بھی اس کے تخمینہ کا جائزہ لے رہا ہے مزید یہ کہ ابھی تک ۵۰ کروڑ کا بھی طے نہیں ہوا یہ تو بالکل منسٹر کی self contradirtory statement ہے۔ تو میں اس کا سیدھا سیدھا جواب چاہوں گا کہ آیا آپ نے Russia کے ساتھ اس معاہدے کو withdraw کیا ہے اور اگر withdraw نہیں کیا ہے تو کیا آپ نے ان کی ۵۰ کروڑ کی ڈیمانڈ تھی اس پہ آپ راضی ہوگئے ہیں یا نہیں۔

(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! Russia سے جو معاہدہ ہوا تھا کیا کسی فیزیبلٹی کے بغیر ہوا تھا یا کسی فیزیبلٹی کی بنیاد پر ہوا تھا یا blind ہو گیا تھا۔

جام محمد یوسف: جی حکومت بلوچستان کی طرف سے معاہدہ ہوا تھا اولاً میں یہ بھی بتانا چاہوں گا لیکن جس طرح ممبر صاحب نے بتایا ہے کہ ۵۰ کروڑ But I think he is not clear now روس اب ۵۰ کروڑ سے نیچے آ گیا ہے۔ ۵ء۷ فیصد پر آ چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں تو ۵ء۷ فیصد آپ دینے کو تیار ہیں۔

جام محمد یوسف: جی ہاں وہ ہم دینے کو تیار ہیں۔

آوازیں۔ فیزیبلٹی کے بغیر کیسے۔

جام محمد یوسف : جی دینے کے لئے اسلئے تیار ہیں کہ Nespak اور Russian، both وہ بیٹھ کر فیصلہ کر رہے ہیں ان کے جو rates ہائی ہیں۔

جناب چیئرمین : اس ریٹس کے بارے میں باہمی گفت وشنید ہو رہی ہے between Nespak and the Russian

پروفیسر خورشید احمد: جی جواب واضح نہیں ہوا کہ کوئی بھی........

جناب چیئرمین : ایک منٹ جی گجھی صاحب کی بات پہلے فائنل ہو جائے آخری سوال جی گجھی صاحب۔

جناب منظور احمد گجھی: جناب والا! میرا سوال تو ہے لیکن میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ پہلی مرتبہ نہیں۔ پہلے بھی روس کے ساتھ معاہدہ ہوا لیکن late ہونے کی وجہ سے پھر دوبارہ اس کی cost کو بڑھایا گیا۔ اب تین سال گزرنے کے بعد کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے cost کم کر دی ہے تو میں حیران ہوں کہ کم کیسے ہوئی ہے۔ اگر ہوا ہے تو اچھی بات ہے لیکن جناب والا! اس پر کام شروع ہی نہیں ہوا ہے فیزیبلٹی بننے کے بعد ہی گفت وشنید شروع ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: یعنی آپ کے مطابق فزیبلٹی ابھی نہیں بنی ہے اس کی۔

جناب منظور احمد گجھی: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ابھی فزیبلٹی نہیں بنی ہے ابھی وہ دیکھ رہے ہیں کہ اس پر کتنی لاگت آئیگی یا زیادہ آئے گی تو اسکا مطلب یہ کہ فزیبلٹی نہیں بنی ابھی......

جناب چیئرمین: بہر حال جی بنیادی طور پر وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ بہت تاخیر ہو گئی ہے اس پر توجہ دیں دلچسپی لیں تاکہ ذرا جلدی ہو جو بھی کرنا ہے کریں۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میرا سوال بڑا specific تھا اور وہ یہ ہے کہ کیا یہ اس ملک میں ممکن ہے کہ ایک بیرونی ملک سے معاہدہ کر لیا جائے فزیبلٹی کے بغیر اور پلاننگ کمیشن اور ECNEC سے Clear کرائے بغیر کسی پراجیکٹ کو، اگر یہ سب چیزیں

ہو چکی ہیں تو پھر فزیبلٹی کے کیا معنی ہیں اور اگر یہ نہیں ہوئی ہیں تو کیسے معاہدہ ہوا؟ بغیر فزیبلٹی کے اور بغیر ECNEC سے کلیئرنس کے، بغیر PC-I کے PC-II کے یہ کیسے ہو گیا۔

<u>جام محمد یوسف</u>: جناب میں اس پہ clear ہونا چاہتا ہوں کہ In the minutis of meeting Meerani Dam Project a committee setup by ECNC اس پہ ہم نے ہدایت دی بھی کہ یہ approved نہیں کیا تھا۔ کچھ ماہ پہلے جب مسٹر منظور گچکی نے ملاقات ہوئی تو میں نے کہا کہ اسے ہم move کر رہے ہیں تا کہ بلوچستان کا جو میرانی ڈیم کا issue ہے اسے جلد سے جلد Complete ہونا چاہیئے۔ نیپا کی estimate ہے 11715 ملین، اس کی meet meet require کرنے کے لئے، لیکن کچھ Contractors Russian نے کہا تھا کہ ہمیں پہلے کچھ advances روڈز اور رہائشی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے دیئے جائیں۔ لیکن ہم نے ان کو کہا کہ آپ کی demands کافی high ہیں اس کو ہم meet نہیں کر سکیں گے اور Nespak کی بھی observations ہیں کہ ان لوگوں نے جو رقم putup کی ہے وہ requirement کے تحت کافی high ہے اسے ہم meet نہیں کر سکتے لیکن ابھی ۳ء۷ پہ جو آ چکے ہیں اس پر ہم agree ہو چکے ہیں اور وزیر اعظم کی یہ ہدایت ہے کہ جلد ایک میٹنگ بلائی جائے اس میں رشیئن کی جو ڈیمانڈ ہے اس کو پورا کیا جائے تا کہ آپ کا کام سٹارٹ ہو جائے۔

(مداخلت)

<u>جناب چیئرمین</u> : بس جی آپ کی بات سمجھ آ گئی ہے یہ سارا معاملہ خاصا confused ہے اور آپ کی بات بنیادی طور پر یہ ہے کہ یہ اہم معاملہ ہے......

<u>جناب منظور احمد گچکی</u>: جناب میرا ایک ہی سوال تھا جس کا اتنا lengthy جواب ہے اور میں منسٹر صاحب کے جواب سے قطعاً مطمئن نہیں ہوں۔

جناب چیئرمین: یقیناً آپ جس چیئر پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ کیسے مطمئن ہو سکتے ہیں۔ دیکھیں ناں تین چار سوال ہو چکے ہیں۔

جناب منظور احمد کچکی: دوسری بات جی میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس قسم کے ڈیم جیسا کہ فلور آف دی ہاؤس پر یہاں پہلے بھی یہ وعدہ کیا جا چکا ہے کہ ہنگول کے مقام پر ہنگلاچ ڈیم بنایا جائے گا۔ کیا اسکی فیزیبلٹی رپورٹ تیار ہو گئی ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے کہ نہیں ہو رہا ہے۔ کیونکہ اگر ریکارڈ آپ دیکھیں تو نیشنل اسمبلی میں بھی یہ سوال اٹھایا گیا اور اسی سینٹ کے اندر میں نے ایک سوال اٹھایا اور موصوف وزیر نے.......

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ یہ مسئلہ ایسا ہے اس کو واٹر اینڈ پاور کمیٹی میں بھی ٹیک اپ کر لیا جائے۔ عباس شاہ صاحب یہ خاصا اہم مسئلہ لگ رہا ہے۔ آپ کی کمیٹی اسی سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ اس کو کمیٹی میں کیوں نہیں ٹیک اپ کر لیتے Because there is some confusion on this.

سید عباس شاہ: جناب والا یہ ہنگول والا جو مسئلہ ہے ہم نے اس کو ٹیک اپ تو کیا ہے بعد میں بریفنگ کے لئے لیکن unfortunately ممبرز کم تھے تو we are going to take it and since you say then straight away اس کو لے لیں گے۔

جناب چیئرمین: اس کو لے لیں کیونکہ There is a lot of confusion کہ کیا ہو رہا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے نہ فیزیبلٹی تیار ہے اور ایگریمنٹ کیسے ہو گیا پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ گورنمنٹ کی approval اگر نہیں ہے تو پھر یہ معاملہ کیسے ہوا۔ تو دیکھ لیں یہ کیا ہے۔

سید عباس شاہ: آپ دو منٹ اگر مجھے دیں۔ صوبے کے کافی پروجیکٹس اسی کنفیوژن میں پڑے ہوئے ہیں۔ تو We will take up this issue. اور ایک دو اور بھی ہیں۔ اگر اجازت ہو تو ہم لے لیں گے۔

Mr. Chairman : Please take it up.

53. **Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the areas of Baluchistan where oil exploration is underway, indicating also the firms under taking exploration process and the percentage of success achieved by each firm; and

(b) the areas of Baluchistan where future oil exploration is at planning stage?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) (i) Details of exploration licences are given in Annex I.

(ii) So far 7 companies have drilled 12 exploratory wells of which six resulted in discovery. (Details in Annex II).

(b) Applications of five companies for petroleum exploration rights over 15,400 sq. km. in Loralai, Katchhi, Zhob, Kohlu, Khuzdar and Dera Bugti Districts/Agencies are under consideration (Details in Annexure III).

Annex I

STATUS OF AREAS GRANTED UNDER EXPLORATION LICENCE AND MINING LEASE IN BALOCHISTAN

S. No.	Name of Company	Name of Concession	Acreage (Sq. Km.)	Districts	Remarks
1.	ESSO	Kohlu block (E/L)	5068	Loralai, Kohlu Agency, Dera	Under force Majeure
2.	AMOCO	(i) Sibi Block (E/L)	7250	Kalat, Katchhi, Sibi	Under force Majeure
		(ii) Sibi Block (R.P.)	250,000	Kalat, Quetta, Sibi	–
3.	British Gas	Block 34 (E/L)	1508	Zhob, Loralai	GOP, recently granted NOC work resumed
4.	OXY	(i) Block 26 (E/L)	6200	Katchhi, Nasirabad	–
		(ii) Block 22 (E/L)	60	Nasirabad	–
5.	Tullow Oil	Block 28 (E/L)	6200	Loralai, Sibi	Area falling in Marri area No activity.
6.	Premier	Bakhshapur (E/L)	762	Sibi	GOB, recently granted NOC to resume work which was suspended in 1989.
7.	Murphy	Kharan (E/L)	27195	Chaghai, Kharan, Makran	Under Force Majeure
8.	PPL	(i) Sui (M/L)	501	Dera Bugti, Kohlu Agency, Sibi.	–
		(ii) Block 25 (E/L)	170	Katchhi	–
9.	OGDC	(i) Jandran (E/L)	820	Loralai, Kohlu Agency	–
		(ii) Uch (E/L)	516	Dera Bugti, Nasirabad	–
		(iii) Loti (M/L)	204	Dera Bugti	–
		(iv) Pirkoh (M/L)	153	Dera Bugti	–
10.	Albion	Duki	1370	Sibi, Loralai	–

Annex II

EXPLORATORY WELLSDRILLED IN BALOCHISTAN

S. No.	Name of Company	Well name	Year of Squd	Result	Successes
1.	AMOCO	Jandran	1975	Gas discovery	
2.	AMOCO	Tadri Mein	1975	Dry Hole	50%
3.	OGDC	Pirkoh-1	1975	Gas discovery	
4.	OGDC	Loti-1	1984	Gas discovery	100%
5.	PPL	Sui-1	1951	Gas discovery	
6.	PPL	Zin-1	1975	Gas discovery	
7.	PPL	Uch-1	1955	Gas discovery	100%
8.	British Petroleum	Sanni	1983	Dry Hole	0%
9.	Hunt Int.	Dhair	1956	Dry Hole	0%
10.	Marathon	Garrkoh	1975	Dry Hole	0%
11.	Marathon	Jalpari	1976	Dry Hole	0%
12.	Tide Water	Kech Bamo	1962	Dry Hole	0%

Overall Percentage of success 50%.

Annex III

EXPLORATION LICENCES (APPLIED FOR)

S. No.	Name of Company	Name of Concession	Acreage (Sq. Kms.)	Districts	Remarks
1.	ESSO	Sulaiman (E/L)	1800	Kohlu Agency, Dera Bugti, Loralai	
2.	CNWEL-PPL	Gundava (E/L)	3465	Katchhi, Khuzdar	
3.	Bridge Oil	(i) Block 21 (E/L) (ii) Block 27 (E/L)	600 2600	Katchhi Katchhi	
4.	OGDC	(i) Mekhtar (R.P.) (ii) Kakar Khorasan (R.P.)	6944 28739	Zhob, Loralai, Kohlu Agency Zhob	
5.	Premier	Block 29 (E/L)		Kohlu Agency, Loralai, Sibi.	

جناب چیئرمین : گچکی صاحب فرمائیے۔

جناب منظور احمد گچکی: میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ چاغی خاران مکران ڈیرہ بگٹی اور کوہلو ایجنسی ان میں سب سے زیادہ فیزیبل کون سا ایریا ہے جس میں کہ تیل نکلنے کے بہت زیادہ چانسز ہیں۔

جناب چیئرمین : جی جناب منسٹر فار پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان : جناب جہاں تک وہاں کی potential کا تعلق ہے وہ تو سامنے تبھی آسکتا ہے جب وہاں کوئی کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ صورت اب بلوچستان میں یہ ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے، تقریباً سترہ سالوں سے وہاں تیل یا گیس کی کسی کمپنی کو کام کرنے کی اجازت نہیں مل رہی۔ سوائے ان تین فیلڈز کے جو آج سے بہت پہلے سوئی پیر کوہ لوٹی دریافت ہوئی تھیں اور جن پہ کام جاری تھا کوئی نئے ایریاز جہاں ہم نے مختلف کمپنیز کو concessions دیں ہیں وہاں تیل اور گیس کمپنیز کو کام کرنے کی اجازت نہیں مل رہی۔

جناب چیئرمین : کسی کی اجازت لینی ہوتی ہے۔

چوہدری نثار علی خان : پراونشل گورنمنٹ جناب۔ ایک فائنل این او سی، کافی ایجنسیز involve ہوتی ہیں، فیڈرل گورنمنٹ بھی ہوتی ہے، انٹیلیجنس ایجنسیز بھی ہوتی ہیں، ایک سپیشل اجازت مختلف ڈیپارٹمنٹس کی بھی ہوتی ہے۔ مگر این او سی جو مقامی سیکورٹی پوائنٹ آف ویو سے ہوتی ہے وہ پراونشل گورنمنٹ کی ہوتی ہے اور بلوچستان گورنمنٹ سے ہم نے میٹنگز بھی کی ہیں۔ ہم نے انہیں یہ بھی کہا ہے کہ جو رائیلٹی اور ٹیکسز اور چارجز، سرچارجز گیس پہلے رہے ہیں وہ بڑھ سکتے ہیں اگر آپ ہمیں مزید کام کرنے کا موقع دیں اور بلوچستان میں ویسے بھی پوٹینشل ہے خاص طور پر گیس کا کیونکہ جب وہاں کام کرنے نہیں دیا جائے گا، سیکورٹی provide نہیں ہو گی تو یقیناً وہ potential tap نہیں ہو گا۔ شکریہ۔

Mr. Chairman : Syed Abdullah Shah.

Syed Abdullah Shah : Sir, I would like to ask the honourable Minister if he could explain to me these remarks 'under Force Majeure' and then areas falling, in Marri area; therefore, no activity. What is it in the annexure-I. Kindly see your own remarks. So I do not understand these words under Force Majeure' which you have installed at six-seven places.

Mr. Chairman : Honourable Minister.

Ch. Nisar Ali Khan : Sir, under the terms of the agreement the Government is supposed to provide certain conditions and certain environment to the companies in which they can work. If the Government is not in a position or if the Government cannot provide that environment or those conditions as spelled out in the agreement then the Company is not bound to carry out its work schedule, as laid out in the agreement and 'under Force Majeure' it of course takes that condition that since conditions are not available, the Government has not provided. So Under Force Majeure it does not start work.

Syed Abdullah Shah : Sir, and the second Area falling in Marri area no activity what does it mean?

Ch. Nisar Ali Khan : Sir, on this I have initiated discussion with the provincial Government, asking them to provide us not only the environment but also support so that in the Marri area, which is potentially, I was just asked a question, potentially the Marri area seems to be very high on the list of the companies both our own Oil and Gas Development Corporation and the foreign oil companies as far as chances of new Oil and Gas discoveries are concerned but the Provincial Government has shown its inability to provide the security cover to any foreign or local Company to work in the Marri area.

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: جی میرے سوال دو ہیں۔ پہلا تو یہ ہے کہ کیا کوئی ایسا نظام آپ کے ہاں نہیں ہے کہ کمپنیوں سے ایگریمنٹ کرنے سے پہلے پراونس کو اعتماد میں لیں، یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے، کلیئر کرنے کے بعد کمپنیوں سے ایگریمنٹ کیا جائے۔ ورنہ یہ Force Majeure کو invoke کرنے کے معنی تو یہ ہیں کہ گویا کہ وہ کمپنیاں تو مجبور ہیں لیکن اس کی ذمہ داری ہماری حکومت پر کیوں پڑے۔ دوسرا سوال میرا یہ ہے کہ بہت سے مقامات پر ۱۹۵۶، ۱۹۸۳، ۱۹۷۵ میں وہاں آپ نے ڈرلنگ کی ہے اور اس کے بعد کوئی پراگریس نہیں ہوئی ہے تو کیا ایسا نہیں ہے کہ ان کو کلوز کر دیا جائے اور ان کے بعد پھر از سر نو وہاں پر سروے کروائیں۔ اس لئے کہ ان چیزوں کے پینڈنگ رہنے کا کیا seuse ہے

خاص طور پر صفحہ پانچ پر جو آپ نے دیا ہے نمبر آٹھ سے بارہ تک اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر فار پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان: جہاں تک ایگریمنٹس کا تعلق ہے یہ کافی لمبا پروسیس ہے۔ ہم نے اس کو اب سٹریم لائن کرنے کی کوشش کی ہے۔ موجودہ حکومت کے اقتدار میں آنے سے پہلے ایک ایگریمنٹ کو فائنلائیز کرنے میں one way or the other, yes or no کرنے میں تقریباً ایک سے ڈیڑھ سال کا عرصہ درکار تھا۔ جس میں مختلف آرگنائیزیشنز ایجنسیز، ڈیپارٹمنٹس، پراونشل گورنمنٹس، اس کا اجازت نامہ یا نوابجیکشن سرٹیفکیٹ درکار تھا۔ نارملی یہی کہا جاتا تھا کہ بلوچستان کے علاوہ اور کسی صوبے میں کوئی مشکل کہیں بھی درپیش نہیں تھی تو ٹائم بچانے کے لئے ایگریمنٹ پر بات ہو جاتی تھی اور این او سی کے لئے کیس پراونشل گورنمنٹس کو بھیج دیا جاتا تھا اور نارملی پراونشل گورنمنٹس کی طرف سے نو ابجکشن سرٹیفکیٹ مل جاتا تھا۔ مگر اب جو ہم نے سٹریم لائن کیا ہے اس کے تحت ہم نے under the one window operation ایک ہی کمیٹی بنائی ہے which is centred here in Islamabad in the Federal Capital. تو آئندہ کے لئے جو پروفیسر صاحب نے پوائنٹ اٹھایا ہے مجھے یقین ہے کہ یہ مسئلہ نہیں اٹھے گا۔ یہ سابقہ پالیسی کے تحت یہ مسئلہ اٹھایا ہے اور آئندہ جیسے انہوں نے کہا ہے ہم اسی نقطے پر کام کر رہے ہیں کہ ہم پہلے ہی اپنے جو محکمہ جات ہیں اور صوبائی حکومتیں ہیں ان کے ویوز لے لیں اور جب ہم یہ ساری assent ان کی لے لیں تو پھر ہم فارن کمپنیز کے ساتھ ایگریمنٹ سائن کریں۔ میں معذرت چاہتا ہوں کہ دوسرا حصہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔

پروفیسر خورشید احمد: شکریہ بہت۔ اس میں مجھے ایک چیز اور بتا دیجئے گا کہ جن کمپنیوں کا این او سی نہیں ملا ہے اس میں وقت کتنا رہ گیا ہے، یعنی کتنے عرصے سے یہ پینڈنگ ہے۔ دوسری بات میں یہ پوچھنا چاہتا تھا........

جناب چیئرمین : جی بار بار، کئی سوال، ایک ایک سوال میں چھ چھ سوال پوچھ رہے ہیں آپ۔

پروفیسر خورشید احمد : آپ بعد میں اجازت نہیں دیتے ہیں اس لئے میں نے راستہ نکالا کہ ایک ہی سوال میں دو تین سوال اور پوچھ لوں۔

جناب چیئرمین : اسی لئے منسٹری کے لئے بھی دقت ہوتی ہے اور ویسے بھی رولز کے خلاف ہے۔ آپ ایک سوال پوچھیں پھر اس کا جواب آنے دیں۔

پروفیسر خورشید احمد : ذرا یہ معلومات اگر دے سکیں کہ اگر جن میں این او سی نہیں ملا ہے یا Force Majeure Invoke کیا گیا ہے اس میں کتنا وقت نکل گیا۔ پینڈنگ کتنے عرصے سے ہے۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر فار پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان : جناب یہ مختلف کیسز ہیں۔ یہ کوئی ایک ڈیڑھ سال سے لے کے چھ چھ سات سال کے کیسز ہیں۔ ہم ان کو آگے اسی لئے بڑھا رہے ہیں بلکہ کئی ایسے ایریاز ہیں مثلاً جندراہ ہے جہاں کمپنیز چھوڑ کے چلی گئیں باوجود اس کے کہ وہاں ڈسکوری تھی۔ تو ہم ایک اصول پر کام کر رہے ہیں کہ صوبائی حکومت سے بات چیت ہم جاری رکھیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے جو وہاں مری قبائل کے لیڈر آن ہیں ان سے بھی ہم نے بات کی ہے۔ تو ایک طرف سے تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم آپ کو انڈر سوٹن کنڈیشنز وہ انوائرنمنٹ اور وہ کنڈیشنز مہیا کریں گے۔ تو میں اس موقع پر صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ بات چیت اس سلسلے میں جاری ہے اور مجھے یقین ہے اور خاص طور پر اب خیر بخش مری صاحب بھی واپس آگئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی صورت ہم یہاں کام کرنے کی نکالیں گے۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال ۵۴ جناب جبار صاحب۔

جناب چیئرمین : جی مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا میرا سپلیمنٹری سوال پہلے پر تھا۔

جناب چیئرمین : سوال نمبر ۵۴ پر کریں۔ باقی ختم ہو گیا ہے۔ تین سے زیادہ کی اجازت نہیں ہوتی۔ مندوخیل صاحب میں نے پہلے ہی چھ کی اجازت دی ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: میں نے درخواست کی تھی۔

جناب چیئرمین : وہ ہو گئے ہیں۔ میں نہیں اجازت دے سکتا۔ تین سے زیادہ ایک سوال پر اجازت نہیں ہوتی۔ میں نے تو چھ کر دیئے ہیں۔ اس سوال نمبر ۵۴ پر پوچھ لیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین : ۵۴ پر کریں نا۔ ضمنی تین سے زیادہ allowed نہیں ہوتے مندوخیل صاحب میں نے پہلے چھ الاؤ کر دیئے ہیں۔ چلیئے اگلے پر پوچھ لیں ضروری نہیں ہے کہ ایک کے پیچھے رہیں ۵۴ جی۔

54. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) whether it is a fact that Pak PWD has terminated the services of its 180 low paid employees (workers) in the province of Baluchistan; and

(b) whether it is also a fact that Haji Muhammad Ashraf, President of Employees's Union of Pak PWD, Baluchistan was compulsorily retired?

Syed Tariq Mahmood (a) No. Services of 150 work-charged staff were only terminated, because of completion of various works and due to transfer of Bolan Medical Project to Government of Baluchistan.

(b) Due to completion of Projects and non-availability of adequate allocations for other projects, Haji Muhammad Ashraf, was retired from service with pensionary benefits. He had completed 25 years of service.

جناب منظور احمد گچکی : ضمنی سوال۔ جناب والا اس کے جواب کے حصہ ”ب“ میں کہتے ہیں کہ حاجی محمد اشرف کو پینشن کے قواعد کے ساتھ ملازمت سے ریٹائرڈ کر دیا گیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا پچیس سال گزرنے کے بعد جبری ریٹائرمنٹ کا کوئی قانون ہے۔

<u>چوہدری امیر حسین</u> : محمد اشرف صاحب ورک چارج ملازم تھے۔ He had completed his 25 years and due to transfer of Bolan Medical Project to Government of Baluchistan, reduction of allocation and completion of projects یہ وجوہات تھیں جن کی بناء پر مزید continue کرانا مشکل تھا۔ اس لئے ان کو پچیس سال کے بعد ریٹائرڈ کیا گیا۔ اور ویسے بھی He has gone in the court NIRC میں وہ گئے ہوئے ہیں the matter is subjudice

<u>جناب چیئرمین</u> : شکریہ جی۔

<u>جناب منظور احمد گچکی</u> : جناب میرا سوال یہ ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ بولان میڈیکل کالج کو صوبے کے حوالے کر دیا۔

<u>جناب چیئرمین</u> : دیکھئے نا قانون اگر نہیں ہے تو اسی لئے این آئی آر سی میں گیا ہے۔ وہ فیصلہ کر دیں گے کہ نہیں ہے۔ اگر غیر قانونی ہوا ہے۔ این آئی آر سی میں مقدمہ پینڈنگ ہے۔ فیصلہ ہو جائے گا۔ جی جناب عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah : Sir, the honourable Minister has said that this employee was on work charged basis for 25 years, can he show me any law under which the government or any authority can employ a person on work Charged basis for 25years?

<u>جناب چیئرمین</u> : جی جناب کوئی ہے۔

<u>چوہدری امیر حسین</u> : جناب والا یہ ہے جی۔ یہ میرے پاس ہے ۲۳ مئی ۱۹۷۳ء کی نوٹیفکیشن ہے۔ اس میں continue بھی کرایا جا سکتا ہے۔

Syed Abdullah Shah : But notification must be issued under certain law.

<u>جناب چیئرمین</u> : وہ دیکھ تو لیں نا جی۔

<u>چوہدری امیر حسین</u> : یہ ذرا پڑھ کر بات کریں تو اچھا رہے گا۔

<u>جناب چیئرمین</u> : آپ ان کو کاپی دے دیں۔

چوہدری امیر حسین : میں اس کی کاپی دے دیتا ہوں۔ جناب والا ورک چارج کو ایک پراجیکٹ کے بعد دوسرے پراجیکٹ پر continue کرانے میں کوئی امر مانع نہیں۔

جناب چیئرمین : آپ کاپی دے دیں وہ پڑھ لیں گے۔ کوئی اور سوال۔ پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد : کیا محترم وزیر صاحب اس بات سے واقف ہیں کہ پچیس سال کے بعد ریٹائرمنٹ کی جو دفعہ تھی اسے فیڈرل شریعت کورٹ un Islamic declare کر کے ختم کر چکی ہے اور میرے علم کی حد تک وہ سٹیچو بک پر نہیں۔ تو پھر اس کے تحت یہ کارروائی کیسے ہوئی۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا میں بڑا احترام کرتا ہوں پروفیسر صاحب کا بڑے learned آدمی ہیں اصل میں وہ معاملے کو تھوڑا سا کنفیوز کر رہے ہیں۔ ریگولر جو سروسز تھی پرماننٹ بیسز پر اس کے لئے قانون علیحدہ ہوتا ہے ورک چارج کے لئے ایک پرویژن رکھی جاتی ہے۔ In every project 2% of the whole project جو amount ہوتی ہے اور اس میں ورک چارج آدمی کی کوئی entitlement نہیں ہوتی۔ after the completion of the project کہ اسے continue کرایا جائے۔ لیکن on compassionate ground, humanitarian ground ان کو continue، ایک پراجیکٹ ختم ہوا پھر دوسرے پر لگا لیا پھر تیسرے پر۔ ہر بار اسے نئے پراجیکٹ پر لگایا جاتا تھا۔ وہ جو فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کا انہوں نے ذکر کیا وہ اس پر اپلائی نہیں کرتا۔ work charged services can be terminated at any time, جب کمپلیشن ہو جاتی ہے تو وہ فیڈرل شریعت کورٹ کا فیصلہ اس پر اپلائی نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین : آخری سوال۔ گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب میں پوچھنا چاہوں گا جناب والا کہ یہ الف میں تو یہ ورک چارج عملے کو نکال دیا گیا ایک سو پچاس کو۔ لیکن جو ب میں ہے وہ اس زمرے میں

نہیں آتا اور اس میں یہ ڈیکلئر نہیں کیا گیا کہ جی اس بنیاد پر اس کو ریٹائر کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ کہ پچیس سال مکمل کرنے کے بعد۔ یعنی وہ ریگولر میں ہے۔

جناب چیئر مین : نہیں۔ اس میں یہ لکھا ہوا ہے۔ Due to completion of projects and non-availability of adequate allocations for other projects, Haji Muhammad Ashraf, was retired from service with pensionary benefits. وہ ریٹائر کیوں ہوا ہے اس کی یہ وجہ ہے۔ آگے لکھا ہوا ہے He had completed 25 years of service. یعنی ریٹائرڈ کیوں ہوا ہے۔ اس لئے کہ کام مکمل ہو گیا ہے۔ مزید انفار میشن یہ دے رہے ہیں کہ پچیس سال بھی مکمل کر لئے ہیں اس نے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب یہ تو آپ لقمہ دے رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: نہیں نہیں۔ یہ تو آپ پڑھ لیں۔ میں انگریزی پڑھ رہا ہوں۔ یہ لکھی ہوئی ہے۔

چوہدری امیر حسین: یہ پڑھ لیں۔ I know my job لقمے کی بات نہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: ہم یہ دیکھنا چاہئیں گے۔ یہ کاپی دے دیں۔ پھر کیا ورک چارج پر پینشن ہوتی ہے۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا یہ میں پڑھ دیتا ہوں تمام ایوان کی انفار میشن کے لئے۔

جناب چیئر مین: آپ پڑھ لیں۔ یہی لکھا ہوا ہے کہ نہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : سیدھا سادا مسئلہ ہے۔ انہوں نے کلیئر کر دیا کہ ایک سو پچاس جو ہیں وہ اس بنیاد پر لیکن یہ جو اشرف صاحب ہیں اس کو پینشن کی تمام مراعات دے دی گئیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس زمرے میں نہیں آتا۔

جناب چیئر مین : دیکھئے نا لکھا گیا ہوا ہے۔ ریٹائر اس لئے کیا گیا کہ کام مکمل ہو گیا۔ ساتھ انفار میشن مزید یہ دے رہے ہیں کہ پچیس سال مکمل کر لئے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب کام اگر مکمل ہو جائے تو کیا یہ ضروری ہے کہ اسے ریٹائر کر دیا جائے۔

چوہدری امیر حسین : جناب میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر ورک چارج تھا پراجیکٹ کمپلیٹ ہو گیا تو پھر اسے نکال دیا گیا۔ یہ کیوں لکھا گیا کہ پچیس سال سروس مکمل کی۔ بنیادی نکتہ یہ ہے۔ میں جناب اس کی وجہ بتاتا ہوں کہ کیوں لکھا گیا۔ جناب ورک چارج اتنی لمبی سروس ہو جاتی تھی اسے رعایت دینے کے لئے گورنمنٹ آف پاکستان نے ۲۳ مئی ۱۹۷۳ء کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا حالانکہ اس کی entitlement نہیں ہوتی جس کے تحت یہ کہا گیا کہ جس ورک چارج آدمی کی سروس پچیس سال ہو جائے اسے پینشن کے بینیفٹس دیئے جائیں گے۔ اور یہ نوٹیفکیشن ہے جو میں پڑھتا ہوں۔ ایوان کی اطلاع کے لئے:

The President has been pleased to decide that with immediate effect temporary work-charged staff employed in PWD will be entitled to such financial terms and conditions as would be admissible to them if they were regular temporary government servants and that for this purpose the temporary work-charged employees in the National Pay Scale No. 3 and above will be treated as if they were temporary regular class-3 government servants and those in National Pay Scale No. 1 and 2 will be treated as if they were temporary regular class-4 government servants. It has been decided that services rendered by the work-charged staff before the date of confirmation, in the case of permanent staff and before the date of this letter, in the case of temporary staff may be counted towards pension to the extent and subject to the conditions under which temporary service qualifies for pension under the rules, this concession would be admissible to those who were in service on 1-3-1972.

جناب چیئرمین : ان کی ریٹائرمنٹ کس ڈیٹ کو ہوئی ہے۔ اشرف صاحب کی۔

چوہدری امیر حسین : ان کی ریٹائرمنٹ ۱۹۹۱-۸-۳۱ یعنی ۱۹۷۲ء سے پہلے یہ ورک چارج پر تھا اور اس نوٹیفکیشن، لیٹر کے تحت اسے پینشن دی جا سکتی تھی۔ رعایت کی گئی۔ ۱۹۹۱-۸-۳۱ کو جب ریٹائر کیا گیا تو ساتھ ان کو پینشن اور مراعات بھی دی گئیں تو یہ تو ان کو favour کیا گیا۔ رعایت دی گئی۔

Mr. Chairman : Next Question No. 55.

55. ***Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the number of Oil and Gas Exploration Projects running in the country with province-wise breakup; and

(b) the steps to accelerate oil and gas exploration in the province of Balochistan?

Ch. Nisar Ali Khan : (a).

Punjab	11
Sindh	19
NWFP	03
Balochistan	07
Offshore	01
Punjab/NWFP	06
Punjab/ Sindh	03
Sindh/Balochistan	02

Total :	52

(b) (1) Zero or concessional tariff on imports.

(2) Better prices for oil and gas on discovery.

(3) Provincial Government and Federal Agencies requested to provide better amenities and security for field operations.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔ یہ پھر گیس کا آگیا ہے۔ مندوخیل صاحب اگر آپ پوچھنا چاہیں تو پوچھ لیں۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب میرا سوال یہ ہے کہ ساحل سمندر پر یہ جو ہو رہا ہے یہ کس صوبائی حکومت کی حدود میں ہو رہا ہے۔ یعنی یہ کس ایریا میں پڑتا ہے۔ سندھ میں یا بلوچستان میں۔

جناب چیئرمین : آپ کیا فرمار ہے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : یہاں پر جواب یہ ہے کہ ملک میں تیل اور گیس کی تلاش کے کتنے پراجیکٹس چل رہے ہیں نیز ان کی صوبہ وار تفصیل کیا ہے۔ تو اس کا الگ جواب یہ دے رہے ہیں کہ پنجاب ۱۱، سندھ ۱۹، صوبہ سرحد ۳، بلوچستان ۷، ساحل سمندر ایک۔ یہ اس طریقے سے تفصیل دی ہوئی ہے۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ ساحل سمندر کس ایریا میں پڑ رہا ہے۔ سندھ یا بلوچستان میں۔

Ch. Nisar Ali Khan : Sir, this is hundred miles off Karachi and off-hand I might not be able to comment whether it is in Sindh or Baluchistan but I will check up and get back to the Senate. کچھ ایریا تو سندھ میں ہے یقیناً۔ لیکن کچھ جو آف shore ایریا ہے۔

Mr. Chairman : What is the technical position about the off-shore?

Ch. Nisar Ali Khan : It comes under the federal government.

Mr. Chairman : You say it is under the federal government.

(interruptions)

Mr. Chairman : No, it belongs to the country but would it form part of the province or would it be federal territory or what is it.

Ch. Nisar Ali Khan : It belongs to the federal government.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا Question No. 53 میں یہ بات آ رہی ہے Exploration licences applied for Annexure-III میں کب تک۔

جناب چیئرمین : یہ آپ کہاں پر پہنچ گئے ہیں میں ۵۵ کی بات کر رہا ہوں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا اس میں تو کرنا نہیں چاہتا۔

جناب چیئرمین : تو پھر تشریف رکھیں Mr. Hasan A. Shaikh on point of order.

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, supplementary question is asked by Mr. Mandokhel about Question No. 53 and when its subject is like the Question No.55's subject, you might kindly reconsider your rules and allow him to ask the same.

جناب چیئرمین : میں نے اس لئے دیا تھا کہ یہ بھی گیس کا ہے بلوچستان کا ہے تو May be he can bring his question here. وہ کہتے ہیں میں نے وہی پوچھنا ہے اس لئے دقت آتی ہے۔

جناب شہزاد گل: جناب والا میں دریافت کرنا چاہوں گا صوبہ سرحد میں تین کمپنیاں جو ہیں وہ exploration کر رہی ہیں ایک خالص NWFP تین اور پنجاب NWFP میں چھ یہ کمپنیاں کون سی ہیں کہاں پر ہیں اور کہاں پر یہ کام کر رہی ہیں۔ ابھی تک ہم نے تو کسی کمپنی کو نہیں دیکھا ہے نہ وہاں پر کوئی drilling دیکھی ہے بتائیں کہ کہاں کہاں پر ہیں کیونکہ سوال نمبر ۶۴ میں ہے کہ اب تک تیل اور گیس نکل رہی ہے۔ پنجاب اور سندھ کے figures انہوں نے دیئے ہیں لیکن فرنٹیئر میں نہ گیس نکل رہی ہے اور نہ تیل تو یہ کمپنیاں کہاں پر کام کر رہی ہیں۔

چوہدری نثار علی خان : معزز رکن سیشن کے بعد آئیں تو میں ان کو ان کمپنیوں سے جن کے یہاں Head Offices ہیں، جو صوبہ سرحد میں کام کر رہی ہیں نہ صرف ان سے introduce کرا دیتا ہوں بلکہ جن areas میں وہ کام کر رہی ہیں۔ کوہاٹ ایک ایسا علاقہ ہے جہاں نہ صرف کام ہو رہا ہے بلکہ کام کچھ آگے بھی بڑھا ہے وہاں drilling بھی ہوئی ہے unfortunately نہ وہاں سے تیل نکلا ہے نہ گیس نکلی ہے 'AMCO' بہت بڑی کمپنی ہے اس نے drilling کی ہے۔ اس وقت بہت سے علاقوں میں OGDC بھی کام کر رہی ہے اور یہ بھی اس موجودہ حکومت کے initiative پر ہوا ہے۔ صوبہ سرحد میں ہم نے اپنا دائرہ کافی وسیع کیا ہے تو اب بدقسمتی سے تیل کی جو یہ exploration کی ساری effort ہوتی ہے یہ ایک دن یا ایک ہفتے یا ایک مہینے کی نہیں ہوتی۔ جب agreement ہو تو اس کے بعد کم از کم ڈیڑھ سال دو سال ایک time schedule ہوتا ہے پہلے اس کا ایک overall seismic

survey کیا جاتا ہے اور پھر indentify کیا جاتا ہے کہ اس میں کون سا ایسا علاقہ ہے جہاں تیل کے لئے یا گیس کے لئے drilling کی جائے تو یہ تھوڑا سا وقت لگتا ہے۔ صوبہ سرحد میں ہم نے کام شروع کر دیا ہے اب تک وہاں بد قسمتی سے نہ تیل نکلا ہے اور نہ گیس۔ جوں جوں دائرہ وسیع ہو گا یقیناً وہاں ذخائر ہیں اور ان کو ہم انشاالله تعالیٰ tap کریں گے۔

جناب شہزاد گل : جناب والا! ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں یعنی ۷۳-۱۹۷۲ء میں اس وقت اسمبلی ہال کے اندر بھٹو صاحب نے ایک بوتل میں تیل لا کر مفتی محمود کو سونگھایا تھا کہ یہ کرک کے پاس تیل نکلا ہے۔

جناب چیئرمین : وہ ڈھوڈک میں تھا، کرک میں نہیں تھا۔

جناب شہزاد گل : جناب کرک تھا۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ کرک نہیں تھا وہ ڈھوڈک تھا، جی جناب سید عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah : Sir, I can say that the Oil and Gas Exploration projects are 19 in Sindh, 11 in Punjab, 7 in Balochistan like that. So, the major works of Oil and Gas Corporation are taking place in Sindh and Balochistan and in Punjab, how the honourable Minister justifies the Head Office of the OGDC in Islamabad?

چوہدری نثار علی خان : جناب ایک تو حکومت کی ویسے بھی پالیسی ہے کہ corporations کا جو main Head Office ہے وہ اسلام آباد ہو دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ Oil and Gas Development Corporation is not just an exploration company, it is an oil company at the same time. اور یہ ضروری نہیں ہے کہ جس ایریا میں اس کی exploration کی activity زیادہ ہو وہاں ہی اس کا Head Office ہو it is an interaction between the government and the other major oil company جو بھی باہر کی oil company آتی ہے اس کی OGDC partner ہے representing the Government of Pakistan Islamabad being the

Capital and because of all these reasons, the decision was taken to shift the Headquarters to Islamabad.

(interruption)

Ch. Nisar Ali Khan : It was shifted from Karachi to Lahore. Basically the centre of activities of the Oil and Gas Development Corporation at this moment of time is around Islamabad.

Mr. Chairman : +Thank you. Now the question hour is over.

"UNSTARRED QUESTION AND ITS REPLY"

for the sitting of the Senate to be held on

Thursday, the 25th June, 1992

9. **Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state :

(a) the qualification and other experience required for appointment as Khuddam-ul-Hujjaj;

(b) the number of Khuddam-ul-Hujjaj appointed for the last five years with year-wise and province-wise break-up; and

(c) the number of Medical Officers appointed during the same period to perform duties in Saudi Arabia during the Hajj season with year-wise and province-wise break-up?

Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazi : (a) The qualifications required for appointment as Khuddam-ul-Hujjaj for Hajj 1412 AH (1992 AD) are as follows:-

(i) He should be a member of the disciplined force *i.e.* Army, Navy, Air Force, Police or Scouts Organisation;

+The question hour being over the remaning questions and answers were placed on the table of the House taken as read.

(ii) He should not be more than 40 years old;

(iii) He should be mentally and physically fit to stand the rigours of duty for long duration during the summer season in Saudi Arabia;

(iv) He should be well conversant with Manasik-e-Hajj;

(v) He should be totally committed to Islam and dedicated to the service of pilgrims irrespective of personal preferences;

(vi) He should be completely free from sectarian and parochial bias;

(vii) He should be able to understand (and preferably speak) Arabic Language.

(b) The requisite information is at Annex I.

(c) the requisite information is at Annex II.

Annex I

NUMBER OF KHUDDAM-UL-HUJJAJ DEPUTED TO SAUDI ARABIA DURING 1987-1991

Year	Total number of Khuddam-ul-Hujjaj	Number of persons out of the total whose domicile is not known	Number of persons whose domicile is known	Punjab	Sindh	NWFP	Balo-chistan	NA/ FATA	Azad Kashmir
1987	146	*140	6	3	-	-	1	1	1
1988	150	*125	25	11	4	4	3	1	2
1989	63	*40	23	10	6	4	3	-	-
1990	168	**118	50	24	10	14	2	-	-
1991	200	*130	70	41	13	10	5	-	1

*They belonged to Armed Forces and disciplined organisations like Scouts etc.

**They were locally recruited in Saudi Arabia.

Annex II

NUMBER OF MEDICAL OFFICERS DEPUTED TO SAUDI ARABIA DURING 1987-1991

Year	Total number of Medical Officers	Number of persons out of the total whose domicile is not known	Number of persons whose domicile is known	Punjab	Sindh	NWFP	Balo-chistan	NA/ FATA	Azad Kashmir
1987	34	*16	18	7	8	2	1	-	-
1988	34	*17	17	10	3	2	1	-	1
1989	52	**34	18	8	3	5	1	-	1
1990	76	-	76	34	24	13	4	-	1
1991	34	*34	-	-	-	-	-	-	-

*They belonged to Armed Forces of Pakistan.

**They belonged to Armed Forces (22) and Pakistan Institute of Medical Sciences (12).

56. ***Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) the controlling authority of Qasr-e-Naz Karachi;

(b) the criteria for allotment of rooms in Qasr-e-Naz ; and

(c) the number of VIP rooms in Qasr-e-Naz indicating also the names, designations of the persons staying therein continuously for over 1 months period?

Syed Tariq Mahmood : (a) Assistant Comptroller, Federal Lodge, Qasr-e-Naz, Karachi.

(b) Allotment in Qasr-e-Naz is governed by "Allotment of Accommodation in Federal Government Lodges Rules, 1985".

(c) (i) There are five VIP rooms and 12 VIP suits at Qasr-e-Naz, Karachi.

(ii) Mr. Kamal Mustafa Bukhari C/o Cabinet Division is staying in VIP room No. 4 with effect from 13-7-1991.

57. ***Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister for Tourism be pleased to state :

(a) the extent to which the Tourism policy of the Government has been implemented so far;

(b) the number of meetings held by the Pakistan National Tourism Council during the last three years; and

(c) the names of Projects under the said policy operating in the province of Baluchistan?

Shahzada Mohiuddin : (a) National Tourism Policy contained more than 50 policy decisions for implementation. After protracted correspondence, meetings at different levels and verbal reminds at the level of the Minister of State, Secretary and even by the Chairman and the members of the Senate Standing Committee, helped in implementing the policy decisions to the extent as shown in Annexure-I

Brief description on the implementation of pending policy decisions is given in Annexure-II. It also enumerates the action envisages as next step.

(b) No meeting of the Pakistan National Tourism Council has yet been held during the period under question.

(c) Under the National Tourism Policy the main thrust will be to activate the participation of the private sector for which a number of incentives and concessions have been allowed.

The Federal Government is making efforts for direct participation in the Tourism development through providing funds on 50 per cent matching grant basis to the provincial government for various projects in public sector development programme. In this regard following projects are under implementation in Baluchistan :-

(Rs. Million)

Name of the Project	Total cost	Funds provided/ Committed by Federal Government	Total
Construction of four Rest Houses at Loralai, Gadani, Gowadar and Dera Murad Jamali.	10.00	5.00	1986-87

Name of the Project	Total cost	Funds provided/ Committed by Federal Government	Total
Motel at Dalbadin	3.00	1.500	1991-92
Construction of Rest House at Mehran Garh.	2.50	1.250	1991-92
Recreational Facilities at Chashma Achozai, Pir Ghaib and bund Khushdil Khan.	3.00	1.500	1991-92
Total :	18.50	9.25	

Besides the above projects, PTDC has also undertakn following projects for augmenting facilities for tourists :-

(Rs. Million)

Name of the Project	Approved Cost	Funds Provided	Remarks
Ziarat Tourist Complex Phase-I	1.534	1.534	Completed
Extension of Complex at Ziarat Phase-II.	2.571	2.571	Completed
Road-side Facilities at Khuzdar	2.252	2.252	Completed
Total :	6.357	6.357	

Over the Period from 1986-87 to 1991-92 a total amount of Rs. 15.607 million has been spent/committed by the Federal Government for the development of tourist facilities in Baluchistan province through PTDC directly or by providing 50 per cent of the cost of projects as matching grant.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

58. ***Mr. shahzad Gul :** Will the Minister for Culture and Sports be pleased to state that :

(a) whether it is a fact that a large number of monuments, ruines, stupas, caves inscribed rocks statues of Budha and other historic personalities and valuable antiques articles and relices of Gandhara Çivilization were found in Mardan Division during excavation and placed in the Museums of Taxila, Lahore and other cities of the country; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to set up a museum at Mardan for all these articles?

Sheikh Rashid Ahmad : (a) Mardan Division possesses a number of Buddhist Archaeological Sites which were mostly excavated by the British archaeologists before the creation of Pakistan. The sculptures and other antiquities excavated from various Buddhist archaeological sites were then distributed among various museums an over the Subcontinent, mainly Peshawar Museum and Lahore Museum which are under the control of the Provincial Governments. However, none of the sculptures or antiquities excavated from Mardan Division are displayed in the Archaeological Maseum, Taxila. This Museum only displays material excavated from the three city sites namely Bhir Mound Sirkap and Sirsukh and the Buddhist stupas and monasteries.

(b) Recently the Provincial Government of NWFP has set up a small museum at Mardan.

59. ***Mr. Shahzad Gul :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the time by which a Sui Gas Office at mardan will be established?

Ch. Nisar Ali Khan : Sui Northern Gas Pipelines Limited already has a Complaint Centre in Mardan.

60. ***Mr. Shahzad Gul :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to start work on the Construction of Pehure high level canal and the tunnel named as Mufti Tunnel ; if so when; and

(b) the total expenditure involved in the said project and the amount, if any, allocated for this project during the current financial year ?

Jam Muhammad Yousuf : (a) Yes. Presently, WAPDA is undertaking a comprehensive study of the Project to supplement previous feasibility studies, which is planned to be completed by 30th June, 1993. Actual construction will be started after the Project has been approved by the competent authority.

(b) The project for carrying out additional surveys and investigations for the project feasibility stands approved at a cost of Rs. 55 million including Foreign Exchange of Rs. 17.5 million. An allocation of Rs. 15 million was made during 1991-92. The cost of construction of the Project would be known after designs of the Project have been finalized after June 1993.

61. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide Sui Gas to several new cities of the country during the next financial year, if so, the names of those cities; and

(b) the criteria adopted for the supply of Sui Gas to new places?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) Yes. The towns are being surveyed in the light of criterion recently approved by the Cabinet Committee on Energy.

(b) Capital cost per consumer should not exceed Rs. 20,000 in Punjab and Sindh, Rs. 40,000 in NWFP and Rs. 100,000 in Baluchistan.

62. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for Tourism be pleased to state :

(a) the income and expenditure details of the Hotels under the administrative control of the Tourism Division, for the year 1990 and 1991; and

(b) the steps taken by the Government to increase the income of these hotels?

Shahzada Mohiuddin : (a) The Pakistan Tourism Development Corporation, an autonomous body under the administrative control of the Tourism Division, runs four Hotels namely Flashman's Rawalpindi, Dean's Peshawar, Cecil's Murree and Faletti's Lahore. a statement showing the income and expenditure in respect of these hotels, for the year 1989-90 and 1990-91, is attached.

(b) With a view to increasing the income of these hotels the following steps have been taken by the management:-

(a) Planned programme for the repairs,renovation and maintenance of the existing facilities.

(b) Addition to the existing facilities subject to limitation stipulated in the lease agreement.

(c) Tariff structure of the hotels has been rationalised and reviewed periodically.

(d) Programme of training of staff have been undertaken to improve the quality of service.

(e) The marketing operations have been strengthened.

(f) Proper maintenance of hotels Accounts in accordance with the Accounting Manual has been ensured.

(g) Proper operation of Imprest Accounts.

(h) Economy measures in the use of office/residential telephones.

(i) Periodical stock verification of the stroes.

(j) Internal Audit of each Hotel.

(k) Collection from Sundry Debtors within the prescribed credit period.

(l) Introduction of Incentive Scheme.

(m) Increase in Beverage price. The matter has already been taken up with the Excise & Taxation Department.

PAKISTAN TOURISM DEVELOPMENT CORPORATION LIMITED
PROFIT & (LOSS) STATEMENT OF PTDC HOTELS AS ON 30-6-1991

Particulars	Head Office (Hotels)		Flashman's Hotel Rwp.		Faletti's Hotel Lahore		Cecil Hotel Murree		Dean's Hotel Peshawar		TOTAL	
	1990	1991	1990	1991	1990	1991	1990	1991	1990	1991	1990	1991
Sales	0	0	32,443,775	25,449,355	37,659,780	33,793,200	5,123,070	6,176,914	14,748,812	12,624,267	89,975,437	78,043,736
Less : Cost of Sales	0	0	23,971,704	22,288,735	26,883,060	30,692,028	3,421,463	4,286,688	10,434,944	10,620,351	64,911,171	67,887,802
Gross Proft	0	0	8,472,071	3,160,620	10.776,720	3,101,172	1,701,607	1,890,226	4,113,868	2,003,916	25,064,266	10,155,934
Less : Operating Expenses												
Administrative Expenses	739,583	969.175	3,367,045	3,132,203	3,868,269	3,452,044	1,051,912	1,095,064	1,836,873	2,057,466	10,863,682	10,705,952
Selling Expenses	2,684	4,155	254,507	149,074	338,804	160,061	51,508	74,807	81,507	101,364	729,010	489,461
	742,267	973,330	3,621,552	3,281,277	4,207,073	3,612,105	1,103,420	1,169,871	1,918,380	2,158,830	11,592,692	11,195,413
Operating Profit/(Loss)	(742,267)	(973,330)	4,850,519	(120,657)	6,569,647	(510,933)	598,187	720,355	2,195,488	(154,914)	13,471,574	(1,039,479)
Add : Other Income	7,855	9,190	974,093	413,230	925,227	760,895	87,865	82,406	116,363	255,296	2,111,403	1,521,017
	(734,412)	(964,140)	5,824,612	292,573	7,494,874	249,962	686,052	802,761	2,311,851	100,382	15,582,977	481,538
Prior Year Adjustment	0	(367,618)	0	(2,425,284)	0	(725,527)	0	0	0	0	0	(3,518,429)
	(734,412)	(1,331,758)	5,824,612	(2,132,711)	7,494,874	(475,565)	686.052	802.761	2,311,851	100,382	15,582,977	(3,036,891)

63. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for Tourism be pleased to state :

(a) whether it is a fact that during the last two years a number of employees working in the Hotels running under the administrative control of the Tourism Division have been found involved in corruption, if so, the action taken against them; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish more Hotels, if so, its details?

Shahzada Mohiuddin : (a) During the last two years the following employees of the Falatti's Lahore, run by Pakistan Tourism Development Corporation, an autonomous body under the administrative control of Tourism Division, were involved in corruption cases :-

(1) Mr. Amjad Sohail Ghuman, Bill Clerk.
(2) Mr. Abid Jamil, Receptionist.
(3) Mirza Amjad Baig, Page Boy.

Accordingly disciplinary action was taken and they were dismissed from the service of the hotel on 24-6-1990.

(b) No.

64. ***Syed Abdullah Shah :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the total production of Oil and Gas during 1989-90 and 1990-91 in the cuntry with province-wise breakup?

Ch. Nisar Ali Khan :

	1989-90	1990-91
OIL		
(Barrels per day).	53,481	64,348
Province-wise Break-up		
(i) Punjab	25,930	29,873
(ii) Sindh.	27,551	34,475
GAS		
(Million cubic Ft. per day).	1,363	1,420
Province-wise Break-up		
(i) Baluchistan	868	837
(ii) Sindh	420	486
(iii) Punjab	75	97

65. ***Syed Abdullah Shah :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the total amount spent on the furnishing and maintenance of the Prime Minister House, from August 1990 to March, 1992?

Syed Tariq Mahmood : The total amount spent on the furnishing and maintenance of the Prime Minister's House for the period in question is Rs. 8.559 million.

66. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether it is a fact that Pakistan is likely to sustain a loss of about 100 million dollars during the current financial year due to the markup the Government had agreed to pay to Singapore oil suppliers; and

(b) whether it is also a fact that the government functionaries, who initiated the deals, agreed to pay higher than the normal markup price?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) No.

(b) No.

67. ***Syed Iqbal Haider :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the testing equipments available with the Government to check the adulteration in Petrol and Petroleum products; and

(b) the number of cases on the charge of adulteration in Petrol and other petroleum Products registered and number of persons convicted since October, 1990?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) Testing equipments are given in Annexure.

(b) Pursuant to Rule 43-A of Pakistan Petroleum (Refining, Blending and Marketing) Rules, 1971 as amended to date, the Provincial Governments have been authorised to register the cases on the charge of adulteration. The Provincial Governments have been requested to furnish the requisite information which will be tabled before the house as soon as received.

Annexure

LIST OF MAJOR EQUIPMENT FOR TESTING OR PETROLEUM AND PETROLEUM PRODUCTS AVAILABLE AT GOVERNMENT (HDIP) LABS.

1. Distillation Apparatus
2. C.F.R. Engine for Octane Rating
3. Abel Flash Point Apparatus
4. P.M.C.C. Flash Point Apparatus
5. C.O.C. Flash Point Apparatus
6. Tag Close, Open Cup Flash Point Apparatus
7. Visocisty Apparatus
8. Specific Gravity Apparatus
9. Dye Test Facility (Field test)
10. Crankcase Dilution Test
11. Colour ASTM/Saybolt
12. Reid Vapour Pressure (RVP)
13. Existent Gum
14. Oxidation Stability
15. Sulphur Content
16. Lead Content
17. Copper Strip Corrosion
18. Cloud Point
19. Pour Point
20. Conradson Carbon Residue
21. Ash Content
22. Sediment % Wt.
23. Water Content
24. Centane Number/Index
25. Strong Acid Number
26. Total Acid Number

68. ***Akhunzada Bahrawar Saeed :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to electrify the village situated in District Dir, if so, when?

Jam Muhammad Yousuf : Only those villages in District Dir are being electrified which are nominated by the Legislators of the Area as per Cabinet decision. In addition thirteen (13) villages were approved for

electrification in Tehsil Adenzai in the Poppy growing area. Out of these, eight (8) villages have been electrified while work on the remaining five (5) was in various stages of completion in June 1991 when the work on all such villages was stopped at the time of change of Government.

Since the current financial year Village electrification has been taken out of WAPDA's Budget. Additional funds are being requested to complete such villages in 1992-93 where the electrification work already done is more than 50%. Work on the balance villages will be taken up in 1993-94.

69. ***Akhunzada Bahrawar Saeed :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to construct small dams on River Punjkera in district Dir?

Jam Muhammad Yousuf : No.

70. ***Akhunzada Bahrawar Saeed :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the time by which fresh recruitment in WAPDA will start; and

(b) the provincial/regional quota, if any, reserved for employment in WAPDA?

Jam Muhammad Yousuf : (a) The recruitment in WAPDA has not so far been started as a measure of economy.

(b) The provincial/regional quota, reserved for employment in WAPDA is as under :-

Quota for Employees of BPS 3-15 in Head Offices, Power Stations and Dams

-	Merits	10%	
-	Punjab	50%	
-	Sind (Urban)	7.6%	
	(Rural)	11.4%	19%
-	NWFP	11.5%	
-	Balochistan	3.5%	
-	Northern and Federal Tribal Areas	4%	
-	Azad Kashmir	2%	

71. ***Mian Alam Ali Laleka :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that a Grid Station of 132 K.V. in Pasroor, District Sialkot, has been completed, if so, the time by which it will be commissioned, indicating also the expenditure incurred on it?

Jam Muhammad Yousuf : Yes. The Grid Station has been completed and commissioned on 27 April, 1992. Expenditure on the Grid is Rs. 458.00 million.

72. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) the number of Government quarters allotted to Government employees by the Housing Minister from November 1990 to January 31, 1991, indicating also the provisions under which allotments were made; and

(b) the details of quarters alloted on the recommendation of members of the Parliament during the above period?

Syed Tariq Mahmood : (a) During the period from November 1990 to January 31, 1991, a total number of 234 government quarters, located in Six specified stations, have been allotted to government employees, by the Minister for Housing and Works :-

(i)	Islamabad..	121
(ii)	Karachi...	107
(iii)	Rawalpindi..	01
(iv)	Quetta..	Nil
(v)	Peshawar..	02
(vi)	Lahore..	03

The above allotments have been made under the provisions of Pakistan Allocation Rules, 1971.

(b) The system of allotment in the Estate Office does not require to maintain record of such recommendations.

73. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) the time by which the under construction government houses in Sector G-8/2 Islamabad will be completed;

(b) whether it is a fact that these houses have been alloted to the employees prior to their completion, if so the names and designations of the allottees and length of their services separately in each case; and

(c) the criteria evolved in allotment of those houses ?

Syed Tariq Mahmood : (a) Twinty two (22) Cat. II houses in Sector G-8/2 have already been completed. In addition civil works of one Cat. I house has also been completed and the work of electrification and Sui Gas installations is expected to be completed by 30-6-1992.

(b) Yes, houses were allotted prior to their completion. Names and designations of the allottees are given in the list annexed. Information pertaining to length of service is not maintained by Estate Office.

(c) Houses have been allotted under the provisions of Pakistan Allocation Rules, 1971.

THE NAMES AND DESIGNATION OF ALLOTTEES OF CAT. I/CAT. II HOUSES IN G-8/2

House No.		Name/Designation
1.	Cat. II	Mr. Abrar Alam P.S. to Minister for Production.
2.	Cat. II	Mr. Yawar Zia Deputy Secretary Finance Division.
3.	Cat. II	Mr. Muhammad Anwar Butt Director Bureau of Emi. & Overseas.
4.	Cat. II	Dr. Muhammad Anwar Khan Eye Specialist F.G.S. Hospital.
5.	Cat. II	Mr. Shamim Ahmad Khan Assistant Chief, Planning Division.
6.	Cat. II	Mr. Fayyaz H. Zaidi Section Officer, Ministry of Production.
7.	Cat. II	Mr. S. Waheed Rizvi Assistant Chief Planning Division.
8.	Cat. II	Mr. Hafeezur Rehman D.F.A. Works (Works Division).
9.	Cat. II	Mr. Muhammad Naeem Malik Deputy Director Petroleum and Natural Resources Division.
10.	Cat. II	Mr. Muhammad Iqbal Assistant Secretary National Assembly Secretariat.
11.	Cat. II	Mr. Ahmad Owais Pirzada Deputy Secretary Finance Division.
12.	Cat. II	Mr. M. Shamsuddin Qureshi Deputy Chief, Planning Division.
13.	Cat. II	Syed Mushtaq Ali Director Wafaqi Mohtasib's Secretariat.
14.	Cat. II	Mr. Mubashir Hussain Director Ministry of Health.
15.	Cat. II	Mr. K. M. Dilshad Deputy Secretary, Election Commission.
16.	Cat. II	Mr. Muhammad Sharif Deputy Director Ministry of Information.
17.	Cat. II	Dr. Iftikhar Ahmad Section Officer, Ministry of Commerce.
18.	Cat. II	Mr. Muhammad Shabbir Section Officer Ministry of Interior.
19.	Cat. II	Mr. Jameel Ahmad Deputy Director, FIA.
20.	Cat. II	Mr. Irfan Baber P.S. to Minister of State for Law and Justice.
21.	Cat. II	Miss Tehsina Jehan, 2nd Secretary C.B.R.
22.	Cat. II	Mr. Sultan Khan Section Officer Works Division.
23.	Cat. I	Mr. Moin Ahmad Siddiqui Joint Secretary Ministry of Production.

74. ***Haji Malik Faridullah Khan :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that Senator Asif Fasih-ud-Din vardag recommended, from his personal quota, the electrification of the village Kotla, Tehsil and District Haripur, during the year 1991-92 if so, the time by which it will be electrified?

Jam Muhammad Yousuf : Yes. The electrification work will be completed by the end of current financial year.

75. ***Syed Abdullah Shah :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the names of Officers from Grade E-I and above (Technical and non-Technical), promoted from January, 1990 to January, 1992 in the Oil and Gas Development Corporation?

Ch. Nisar Ali Khan : Given in the annexure.

(Annexure has been place in the Senate Library).

76. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the rearly rent of the buildings hired by the Oil and Gas Development Corporation in Islamabad and Karachi since 1985 and the time by which it will build its own accommodation?

Ch. Nisar Ali Khan : (i)

Year	Islamabad	Karachi	Total
	(Rupees)		
1985	27,59,186	10,76,082	38,35,268
1986	40,27,985	12,51,807	52,79,792
1987	57,86,681	9,05,796	66,92,477
1988	71,14,037	8,79,218	79,93,255
1989	82,56,875	8,35,169	90,92,044
1990	92,00,905	8,65,716	1,00,66,621
1991	1,01,40,330	8,65,716	1,10,06,046

(ii) By mid 1995.

77. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the number of houses used as "Prime Minister House" by the ex-Prime Minister, Ms. Benazir Bhutto, indicating also the expenditure incurred on their repairs and renovations?

Syed Tariq Mahmood : The following buildings have been used as Prime Minister's Houses by the ex-Prime Minister Mrs. Benazir Bhutto, and the details of expenditure incurred on their repairs and renovations etc. are given against each :-

(1)	Old Prime Minister's House (State Guest House), Rawalpindi from, 2-12-1988 to 30-12-1988.	Rs. 0.386 million
(2)	The Presidency, Rawalpindi from 31-12-1988 to 30-6-1989	Rs. 1.033 million
(3)	Sind House, Islamabad from 1-7-1989 to 6-8-1990.	Rs. 11.969 million

78. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that during 1990-91 the Government suffered loss of more than 260 million or rupees in the petroleum industry due to illegal sale of used lubricated oil, if so the action taken by the Government against the persons responsible for this loss and also the steps taken to prevent recruuences of such incidents in future?

Ch. Nisar Ali Khan : No.

79. ***Asif Fasihuddin Vardag :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that the Prime Minister has constituted a committee for the disposal of quarters in Sector G-6 Islamabad if so its composition and the time by which the said commitee will submit its recommendations?

(Reply not received).

80. *Transferred to the Interior Division for answering on 30th June, 1992.*

81. ***Qazi Hussain Ahmad :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that OGDC has not recruited any orphan/destitute person against the post of trainees; if so its reasons?

Ch. Nisar Ali Khan : Since no criteria/quota exists under the Government policy, the OGDC has not recruited any orphan/destitute person against the post of trainees.

82. ***Mr. Muhammad Raza Khan :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that two persons were electrocutted due to existence of L.T. lines over the houses in village Injoter, Tehsil and District Sialkot, if so, their names and compensation, if any, paid to their legal heirs; and

(b) the time by which the WAPDA will remove this hazard?

Jam Muhammad Yousuf : (a) Yes. The following two persons were electrocutted :-

(i) Mr. Muhammad Din S/o Allah Ditta age 60 years.

(ii) Miss. Raheela D/o Mr. Muhammad Bashir age 7 years.

However, no compensation was paid as the deceased met with the accident due to their own negligence.

(b) The H.T. lines were laid long ago and the construction was un-lawfully made under these lines. They are required to pay the cost of shifting of these electric lines under electricity rules. The amount involved is Rs. 1,25,000/-. The lines will be shifted on payment of the cost.

<u>جناب محمد ابراہیم خان</u> : جناب والا! جب exploration of oil کرتے ہیں اس وقت wildlife کے ساتھ کیا بیتتی ہے جناب میں اس کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب چیئرمین</u> : کریں گے جی، انشاءاللہ کریں گے لیکن پھر بھی کبھی اب وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

سید عباس شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب میرے شہر ایبٹ آباد میں رات کو بجلی فیل ہوئی ہے اور اخبار میں آیا ہے کہ ایک مہینے میں مرمت ہو گی۔ It is the most important town in frontier.

جناب چیئرمین : یعنی ایک مہینے تک بجلی بند رہے گی۔

سید عباس شاہ: جی بند رہے گی it is unimaginable catastroph اور آج تک واپڈا کی طرف سے بیان بھی نہیں آیا کہ اس کا کیا ہوگا The whole grid system has been burnt. Normally ایسے situations ہوئی ہیں لیکن within 24 hours انہوں نے اس کو replace کیا ہے۔ جناب میں Adjournment Motion اس لئے نہیں لایا کہ it will take another one month or a week. But this point has to be raised on this floor of the House.

جناب چیئرمین : جام صاحب یہ بڑی serious بات کر رہے ہیں کہ بجلی گئی ہے اور ایک مہینے تک نہیں آئے گی۔

جام محمد یوسف : جناب میں آج ہی find out کر کے بتاؤں گا۔

سید عباس شاہ: جناب ان کے علم میں بھی نہیں ہے بد قسمتی سے چھوٹے شہروں کا یہ حال ہوتا ہے. Today it was in the newspaper.

جناب چیئرمین : کافی serious بات ہے Please look into this

سید عباس شاہ : جناب ایبٹ آباد پشاور کے بعد صوبہ سرحد کا سب سے اہم شہر ہے۔

Mr. Chairman : I agree with you. It is a very important city. Now we come to Adjournment Motions. Adjournment Motion No. 39 Dr. Rehan Sahib.

Dr. Muhammad Rehan : It has been reported in the "Daily Frontier Post" dated 14th April, 1992 that the Punjab Government has ordered PASSCO" not to procure wheat for the Flour Mills of N.W.F.P. in the

forthcoming season of harvesting. Fears have been expressed in the report that NWFP based Mills while purchasing wheat in the open market of Punjab will have to pay Rs. 35/- extra per a bag of 100 Kg. The situation is going to hit hard the poor consumers in N.W.F.P.

جناب چیئرمین : یہ دراصل میرے خیال میں جنرل مجید صاحب کا ہے وہ کراچی کی صورتحال کے سلسلے میں کراچی گئے ہوئے ہیں انہوں نے درخواست بھی بھیجی ہوئی ہے آپ اتفاق کرتے ہیں کہ اسکو defer کردیں جب تک وہ آجائیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان : ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین : اگلی تحریک التواء سید فصیح اقبال صاحب کی ہے اس کی اطلاع آئی ہے اس کو ڈیفر کرتے ہیں نمبر ۷۴ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

ADJOURNMENT MOTION *RE*: POLICE VERIFICATION ON PASSPORTS

Mr. Chairman : Adjournment Motion No. 74- Prof. Khurshid Ahmed.

Prof. Khurshid Ahmad : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم Mr. Chairman, I beg to seek the leave of the House to move the following Adjournment Motion :

According to the report published in the daily 'JUNG' Rawalpindi of todate that is 11th May, 1992 issuance of passports have been suspended w.e.f. 5-5-92 for want of police verification. Though in the Interior Ministry's notification, persons belonging to some specific professions have been exempted from police verification, majority of the people are experencing great difficulties in acquiring passports. In the absence of any agency facility of 'urgent' passports has been also withdrawn and with this restriction thousands of passports issued on 5th May, 1992 or thereafter have been blocked and if their police verification is not done within 30 days, such passports shall not be issued.

Since this restriction is going to block export of manpower abroad, I seek the leave of the house that the normal business of the House be suspended and this important national issue be discussed.

Mr. Chairman : Is it being opposed?

Ch. Shujat Hussain : Opposed.

جناب چیئرمین: جی جناب۔

پروفیسر خورشید احمد : میں مختصراً معاملہ سامنے رکھ دیتا ہوں۔ دراصل ایشو یہ ہے کہ بلاشبہ ہم نے خود بھی یہ بات بار بار کہی ہے کہ پاسپورٹ جو ہیں وہ genuine افراد کو جاری ہونے چاہئیں اور اس معاملے میں جو بلیک مارکیٹ رہی ہے وہ ایک گھناونا فعل تھا جسے ختم ہونا چاہئیے۔ بلاشبہ یہ بات صحیح ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پاسپورٹ ایک شہری کا بنیادی حق ہے اور جس طرح freedom of movement ملک ہے اسی freedom of movement ملک سے باہر بھی اس کا ایک fundamental right ہے اور اس بنا پر پاسپورٹ کا حصول دراصل ایک fundamental right کا تقاضا ہے اور اس میں کوئی obstruction ایک fundamental right کو سلب کرنا ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ایمرجنسی پاسپورٹ کا دروازہ بند ہے لمیٹڈ کیٹگریز جن میں پارلیمنٹ کے ممبرز ہیں جن میں چیمبر آف کامرس کے ممبرز ہیں ان سب کے لئے تو آپ نے اوپن رکھا ہے لیکن باقی سب کے لئے پولیس verification لازمی کیا ہے اور اس کی وجہ سے پاسپورٹ کا ایشو بند ہو گیا ہے اس کی وجہ سے آپ کی انٹرنیشنل مین پاور movement متاثر ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے illegal راستے کھلے ہیں تو اس بنا پر یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور حکومت کو بتانا چاہئیے کہ latest پوزیشن کیا ہے اور وہ کیا کر رہی ہے تا کہ پاسپورٹ کی سہولت لوگوں کو مل سکے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جناب Interior منسٹر صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ یہ کوئی نیا سسٹم نہیں لایا گیا۔ اس سے پہلے بھی ۷۴ سے ۷۶ء تک یہ سسٹم رائج تھا کہ پولیس کی تصدیق لازم تھی اس کے بعد ۷۶ء میں یہ کر دیا گیا کہ کوئی درجہ اول کا جو افسر ہے اس کی تصدیق کے بعد پاسپورٹ ایشو کیا جا سکتا ہے اس کے بعد پھر ایک کوشش کی گئی شناختی کارڈ کو چیک کرنے کی۔ چیک کرنے سے دو یا تین یا جعلی شناختی کارڈ نہ بن سکیں۔ یہ تمام سسٹم جو

ہیں۔ یہ نہ چل سکے اور اس وقت یہ دیکھا گیا کہ غیر قانونی طور پر بھارت، سری لنکا، بنگلہ دیش، افغانی، ایرانی، جو ہیں وہ اس ملک میں آئے آنے کے بعد پہلے انہوں نے جعلی شناختی کارڈ بنوائے یا ویسے پیسے دیکر انہوں نے شناختی کارڈ بنوا لئے اس کے بعد پاسپورٹ بنوا لئے۔ جہاں تک شناختی کارڈ کا تعلق ہے اس کا ہم نے ایک سسٹم تیار کیا ہے اس سسٹم کے تحت ہر آدمی کے لئے لازم ہو گا کمپیوٹرائز سسٹم کے تحت اس کا شناختی کارڈ نئے سرے سے بنے لیکن ظاہر ہے وہ پراجیکٹ ابھی ہم نے راولپنڈی اور اسلام آباد میں شروع کیا ہے۔ اس میں کچھ وقت لگے گا لیکن جہاں تک پاسپورٹ کی تصدیق کا تعلق ہے جیسے پروفیسر صاحب نے خود بھی کہا ہم نے اس میں کیٹگریز بنا دیں جس میں سینیٹرز لوکل باڈیز کے کونسلرز سرکاری اور غیر سرکاری ملازمین نیم سرکاری اور سرکاری تحویل میں جتنی بھی صنعتیں ہیں ان کے ملازمین یا اس سے پہلے ۷۹ء سے پہلے جتنے بھی پاسپورٹ رکھنے والے لوگ تھے ان کے اور اس سے پہلے میٹرک کا سرٹیفکیٹ رکھنے والے، جائیداد کے کاغذات رکھنے والے، چیمبر آف کامرس کا سرٹیفکیٹ رکھنے والے اور اخباری نمائندے جن کے پاس Card ہیں وہ اور ان کے اہل خانہ کو کہا کہ وہ اس کے بغیر بھی لے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ارجنٹ پاسپورٹ کا نظام ختم نہیں کیا گیا اس کے باوجود ڈائریکٹر جنرل پاسپورٹ اور ڈائریکٹر امیگریشن ڈپٹی ڈائریکٹر امیگریشن یہ لوگ بھی ہیں اگر وہ اپنے طور پر سمجھیں کہ کسی آدمی کو بہت جلدی پاسپورٹ چاہئے اور ان کے پاس وہ جائے تو وہ اپنی تصدیق کے بعد بغیر پولیس کی رپورٹ کے دے سکتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ حج پر جا رہے ہیں جن کے پاس مذہبی امور کی طرف سے این او سی تھا ان کے لئے بھی یہ سسٹم ختم کر دیا گیا ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ اس کے باوجود بھی ابھی کچھ چیزیں رہ گئی ہیں۔ بعض طبقوں کی طرف سے یہ ڈیمانڈ دی جا رہی تھی کہ ہمیں بیچ میں لایا جائے تاکہ ہماری تصدیق بھی آسان بنائی جائے۔ پروفیسر صاحب ان چیزوں کے ویسے بھی ماہر ہیں اور ان کی بہت سی تجاویز ہمیشہ بڑی کار آمد ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں وہ بیٹھ کر مجھے کوئی اور تجاویز دیدیں ان چیزوں سے جو واقعی جنیوئن لوگ

ہیں ابھی پاسپورٹ کی تکلیف ہو رہی ہے تاکہ ہم ان کو بھی اسی طریقے سے لسٹ میں لیتے آئیں لیکن میرے خیال میں مکمل طور پر اس پالیسی کو، جو بن چکی ہے ختم کرنا وہ شاید ملکی مفاد میں نہ ہوگا۔ میں ان الفاظ کے ساتھ کہوں گا کہ پروفیسر صاحب ہماری مدد بھی کریں اور اس سلسلے میں ہماری راہنمائی بھی کریں تو یہ مسئلہ جو ہے وہ مزید آسان بنایا جاسکتا ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد : جو خدمت بھی میں کر سکتا ہوں حاضر ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ پولیس میں جو کرپشن ہے اس سے آپ بھی واقف ہیں اور پوری قوم بھی واقف ہے اور جس بنا پر پولیس verification کو ہٹایا گیا تھا وہ وجہ یہی تھی۔ پولیس verification کرپشن کا ذریعہ بن گئی تھی اس کی وجہ سے جو لوگ ناجائز طور پر پاسپورٹ حاصل کرنا چاہتے تھے ان پر کوئی پابندی نہیں تھی وہ باسانی حاصل کر لیتے تھے تو پولیس verification کرپشن دور کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ اس کو بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے یہ دیکھا ہے کہ ۳۰ دن کے اندر اندر پولیس verify کر دے گی لیکن اگر وہ ۳۰ دن میں verify نہ کرے تو جب تک ویری فلیکشن نہ آجائے اس وقت ایک پاسپورٹ ایشو نہیں ہو سکتا دوسرے الفاظ میں یہ جو ۳۰ دن کی پابندی ہے یہ کوئی real limit نہیں ہے جب تک پولیس ویری فائی نہ کر دے اس سے صرف کرپشن کا دروازہ کھلا ہے اس سے کسی قسم کی آپ کو سکیورٹی نہیں ہوئی ہے۔ بنگلہ دیشی اور سری لنکن ایرانین افغان جو بھی ہیں خود وہ لوگ بھی جو اس لسٹ پر ہیں ان کو باہر نہیں جانے دیا گیا وہ بھی اس کے ذریعے سے نکلنا چاہیں پاسپورٹ زائد لینا چاہیں نئے نام سے لے سکتے ہیں تو ان لوگوں کے لئے کوئی راستہ بند نہیں ہوا۔ میرے خیال سے یہ کرپشن کی بنیاد پر آپ کو پورے مسئلے کے اوپر دوبارہ غور کرنا پڑے گا محض پولیس کی جو verification ہے محض عام لوگوں کے لئے ہے جیسے میں نے کہا لیبرز وغیرہ ان لوگوں کے لئے ہے۔ میں نے اس سے آگے ایک اور بنیادی سوال اٹھایا ہے اور وہ سوال یہ ہے چونکہ پاسپورٹ ہولڈ کرنا ایک fundamental right ہے اس کے اوپر ایسی

پابندی لگانا یہ میری نگاہ میں دستور کی سپرٹ کے خلاف ہے اور آپ کو اس پالیسی پر دوبارہ غور کرنا چاہئیے۔ رہا یہ کہ ہم کس طریقے سے کرپشن کے دروازے کو بند کریں وہ بالکل الگ مسئلہ ہے اور اس کے لئے الگ غور کرنے کی ضرورت ہے اس کو اس سے tie up کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : بہرحال انہوں نے کہا ہے کہ کچھ آپ بھی تجاویز دیں تو اس مسئلے کو سامنے رکھتے ہوئے How we can increase the category یہ آپ نے صحیح فرمایا کہ پولیس کی کرپشن ہے اس کو پھر کیسے ہینڈل کیا جائے کیا کیا جائے۔

پروفیسر خورشید احمد :اس سے پہلے بھی ہماری انٹر یئروالی کمیٹی ہے اس نے اس مسئلے پر غور کیا ہے اور پاسپورٹ کے بارے میں کافی ڈسکشن ہوئی اور کافی recommendations بھی ہم نے دیئے تھے ہمیں پتہ نہیں ہے کہ وہ recommendations بھی قبول ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں اگر آپ اس کو بھی کمیٹی کو ریفر کر دیں......

جناب چیئرمین : مثلاً اگر کوئی پراپرٹی والا ہے پراپرٹی اونر ہے وہ بھی اس میں آجائے گا۔

چوہدری شجاعت حسین : ضرورت ہے کہ اس قسم کا اور اضافہ کیا جائے۔

پروفیسر خورشید احمد: ہماری سینٹ کی انٹر یئر کی جو سٹنڈنگ کمیٹی ہے اس میں اس کو لے لیجئے۔اس سے پہلے بھی اس نے پاسپورٹ کے مسئلے پر غور کیا ہے۔

Mr. Chairman : Yes Yahya Bakhtiar Sahib.

Mr. Yahya Bakhtiar : You cannot presume that the person is undesirable unless the police approves that he is desirable. That is a basic question. Every citizen has the right.......

Mr. Chairman : This is the question that is he a citizen or not, that is a problem.

Mr. Yahya Bakhtiar : That I understand Sir. But the thing is that Ministry of Interior has a list of exit control persons, how do they find that

out. They know that if they get some report that some person is undesirable or a criminal or bad character, he is under some restrictions or may not pay taxes, should not leave the country. But to presume that everybody must be approved by the Police to be desirable person before getting a Passport is high-handedness......

Mr. Chairman : Any how it is a matter which requires deep consideration. So in the light of the statement of the Minister.

اس کو آپ پریس نہ کریں ویسے discuss کر لیں۔ کمیٹی میں تو ویسے بھی لے جا سکتے ہیں لیکن ایڈجرنمنٹ موشن کو تو۔ I will take it as not pressed.

چوہدری شجاعت حسین: اس کو پریس نہیں کرتے ویسے ہم ڈسکس کر لیں گے۔

Mr. Chairman : Not Pressed. Yes Jam Karraruddin Sahib.

Jam Karraruddin : Sir instead of police, there should be a report from the concerned Union Council Chairman or District Council Member of MPA will be better for issuance of Passport.

جناب چیئرمین : بہرحال یہ بھی ایک تجویز ہے۔ It is a good suggestion.

Yes Saeed Sahib.

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میں نے ایڈجرنمنٹس موشن دیئے تھے اندھیرے میں پڑے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین : آئیں گے لیکن باری باری۔ نیکسٹ آپ کا ۸۲ نمبر آرہا ہے۔ جی۔

جناب محمد طارق چوہدری : میں move نہیں کرتا۔ اخونزادہ صاحب کو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین : آپ پریس نہیں کرتے۔ ان کو دے دیں۔

جناب محمد طارق چوہدری : نہیں جی۔

جناب چیئرمین : ۸۲ ہے جی۔ Reported statement of the U.S. House of representative Committee ہے جناب۔ یہ پڑھ دیں جی۔ آصف وردگ صاحب تو نہیں ہیں جی ان کا ڈراپ ہو گیا ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میرے پاس کاپی نہیں ہے۔

جناب چیئر مین : آپ کے پاس نہیں ہے۔ میں آپ کا پڑھ دوں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جی میں پڑھے دیتا ہوں۔ : I beg to move

"That the proceedings of the House may be stopped and the U.S. trapping with regard to Pakistan may be taken into consideration and it is of immense importance of our national interest."

جناب چیئر مین : اس سے متعلقہ وزیر خارجہ صاحب، ملک سے باہر ہیں میرا خیال ہے کہ اگر اسے آپ ان کے آنے تک ڈیفر کر دیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔ کیونکہ وہ اس کا جواب دینا مناسب سمجھیں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : اچھی بات ہے۔

جناب چیئر مین : تو ایڈجر نمنٹ موشن کا وقت بھی ختم ہوا جی۔ اشتیاق اظہر صاحب، آپ کا جو نمبر ۳۴ ہے یہ ۲۲ تاریخ کو take up ہوا، یہ آپ موجود نہیں تھے، اس لئے drop ہو چکا ہے۔ غالباً آپ ۲۲ کو موجود نہیں تھے۔ اور آپ نے کوئی اطلاع بھی نہیں دی تھی۔ شاید آپ نے اس دن صدر صاحب سے ملاقات کرنا تھی۔

سید اشتیاق اظہر : جی، صحیح بات ہے۔

جناب چیئر مین : Now we come to the next item Legislative Business. کہاں ہیں وزیر قانون صاحب،

چوہدری امیر حسین : جناب چیئر مین، چونکہ ابھی سندھ کی صورت حال پر بحث مکمل نہیں ہوئی ہے، اس لئے دوستوں کا خیال ہے کہ اسے ہی زیادہ اہمیت دی جائے اور اسے مکمل کیا جائے اور آج چونکہ اسے وائنڈاپ بھی ہونا ہے۔ اس لئے سندھ کی صورت حال پر بحث کی جائے۔

FURTHER DISCUSSION ON SINDH SITUATION

جناب چیئرمین: جناب عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah : Thank you Mr. Chairman for giving the opportunity to speak on the Sind situation. Sir, on the very first day when the honourable Minister had given an opening statement, I had made a submission that the Government is not very claear as to what they intend to do and I had made a specific request firstly that under article 147 of the constitution, I would like to know the contents of the request made by the Provincial Chief Minister and No. 2 that the Federal Government, while invoking article 147 have issued any notification specifying the work assigned to the army in Sind. These two things are not before me. Had it been before us then I think we would have discussed the situation more profitably but perhaps confusion had been allowed to be created deliberately by the Federal Government and also their partners in the Province.

Mr. Chairman the situation in my province has not developed suddenly. you have heard much about it and I will try not to repeat what my honourable colleagues have already said in this House. But it mainly started deteriorating in the last martial law and the group which is now found to be directly involved in crime and terrorism in big city of Sind, was created during that martial law period and I would like to refresh the memory of this House that it was nobodyelse but General Ziaulhaq who had said that کہ ایم کیوایم نے اپنے آپ کو پانچویں قومیت منوالیا ہے He had issued the certificate to these people as a separate nationality which was very unfortunate.Sir, the people migrated to other Province of Pakistan also but those who came to those Provinces, they just became part and parcel of that land. Why my province was made an exception that is very unfortunate. Now the things were allowed to deteriorate because of direct interference from Islamabad in Sind affairs, because Sind has not been allowed to proceed in a democratic way. Results are now before your eyes. Even now when that criminal activities have been exposed by the army of this group, they continue to sit as partners of this Government in the Federal setup as well as in the Provincial Government. I simply fail to understand how this Government can complete this operation with justice and fairness when their own partners are directly involved in this crime. Sir, this Peer we already have lot of Peers in Sind but new Peer was also created in Sind and the Federal Government including the Prime Minister will not loose any opportunity to go and pay their homage and respects to this Peer at the cost of we Sind his in Pakistan. Sir, it is not only this factor but you have also heard the torture perpetrated on the people of

Karachi at the C.I. A Centre as well and the person who was incharge of Home Affairs. I do not want to repeat his name because it has already been taken. It is unfortunate and unjust and illegal that he has been allowed to leave the country. Today I have read in newspaper and "I am happy that perhaps there is a move to extrapolate Altaf Hussain against whom FIR had been lodged. Similar steps should be taken for other gentlemen also who were directly involved in the crime. I also must say Sir, that the so called Haqeeqi Group of this party is also equally responsible for the lawlessness in my province and it is a good omen example that I read in newspaper today that the Chief of Staff of Army has also stated that they also should be investigated properly. Sir, this party's politics was based on crime, intimidation terror and extortion and it is good Sir that at least now it has been exposed but so far neither the President nor the Prime Minister, who has been supporting them openly, have been partners whith them have condemned their activities till today. They are exposed now for the first time by the Pakistan Army Operation. So Sir, the crisis in Sind was created by Islamabad and unless and until the setup is changed, I do not thig we can find a final solution to this problem. Everybody has been saying repeatedly that Army action is not the only solution of the problem; you shall have to have a political solution for this problem and because the efforts had been continuing to ignore the higgest political party in Pakistan and to crush this party things have gone to the extent which are now before your eyes.

جناب چیئرمین! اس سے پہلے جو ہمارے پاس چیف منسٹر تھے، اس کے ہر اقدام کو اسلام آباد سپورٹ کرتا تھا اور جو قصور یا کرائم وہاں ہوتا تھا، وہ ہماری پارٹی کے گلے میں پھینکا جاتا تھا۔ ہماری پارٹی کے ہزاروں بے گناہ لوگ جیلوں میں بند کر دیئے جاتے۔ جن کے خلاف کوئی چارج نہ بنتا تھا اس کو ۱۰۷ کے مقدمہ میں پھنسا دیا جاتا جس کے نتیجے میں وہ لوگ ابھی تک پریشان ہیں۔ And they are all being patronized by the people in Islamabad ہماری سوچ یہ رہی کہ جو criminal ہے آپ اس کی پارٹی کے متعلق مت سوچیں، criminal کو criminal سمجھ کر ٹریٹ کریں۔ Do not equate the criminal with the politician. یہاں پر یہ ہوا ہے کہ Criminals were treated as politicians and they continue still to be partners of this present

.setup سندھ سے ناانصافیوں کی بات آپ نے اتنی سنی ہے اور میں قاضی حسین احمد صاحب وہی الفاظ repeat کروں گا کہ کافرانہ نظام تو چل سکتا ہے لیکن بے انصافیاں Unjust Society نہیں service کر سکتی۔ اس سینٹ میں آپ ہر وقت دیکھتے ہیں کہ ہم یہ بات کرتے رہتے ہیں کہ ہمیں ملازمتیں نہیں ملتیں، ہمیں ٹریڈز میں اپنا share نہیں مل رہا ہے۔ ہمیں کسی بھی مشکل میں اپنا حصہ نہیں مل رہا۔ جناب چیئرمین! سندھ نے جو پاکستان بنانے کا کردار ادا کیا، کیا یہ اس کی سزا دی جارہی ہے اور پھر اپنی سندھیوں کو بلا جواز و سبب کے اگر یہ کہا جائے تو ہمیں یہ سرٹیفکیٹ ملتے رہے ہیں کہ جی یہ راجہ داہر کی اولاد ہیں یہ Anti Pakistan ہیں، صاحب یہ کیسے ہو سکتا ہے ماں اپنے بچے کو کبھی نہیں مار سکتی Sind is mother of Pakistan. Sind was the province which gave birth to Pakistan. Sind is the province which gave birth to Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah, اب انہی لوگوں کو یہ الزام دیکر ان کو victimize کیا جائے ان کو گالی گلوچ دی جائے یہ ناانصافی ہے اور اسی وجہ سے یہ جو situation ہے ہمارے ہاں خراب ہوتی رہی ہے۔ تو مسٹر چیئرمین جب تک یہ جو سلوک ہے ہمارے صوبے کے ساتھ یا جو سلوک ایک بڑی جماعت کے ساتھ جاری رہے گا یہ حالت کبھی درست نہیں ہو گی۔ یہ شکایتیں اور چھوٹے صوبوں کو بھی ہیں لیکن سندھ کا حال سب سے بدتر ہے۔ اس وجہ سے یہ بات ہو رہی ہے۔

میں اب یہ عرض کروں گا جناب یہ جو آپریشن شروع ہوا اس کے بعد ٹنڈو بہاول کا واقعہ آپ نے سنا ہے اچھی بات ہوئی کہ فوج نے اپنی غلطی تسلیم کر لی لیکن مجھے ان لوگوں کے اوپر افسوس ہوتا ہے جو اپنے آپ کو چنے ہوئے نمائندے کہتے ہیں ان کے لئے یہ بالکل کوئی غیر اہم واقعہ تھا۔ خصوصاً میں بات کرتا ہوں وزیر اعظم کی جو اپنے آپ کو وزیر اعظم پاکستان کہتا ہے جب لاہور میں ۱۳ بندے بے گناہ مارے گئے ہمیں افسوس ہے ہماری ان سے ہمدردی ہے اور وہ جاپان کا دورہ منسوخ کر کے ان کی تعزیت کے لئے گیا ان کو تخریب

کاروں نے مارا تھا۔ یہ جو ٹنڈو بہاول کے لوگ ہیں ان کو تو قانون نافذ کرنیوالی ایجنسی کے لوگوں نے مارا ہے لیکن وزیر اعظم کو وقت نہیں ملا کہ جا کر ان سے کوئی تعزیت کرے لیکن اس کو یہ وقت ضرور ملا تھا کہ لندن میں بیٹھ کر کرکٹ میچ کو enjoy کرے۔ اسی طرح میں صدر پاکستان کی بات کرتا ہوں کہ جب صدر پاکستان ہمارے بڑے سیاسی لیڈر کے بیٹے کی تعزیت کے لئے جا سکتے ہیں تو ان غریب سندھیوں نے کیا قصور کیا تھا کیونکہ صدر کی جیب سے تو خرچہ نہیں ہوتا ہے۔ وہ ان کے پاس تعزیت کے لئے ریاست کے خرچہ پر جا سکتا ہے وہ ایک بڑی tragedy تھی کھلم کھلا بے قصور لوگ مارے گئے۔ قانون نافذ کرنیوالی ایجنسی کے لوگوں نے مارا تھا لیکن یہ نہیں کیا گیا۔ اور اس سے یہ تاثر ملتا اور بنتا ہے کہ شاید کیوں کہ میں سندھی ہوں اس لئے صدر صاحب کو میری پرواہ نہیں ہے نواز شریف کو میری پرواہ نہیں ہے آپ جب ایسی مسند پر عہدوں پر پہنچے ہیں تو آپ کو آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں indirectly بھی آپ کسی کو یہ تاثر مت دیں کا آپ کا ایک ہی طرف رخ ہے دوسری طرف آپ نہیں دیکھ رہے اور یہی باتیں آگے چل کر لوگوں میں غلط فہمیاں اور ناراضگی پیدا کرتی ہیں۔ جناب اس وقت جو پاکستان کا set up ہے یہ پہلے ہی ہماری پارٹی کہہ چکی ہے set up کو realsense میں آپ فیڈرل رکھیں، سب صوبوں کی ہر جگہ نمائندگی ہونی چاہئیے ہر ادارے میں ان کی پوری نمائندگی ہونی چاہئیے یہ بات درست نہیں ہے کہ ہمارے صوبے میں یا بلوچستان اور سرحد میں لوگ لائق کم ہیں۔ ہمارے پاس لوگ موجود ہیں ان کو وہ حق نہیں مل رہا ہے جو ان کا حق ہے اور پھر اس کے نتیجے میں یہ خدشات پھر پیدا ہوتے ہیں۔

جناب یہ کہا جاتا ہے کہ سندھ کی صورتحال میں بھارت بھی سبوتاژ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مجھے direct اس کا علم نہیں ہے ہو سکتا ہے ہندوستان نے پہلے ہم سے کوئی دوستی کا نمونہ نہیں رکھا ہے لیکن..........

اخونزادہ بہرہ ور سعید : پوائنٹ آف آرڈر جناب۔ میں ان کی یاددہانی کرتا ہوں کہ انہی کی لیڈر نے قومی اسمبلی میں فرمایا تھا کہ جو کچھ پاکستان کشمیر میں کر رہا ہے وہی کچھ ہندوستان سندھ میں کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین :ایک یہ کہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ دوسرا آپ اپنی سیٹ پر نہیں ہیں تیسرا یہ ہے کہ ایک تقریر میں مداخلت کرنا مناسب نہیں مہربانی کر کے مداخلت نہ کریں۔

(قطع کلامی)

جناب چیئرمین: پلیزان کو تقریر کرنے دیں۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! ہم protest کرتے ہیں محترم بہرہ ور سعید صاحب کے اس انداز سے کہ وہ ہر غیر قانونی چیز کر رہے ہیں تقاریر میں مداخلت کر رہے ہیں آپ کو ناپسند ہیں تو اپنے موقع پر بات کیجئے۔

جناب چیئرمین : بالکل صحیح ہے۔ جی عبداللہ شاہ صاحب۔

سید عبداللہ شاہ : اصل میں بات یہ ہے کہ میں اچھا مقرر بھی نہیں ہوں۔ میں اگلا جو دور تھا ۸۸ کا I remained a speaker. So I have forgotten how to speak. اس کے اوپر جب یہ........

Mr. Chairman : Are you suggesting that I will also forget to speak.

Syed Abdullah Shah : I assure you, you will have difficulty when you come down over the here.

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین مقولہ یہی ہے کہ the speaker is one who speaks least

سید عبداللہ شاہ: اور پھر "سونے پر سوہاگہ" جب بہرہ ور سعید صاحب جیسے بزرگ ہمارے ہاں مداخلت کریں تو........

جناب چیئرمین : لیکن معراج خالد صاحب بھی باتیں کر رہے ہیں چٹھہ صاحب بھی بول رہے ہیں فخر امام صاحب دیکھیں روز تقریر کرتے ہیں اتنی دقت نہیں ہونی چاہئے۔

سید عبداللہ شاہ : تو جناب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بھارت ہمارا کوئی دوست نہیں رہا اس نے واقعی ہمارے جو اندرونی خلفشار ہیں اور وہ صرف سندھ میں نہیں ہیں مجھے کسی اور صاحب نے بتایا کہ یہ جھنگ میں فرقہ وارانہ فساد ہو رہے ہیں اس میں بھی بیرونی ایجنسیاں ملوث ہیں اور وہ ہمارے ان اندرونی خلفشاروں سے ضرور فائدہ اٹھائے گا۔ تو یہ ہمارا فرض بنتا ہے that we put our own house in order اسکو درست کرنے سے پہلے ہمیں اپنا گھر درست کرنا پڑے گا۔ تو میں براہ راست سوال کرتا ہوں اب جبکہ یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ اس قسم کے لوگ قانون توڑنے میں ملوث ہیں۔ یہ ٹارچر سیل جنکا صرف اخباروں میں پڑھکر یہاں ڈر جاتے ہیں جن بیچاروں پر یہ گزرا ہو گا تو سوچیں ان کا کیا حشر ہوا ہو گا اور جناب نہ صرف یہ اس وقت آپ کے set up میں وہ صاحب بھی بیٹھا ہوا ہے جس نے .M.Q.M کو بنایا تھا۔ وہ آپ کا ڈیفنس منسٹر ہے This party came into being under his patronage اب آپ کس طرح ان کو یہاں بٹھاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ الگ کر رہے ہیں۔ اس طرح کام نہیں چلے گا۔ And I think if this set up continues. This will frustrate the operations that are being carried out by the Pakistan Army that might damage the crelibility or efficationsness of the Pakistan Army. اس آپریشن کو کامیاب کرنے کے لئے آپ کو اوپر سے نیچے تک تبدیلی لانا پڑے گی۔ جو لوگ کھلم کھلا ان سے ملے ہوئے ہیں انہیں آپ کو ہٹانا پڑے گا۔ ہمارے پاس نوجوانوں میں بے روزگاری کیوجہ سے جو خلفشار ہے تکلیف ہے ان کے اوپر آپ کو دھیان دینا پڑے گا۔ وہ پڑھے لکھے نوجوان بچے ہیں۔ آپ کے پاس روزگار موجود ہیں یا create کریں یہ ریاست کی ڈیوٹی ہے اگر یہاں آپ کچھ نہیں کر سکتے تو They should find out a permit them send them abroad یہاں پر الٹا یہ سوچا جاتا ہے کہ کیونکہ ڈاکٹرز بہت زیادہ ہو گئے ہیں اس لئے ہمیں میڈیکل کالج کم کرنے چاہئیں کل صاحب کہیں گے کہ گریجویٹ زیادہ ہو گئے ہیں کالج بند کریں۔ یہ

تو ہماری منفی سوچ ہے۔ دنیا کہتی ہے تعلیم کو بڑھاؤ، اور زیادہ کرو ہمارے ہاں ایسے سوالات اٹھتے ہیں کہ ڈاکٹروں کو کم کرو، انجنیئرز کو کم کرو کیونکہ ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں۔ کون کہتا ہے پاکستان کے پاس وسائل نہیں ہیں اگر یہ کرپشن جو اس دور میں کھل کر سامنے آیا ہے دیدہ دلیری کے ساتھ، اس کو اگر کچھ بھی کم کریں تو شاید ہمارے پاس وسائل کی کمی نہ رہے۔ جب آپ کو پتہ بھی چلتا ہے کہ قومی دولت لوٹی جارہی ہے۔ محبوب الحق صاحب نے پہلے بھی کہا تھا کہ اتنا اتنا پیسہ بیوروکریسی کھا جاتی ہے تو اس کے اوپر ایکشن تو نہیں کیا گیا سانپ نکل جاتا ہے اور آپ لکیر کو پیٹتے رہتے ہیں۔ ہماری گورنمنٹ کو جو ڈسمس کیا گیا اس پر اتنے الزامات لگائے گئے۔ آج تک آپ کوئی ایک prove کر سکے ہیں۔ وہ آپ کی سپیشل کورٹس، وہ آپ کی سپیڈی کورٹس have been able to prove anything اس طرح سے ہماری پارٹی کے الیکٹڈ بندے قائم علی شاہ کو آپ جانتے ہیں former chief Minister Sindh اس کی reputation کا سب کو پتہ ہے۔ ان پر الزام لگایا گیا کہ یہ ایم کیو ایم والوں کو مار رہا ہے خورشید شاہ ایم این اے ہے، پیر مظہر الحق ہے، آصف زرداری ہے، سومرو ہے، ایک عباس چانڈیو ہے جس کا نام ابھی لوگ بھول گئے ہیں ان کو کیوں آپ نے بند کیا۔ جو سنگاپور میں جہاز اغواء ہوا۔ عباس چانڈیو نواب شاہ کا لڑکا وہ جیل میں سڑ رہا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا، گورنمنٹ کو کہ یہ جھوٹے مقدمات، ظاہری طور پر جھوٹے ہیں، آپ کو کسی کے خلاف پروف نہیں ملا ہے ان کو واپس لیں۔ ناانصافیاں بند کریں اور جب انصاف آئے گا تو حالات خود بخود ٹھیک ہونے شروع ہو جائیں گے۔ ہم سیاست کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سے آپ کے سیاسی اختلافات ہو سکتے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ اپوزیشن اور گورنمنٹ پارٹی جمہوریت کے دو پہیے ہیں لیکن اس طرح اگر آپ اپوزیشن کو کرش کرتے جائیں گے، ون سائیڈ اپریشن کریں گے تو پھر آپ جمہوریت کا نقصان کرنیوالے ہیں اور پھر نہ آپ رہیں گے نہ ہم رہیں گے۔ تو ایسا کوئی طریقہ نہ اپنائیں جس سے اس پودے کو نقصان ہو۔ پہلے ہی پاکستان میں جمہوریت ہماری غلطیوں کی وجہ سے

جڑیں نہیں پکڑ سکی ہے۔ کل کوئی صاحب کہہ رہے تھے کہ اگر مارشل لاء لگا تو سیاست دانوں کی غلطی ہو گی۔ میں یہ بات نہیں مانتا ہوں۔ لیکن ہم اپنی غلطی ضرور محسوس کریں اور کرنی چاہئیے ہم ایسا atmosphere نہ پیدا کریں جس سے خدانخواستہ اس ملک میں پھر کوئی طالع آزما آجائے۔ تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ جو contradiction ہیں کہ ایک طرف آپ لاء اینڈ آرڈر چاہتے ہیں لیکن جو لوگ لاء اینڈ آرڈر پیدا کر رہے ہیں ان کو آپ نے گورنمنٹ کا اپنا حصہ بنا رکھا ہے۔ یہ آگے بات نہیں بڑھ سکتی اس سے تکلیفیں پیدا ہوں گی۔ اس سے جتنا جلد ہو سکے فوراً آپ جان چھڑائیں۔ آپ کو اتنی بڑی پارلیمنٹ میں اکثریت ہے آپ کی شائد سندھ گورنمنٹ جو ہے وہ نہیں چل سکتی ہے۔ You can go for a fesh elections, you can go for Govenor's rule. You can do anything because you are not prepared to give power to Pakistan Peoples' Party. ٹھیک ہے آپ حکومت اپنے پاس رکھیں لیکن سندھ کے لوگوں کو امن وامان دیں۔ میں ایک بات یہ کہوں گا کہ ایک دو جو واقعے ہوئے ہیں ان سے واقعی خلفشار پیدا ہوا، میں دیہات کا رہنے والا ہوں۔ وہاں لوگوں نے اس وقت ذرا سکھ کا سانس لیا ہے۔ ہمارے ہاں سے روزانہ اغواء ہوتے تھے، روزانہ فائر کی آوازیں سنتے تھے۔ بیچارے غریب بندے رات کو سو نہیں سکتے تھے۔ اب وہ کہتے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم اب سو سکتے ہیں۔ لیکن آپ نے اسی سینٹ میں ایک بات سنی تھی اور میرے پاس بھی کچھ شکایتیں ہیں کہ ٹھٹھے کا ایک سینیٹر صاحب تھا اس نے کہا تھا جی ایسے فضول تلاشیاں لیتے ہیں، لوگوں کو بے عزت کیا جاتا ہے، اس سے تکلیف پیدا ہوتی ہے، میں ان سے agree کرتا ہوں۔ ایک اور بات میری نظر میں آئی ہے کہ وہاں پر جو لوئر لیول افسر ہیں، میجر اور لیفٹیننس، تو وہ لوگوں کے جو سول معاملات ہیں، کسی کا زمین کا جھگڑا ہے، کسی کا پچاس روپیہ کوئی کھا گیا ہے، کسی کی بکری لے گیا ہے ان کو بلا کر interfere کرتے ہیں۔ یہ بات میں آرمی کے افسران کو کہوں گا اور گورنمنٹ کو کہ مہربانی کر کے اس اپریشن کو دیکھیں For the terrorists, for the

dacoits, for the Patharidars but not for ordinary civil disputes اس سے
اور اپریشن complicated ہو گا اور اس میں آپ زیادہ پھنس جائیں گے which is very
bad, which is not anyway going to pay any results. تو یہ معاملے ہیں ان کو
آرمی کو ٹچ قطعاً نہیں کرنا چاہیئے۔ جو انٹیریئر میں ڈاکو ہیں اور میں ان کے بارے میں ایک اور
گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر جو ڈاکو ہمارے ہاں بستے ہیں ان کو لوکل پتھاریدار آپ
جانتے ہیں ان کو کیا دے سکتا ہے۔ وہ روٹی دے سکتا ہے، چاہئے خوشی سے دے، وہ
زبردستی چھین بھی سکتے ہیں، رہنے کے لئے جگہ دے سکتا ہے۔ لیکن عام ammunitions
ہمارے سندھ میں نہیں ہوتے ہیں وہ کہیں اور سے آتے ہیں۔ تو جیسے آرمی لڑائی کے
زمانے میں رسد بند کرتی ہے، اس وقت سندھ ڈاکوؤں کی واقعی ایسی situation ہے۔ یہ
جہاں سے آتے ہیں وہ مجھے کہا گیا کہ ان کے آنے کے کئی راستے ہیں۔ جتنا بھی ہو سکے اس
کے اوپر فوراً توجہ دینی چاہیئے۔ یہ ٹرکس میں آتے ہیں، ٹریکٹرز میں آتے ہیں، پتہ نہیں کس
طرح آتے ہیں۔ جو سندھ روڈز کے ذریعے انٹری پوائنٹس ہیں، کچھ کہتے ہیں کہ بلوچستان
سے اونٹوں پر آتے ہیں۔ تو مجھے ایس پی دادو نے بتایا تھا کہ ہم نے ایک نقشہ بنایا ہے۔ اگر
وہاں پر ہم موبائل رینجرز رکھیں گے تو شاید بلوچستان سے بھی جو weapons اور بارود
سمگل ہو کر آتا ہے اس کو کچھ نہ کچھ ہم کنٹرول کر سکتے ہیں۔ تو اس معاملے کو کنٹرول کرنے
کے لئے بھی یہ اپریشن لازمی ہے کہ ان کی رسد بند کی جائے۔ پولیس کرپٹ ہے لیکن آپ
کے پاس اچھے افسر ہوں گے۔ ابھی دنیا خالی نہیں ہوئی، کچھ خدا کے بندے ہیں۔ چھان بین
کر کے ان اچھے افسروں کو جو سندھ میں ہیں چاہے جہاں بھی ہوں ان سے آپ معلومات
لے سکتے ہیں کہ کون لوگ ہیں جو ان کو سپورٹ کرتے ہیں۔ ان کا Modus Operandi
کیا ہے۔ کس طرح وہ operate کرتے ہیں۔ تو یہ جو اپریشن ابھی شروع ہوا ہے میں دعا کرتا
ہوں کہ خدا کرے یہ کامیاب ہو۔ سندھ میں پہلے جو آرمی کی وجہ سے تکلیف ہوئی تھی،
آرمی کو یہ موقع ملا ہے کہ وہ اس کو صاف کر سکتے ہیں اور سندھی ان کو دعائیں دیں گے۔ اس

میں اپنی گورنمنٹ کی بات کرتا ہوں Even we failed to provide law and order to Sind his. You have also failed to provide law and order to sind his.اور ابھی آپ نے اس کو بھیجا ہے کہ وہاں جا کر operation کروا ایک جناب جو former جنرل صاحب تھے انہوں نے ایک سٹیٹمنٹ دی میں نے اخبار میں پڑھا کہ بینظیر نے ان کو چیچ نہیں کیا کیونکہ She wanted their support in the Government. Mr.Chairman, I would like to keep the record straight. کم سے کم سندھ میں تو ہمیں ایم کیو ایم کی سپورٹ کی قطعاً ضرورت نہیں تھی۔ ہم نے ایک تجربہ کیا تھا کہ شاید ان سے مل کر ہم کوئی امن و امان قائم کر سکیں۔ نہیں ہوا، الگ ہو گئے فیڈرل گورنمنٹ میں جب وہ الگ ہوئے vote of no confidence ہوا بے نظیر صاحبہ کے خلاف .She was not boasted یہ ثابت ہوتا ہے کہ We were not entirely relying on their support.اور وہی جنرل تھا جب We wanted to take action in Hyderabad تو اس نے آرمی بھیج دی without the knowledge of Prime Minister.تو وہ ہمیں کیسے دوش دے سکتا ہے Because he was their protector. He was trying to protect them.تو یہ باتیں ظاہر ہو گئی ہیں کہ کون کس کو بچہ دے رہا ہے، کس نے اس کو پیدا کیا ہے اور کون اس کو آگے بڑھا رہا ہے۔ تو ضرورت اس بات کی ہے کہ root کو ختم کریں۔ انصاف رکھیں۔.I am happy to note again کل ایک اور خبر آئی تھی جس کی مجھے تکلیف ہوئی تھی کہ جی شاید کوئی ملٹری کورٹس establish ہو رہی ہیں۔ یحیٰ بختیار صاحب نے کہا تھا کہ We are against establishment of military courts, special courts, or speedy trial courts. لیکن آج کو clarification آ گئی ہے کہ ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ جناب میری عرض یہ ہے کہ Let the law take its own course. اگر خود بڑے بیٹھ کے لاء کو توڑیں گے تو نیچے والا بندہ بھی لاء کی عزت نہیں کرے گا You have to establish the authority of law the sanctity of

law and to show to the people that we are doing justice according to law. یہ جو دو تین incidents ہوئے ہیں جیسے میں نے کہا I do not want to repeat them اور وہ پرانے ہو گئے ہیں۔ لیکن ان کو دیکھنا چاہیئے کہ That they should not repeated at all in future. یہ جناب چند مجھے گزارشات کرنی تھیں اور آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے موقع عنایت فرمایا۔

جناب چیئرمین : بہت بہت شکریہ۔ بریگیڈئر حیات صاحب۔ جی جناب راجہ نادر پرویز صاحب۔

راجہ نادر پرویز : جناب چیئرمین صاحب اگر آپ مجھے اجازت دیں تو جو پوائنٹ آف آرڈر عباس شاہ صاحب نے raise کیا تھا اس کا جواب دے سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین : ہاں۔

Raja Nadir Pervaiz : Sir, have collected some information about that, Sir. There were two Gird Stations in Abbottabad. Sir, one in 132 K.V. Grid station and another one is 66 K.G. Grid Station. 132 K.V. Grid Station's Switch Gear and Transformer Sir, they were damage. کل واپڈا کو پتہ لگا انہوں نے اپنی انکوائری ٹیم کو فوراً ایبٹ آباد بھیج دیا۔ جو ہمارے لوگ وہاں پر کام کر رہے ہیں انہوں نے رات کو ہی They reactivated the 66 Gird Station. In phases they started work on the same lines. اور انہوں نے phases میں وہ کام شروع کر دیا۔ And we assure you, Sir by today by 7.00 P.M. the entire electricity to Abbottabad will be restored. And this has been done on war footing Sir, because we have a lot of connection to Chairman WAPDA by the Chairman Senate with Abbottabad Sir. And damage done to that area I assure you Sir, will be brought to the notice of the Senate but this news was exposed too much in the

That is totally wrong. Thank you very گا کہ ایک مہینہ لگے newspaper. much.

جناب چیئرمین : Thank you very much. Very Grateful to you. جی.

جناب بریگیڈئر حیات صاحب۔

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) محمد حیات : جناب چیئرمین میں اپنے خیالات کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں ایک کراچی کے حالات اور دوسرے سندھ کے حالات۔ کراچی میں جو کچھ ہوا ہے یا ہو تا رہا ہے پچھلے چند سالوں میں ۱۹۸۵، ۱۹۸۶ سے لیکر اب تک اس کو اپنے press نے کافی expose کیا ہے میں press کو مبارک باد دیتا ہوں انہوں نے بہت اچھی خبریں شائع کی ہیں اور صحیح خبریں شائع کی ہیں ایم کیو ایم کے بابت، سندھ کے حالات کے بابت اور فوج کی بابت۔ یہ فوجی اپریشن بہت لیٹ ہوا ہے اس کو دو سال پہلے ہونا چاہئے تھا۔ پیپلز پارٹی کے وقت ہو جانا چاہیئے تھا لیکن شاید وہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ حالات ۸۳ء میں خراب ہوئے جب ایم آرڈی کی movement تھی۔ نہ ایم آرڈی کی movement کو کرش کیا گیا اور نہ ہی ان کو سیٹل کیا گیا۔ نہ ان کے مطالبات سنے گئے تو جو ٹربل تھی وہ پھیلتی پھیلتی پھیل گئی۔ اندرون سندھ اور اس کے بعد کراچی میں۔ کراچی کے حالات خراب کرنے کی تمام تر ذمہ داری ایم کیو ایم پر ہے کسی اور پر نہیں ہے اور اس کے بعد پانچ حکومتوں پر ہے جو ۸۵ء کے بعد آئی ہیں کہ انہوں نے اس کا کوئی ازالہ نہ کیا۔ جو وہاں ہو تا رہا ہے جو اخبار میں آیا ہے اگر وہ سچ ہے تو یہ تو دنیا کی بدترین مافیا جو اٹلی میں رہتی ہے وہ بھی نہیں کر سکتی۔ جو یہ اذیتیں دیتے رہے ہیں اور لوگوں کو جو مارا ہے اگر واقعی سچ ہے تو ان کو بھی اسی طرح قتل کے مقدمہ میں ڈال کر پھانسی لگایا جائے۔ اگر آپ ایک ملک کے وزیر اعظم کو پھانسی لگا سکتے ہیں کہ اس نے کسی کو کہا تھا کہ فلاں کو قتل کردو تو آپ ان لوگوں کو کیوں نہیں پھانسی لگا سکتے جنہوں نے اپنے آدمیوں، اپنے بچوں کو قتل کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو اخباری بیانات آ رہے ہیں وہ صحیح ہیں۔ اور میں ان کو support کرتا ہوں۔ یہاں ایک "دی مسلم" نیوز پیپر

ہے جو کہ نہایت لیڈنگ نیوز پیپر ہے۔ خاص کر نادرن پاکستان کا اور ہمیشہ سچی بات لکھتا ہے۔ آپ کی اجازت سے میں اس کا صرف ایک پیراپڑھتا ہوں۔

"The tales being told by the people of the Lines Area and other districts of Karachi, under the influence of the MQM mafia about the way people were tortured, are nauseating. Dissidents were hung upside down, beaten with rods and had their bodies subjected to the horrors that drilling machines can inflict. And they or their heirs could not object for fear that they would have to face more of the same. It is only now that the 'law enforcing agencies' have clamped down on the affected areas and 'uncovered' the torture cells that erstwhile victims or the heirs of those who were sadistically tortured to death or hanged, have come out with the gruesome details of their ordeals."

This is the brief of the entire sotry جو مسلم نے اپنے اخبارات میں شائع کیا۔ اب یہ بات تو گزر چکی ہے اور یہ حکومت کے ساتھی ہیں انہوں نے ایک ادارہ بنایا ہے جس کا نام ہے خدمت خلق۔ وہ extortion کے لئے ہے۔ اور اس سے پھر یہ ہتھیار خریدتے رہے ہیں۔ مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہاں اسلام آباد میں بھی یہی خدمت خلق شروع کیا ہے۔ اور اس میں جو ان کے ورکس منسٹر ہیں وہ صرف ان لوگوں کو آرڈر دیتے ہیں جو خدمت خلق میں شامل ہوں۔ اور ان سے چندہ لے کر یہاں بھی مافیا آرگنائزیشن بنائی جائے۔ جس کا ہم سدباب کر سکتے ہیں۔ لیکن میں یہ مثال دے رہا ہوں کہ ایک وزیر ہماری حکومت میں ہے جو وہاں بھی مافیا کا انچارج ہے اور یہاں مافیا بنانا چاہتا ہے۔ یہ حکومت کو پتہ ہونا چاہئیے۔ مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ اس گورنمنٹ میں یا اس سے پہلے ضیاء صاحب نے کوئی دس انٹیلی جنس ایجنسیاں بنائیں۔ اور سارے ملک میں انٹیلی جنس کو پھیلا دیا۔ اور صرف اس لئے کہ ان کی اپنی کرسی مضبوط رہے۔ وہی ایجنسیاں چل رہی ہیں اور اس کا کام تسلی بخش نہیں ہے۔ کیوں نہیں انہوں نے دو سال پہلے یہ سیل تلاش کئے۔ کیوں نہیں انہوں نے مجرموں کو دو یا تین سال پہلے پکڑا۔ تو یہ پرائم منسٹر صاحب کو پتہ کرنا چاہئیے کہ یہ ایجنسیاں کام کر رہی ہیں یا نہیں کر رہی ہیں۔ اب میں یہ کبھی نہیں کہوں گا کہ کوئی سیاسی تحریک دبائی

جائے۔ سیاسی تحریکیں چلائی جائیں اور لوگوں کو اس کی آزادانہ اجازت ہو لیکن جو criminal ہیں یا جنہوں نے قصور کیا ہے وہ سزا سے نہیں بچنے چاہئیں خواہ وہ کراچی میں ہو، حیدر آباد میں ہو یا سندھ کے انٹیئریر میں ہو۔ اور یہ آپریشن جاری رہنے چاہئیں جب تک کہ جرائم کی پوری بیخ کنی نہیں ہو جاتی۔ اب کورٹس کا یہ کام ہے لیکن کئی کہتے ہیں کہ ملٹری کورٹس ہونی چاہئیں اور کئی کہتے ہیں کہ نہیں ہونے چاہئیں۔ میرے خیال میں ۱۴۷ آرٹیکل میں کچھ بھی نہیں لکھا ہوا اس سے فوج کو کوئی گائیڈ لائن نہیں ملتی۔ خالی کہہ دیا ہے کہ آپریشن کرو۔ اب فوج کی صوابدید پر ہے۔ اس میں غلطی بھی ہو سکتی ہے اور ان کے ایکشن کو کورٹس میں چیلنج بھی کیا جا سکتا ہے۔ میرے خیال میں ۲۴۵ آرٹیکل بہتر تھا اگر یہ لگایا جاتا۔ اور پھر آرٹیکل ۲۵۴ کے بعد حکومت کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ وہاں موجودہ منتخب حکومت کو suspend کیا جائے، معطل کیا جائے، ڈسمس کیا جائے، یا رکھا جائے یا ایک گورنر بنایا جائے جو کہ صوبے کو چلائے۔ اگر آپریشن ٹھیک چلنا ہے تو صرف آرٹیکل ۱۴۷ یا جو حالات ہیں ان کو تبدیل کرنا پڑے گا۔ تا کہ لاء اینڈ آرڈر کو فوج جلدی ٹھیک کر سکے۔

اب میں سندھ کے اندرونی حالات کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔ یہ حالات بھی ۸۳ء میں خراب ہونے شروع ہو گئے۔ اور سندھیوں میں احساس محرومی کچھ تھا اور کچھ ہے اور کچھ سیاستدانوں نے اپنے مفاد کے لئے پیدا کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اب وہ اتنا بڑھ گیا ہے کہ فوج کو بلانا بڑا۔ یہاں فصیح اقبال صاحب کی ایک بڑی sweeping statement تھی۔ اس کے لئے میں بولنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جی سندھ پر فوجیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اس کی صحیح کہانی یہ ہے کہ ۱۹۵۵ء میں کوٹری بیراج بنا۔ اس کے تحت ۶۷ لاکھ ایکڑ زمین آباد ہونی تھی۔ اس اٹھارہ لاکھ میں گورنر غلام محمد نے کہا کہ آرمی نیوی ائیر فورس کو دی جائے لیکن وہ خریدیں اور اپنے پیسے سے ڈویلپ کریں۔ کسی پنجابی یا پٹھان نے کوئی مفت زمین نہیں لی ہے۔ قیمتاً خریدی ہے اور اس وقت قیمت بالکل کم تھی کسی کو ساڑھے تین سو ایکڑ سے کم نہیں ملی ہے۔ ڈھائی سو، ایکڑ لوکل ریٹ تھا۔ یہ کہنا کہ انہوں نے

قبضہ کر لیا ہے۔ ستائیس میں سے دو لاکھ ایکڑ زمین خریدی ہے یہ بالکل نامناسب بات ہے۔ اور اب بھی اگر سندھ گورنمنٹ ان کو نکالنا چاہتی ہے تو بڑی خوشی سے، سندھ گورنمنٹ ان کی قیمت دے دے وہ گھر آ جائیں گے۔ لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سندھ میں مہاجر رہتے ہیں پنجابی بھی رہتے ہیں اور پٹھان بھی رہتے ہیں۔ بلوچ بھی رہتے ہیں۔ اس سب کو سندھ میں assimilate ہونا چاہیئے۔ سندھی بولنی چاہیئے سندھی کلچر اپنانا چاہیئے۔ جو نہیں کر سکتا اسے اپنے صوبے کو واپس چلا جانا چاہیئے۔ سندھ سندھیوں کا رہنا چاہیئے اور امید ہے کہ وہ خود بھی یہی چاہتے ہوں گے کہ جو ان کے ساتھ رہے ہیں وہ ان کے ساتھ گڑ بڑ کریں گے اور جو نہ رہنا چاہے وہ بیشک الگ ہو جائے۔ اس کے لئے میں گزارش کروں گا کہ سندھ کا انٹیرئر اپریشن بھی صحیح ہونا چاہیئے تاکہ بیگناہ نہ پکڑے جائیں اور گناہ گاروں کو سزا دی جائے۔ سزا کا ابھی تک کوئی طریقہ کار سامنے نہیں آیا کہ ملٹری کورٹس ہو گی سول کورٹس ہونگی۔ عام کورٹ میں کیس جائیں گے اور اس کے بعد ہائی اور سپریم کورٹ میں اپیل کرنیکا تو ہر ایک کو حق ہے۔

ایک اور بات میں حکومت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم سنتے ہیں کہ را کے بہت سے آدمی آئے۔ لیکن آج تک کسی نو دس اینٹیلی جینس نے را کا ثبوت نہیں پیش کیا۔ ضرور ہوں گے۔ لیکن وہ اس قابل نہیں ہیں کہ وہ ثابت کر سکیں۔ پھر الذوالفقار کا نام بھی سنتے ہیں۔ وہ بھی تنظیم بنی تھی اور تنظیم موجود ہے وہ ملک سے باہر شاید اندر بھی کوئی ہو وہ بھی نیوی والے کہتے ہیں کہ ہم نے پکڑے ہیں لیکن ابھی تک کوئی ثبوت نہیں ہے کہ واقعی وہ الذوالفقار کے تھے یا ویسے انڈیا کی سیر کرنے جا رہے تھے۔ یہ بھی اینٹیلی جینس کی کمزوری ہے۔ اور حکومت کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اب دو باتیں میں ہٹ کر کہوں گا جن کا اس سے تعلق نہیں ہے لیکن چونکہ یہاں بحث میں آ گئی ہیں اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ انہیں آپ کے گوش گزار کروں۔ قاضی حسین احمد صاحب نے کہا تھا کہ مسلم لیگ ہمارے ووٹوں کی مدد سے آئی ہے۔ بڑا marginal فرق تھا ہم نہ لیتے تو شاید نہ آتی۔ ٹھیک

ہے انہوں نے درست کہا ہوگا۔ میرے اپنے علاقے میں کل سات لاکھ کی آبادی ہے جس میں سے صرف سات جماعت اسلامی کے ہیں۔ اور چھ سیٹوں سے جن کا تعلق ہے وہ سب مسلم لیگی ہیں۔ کسی نے آئی جے آئی کا نام نہیں لیا ہے۔ کسی نے جماعت اسلامی کا نام نہیں لیا ہے۔ مسلم لیگ یا اپنا نام لیا ہے۔ اور وہ ۸۸ء میں بھی جیتے ۹۰ء میں بھی جیتے آئندہ بھی جیتیں گے۔ اس لئے میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں۔ جماعت اسلامی بڑی عظیم جماعت ہے میں ان کی قدر کرتا ہوں۔ اور اگر الیکشن لڑیں تو اس میں واضح ہو جائے گا کہ کتنی سپورٹ ان کی ہے اور کتنی مسلم لیگ کی ہے۔ دوسرے یہاں controvessy چل رہی تھی۔ یہاں عرصے سے ذکر نہیں ہوا لیکن باہر بہت زیادہ شور ہو گیا کالا باغ ڈیم کا۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ مجھے سب سے زیادہ نقصان ہے اگر کالا باغ ڈیم نہیں بننا ہے چاروں صوبے اس پر متفق نہیں ہوتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن یہ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ کالا باغ ڈیم نہیں بنے گا تو ہم بھاشا ڈیم کبھی نہیں بننے دیں گے۔ ہم سبسڈی پر بھی غور کریں گے کہ خالی پانی کا تالاب کھڑا کر کے چھ سو کروڑ حکومت سے لے لینا۔ اور اس چھ سو کروڑ میں ۶۵ فیصد پیسہ فیڈرل گورنمنٹ کا پنجاب contribute کرتا ہے۔ تو یہاں بھی قرضہ دیتے ہیں تو سو میں سے پینسٹھ روپے پنجاب کے ہوتے ہیں۔ تو ہم سبسڈی پر بھی غور کریں گے اور پھر ہم یہ بھی کہیں گے کہ اگر آپ یہ سبسڈی دیتے ہی ہیں تو پھر پنجاب ۸۰ فیصدی گندم پیدا کرتا ہے اس کو سبسڈی دیں ۸۰ فیصدی کپاس پیدا کرتا ہے اس کی سبسڈی دیں ۸۰ فیصدی باسمتی پیدا کرتا ہے پھر اس کی بھی سبسڈی دیں یہ اہم معاملہ ہے تصفیہ کے لئے چاروں وزراءاعلیٰ کو بیٹھ کر اس کا فیصلہ کرنا چاہیئے کیونکہ ملک کو آگے بڑھنا چاہیئے ترقی کرنی چاہیئے نہ کہ پیچھے جانا چاہیئے۔ بجلی کی سخت ضرورت ہے اور اب جتنی بجلی موجود ہے اس سے دوگنی کی ضرورت ہے لیکن جب تک فیصلہ نہیں ہوگا یہ کام آگے نہیں چلے گا۔ میں حکومت سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس کا بیٹھ کر جلدی فیصلہ کریں لیکن میں پھر اس کو repeat کرتا ہوں کہ اگر کالا باغ ڈیم نہیں بنے گا تو کوئی ڈیم بھی نہیں بنے گا۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی، جناب خلیل الرحمان صاحب۔

جناب خلیل الرحمان : جناب چیئرمین صاحب اس وقت کراچی میں ایک بڑا اہم انسانی ڈرامہ کھیلا جارہا ہے یعنی human drama، کمال یہ ہے کہ اس ڈرامے کے جتنے بھی کردار ہیں انہوں نے نقاب پہنے ہوئے ہیں۔ ایسے نقاب جو کہ کسی زمانے میں سکریٹ بالز میں شاید اب بھی پہنے جاتے ہوں ان پر شکلیں بنی ہوتی تھیں کہیں لومڑ کی کہیں شیر کی کہیں فاختہ کی، یا کہیں الو کی یعنی چہرے پر چہرہ۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ چھپے رہیں نہ صرف وہ چھپے رہیں بلکہ وہ جذبات اور اثرات جو ان کے چہرے پر رونما ہونے والے ہیں وہ بھی چھپائے جاسکیں۔ جناب اس وقت کراچی میں کھیل کھیلا جارہا ہے اس کو کراچی کی تاریخ کا ایک اور باب کہنا چاہیئے اور یہ کھیل علیحدگی میں یعنی isolation میں نہیں دیکھا جاسکتا اور نہ ہی یہ عقلمندی ہے کیونکہ اس کے تاثرات نہ صرف کراچی یا سندھ بلکہ پورے پاکستان پر پڑیں گے اور یہ کہنا ممکن نہیں ہے بلکہ مشکل ہے کہ اس کے کس قسم کے اثرات ہوں گے اور کس حد تک ہوں گے یہ صرف زمانہ بتاسکے گا۔

دوسری بات جناب یہ ہے کہ اس وقت جو نقشہ یعنی seenario سامنے آتا ہے اس میں بڑے سائے ہیں بڑے shades ہیں وہ اتنے زیادہ ہیں کہ یہ پتہ نہیں چلتا کہ حالات کون سی کروٹ لیے گے، کس رخ بدلیں گے، کون سا نیا راز افشا ہوگا اور کون سی پر اسرار نئی دریافت سامنے آئے گی۔ یہ مشکل ہے اس وقت کوئی نہیں کہہ سکتا۔ آج کل جناب آپ جو اخبار بھی اٹھائیں اس میں لکھا ہے کہ ایم کیو ایم کے گڑھ، ایم کیو ایم کی اذیت رسانی کے cells، ایم کیو ایم نے یہ کردیا، لوہے کے دروازے، کراچی آزاد ہوگیا، تو جناب یہ ایم کیو ایم چیز کیا ہے یہ پارٹی ہے، organization ہے، خفیہ طاقت ہے یا ایک anarchy کا سر چشمہ ہے۔ جناب ان حالات میں حکومت سطوت کدون میں بھی ایک قسم کا بحران پیدا کردیا ہے جہاں تک میری ذاتی رائے کا تعلق ہے میرے لئے ایم کیو ایم ایک معمہ رہی ہے یعنی it is like an enigma نہ صرف یہ بلکہ ہم میں سے اکثر لوگ نہ اسے جانتے ہیں اور نہ ہی

اسے properly سمجھتے ہیں اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ اس سے دوری ہے lack of communication ہے یا یہ جماعت یا یہ organization یا یہ movement صرف ایک اپنی ہی وکالت کرتی ہے۔ قومی سطح پر اس کے اثرات کچھ کم دکھائی دیتے ہیں جناب ہر پارٹی اور ہر ادارے کو جینے رہنے اور پروان چڑھنے کا حق حاصل ہے بشر طیکہ اس میں دہشت گردی نہ ہو۔ ابھی Chief of Army Staff کی یہ statement کہ اگرچہ مسلم لیگیں ساتھ رہ سکتی ہیں تو ایم کیو ایم کیوں ان کے ساتھ نہیں رہ سکتی this a fact یہ اس چیز کی یاددھانی ہے بلکہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ایم کیو ایم ایک political party ہے اور وہ بنیادی طور پر دہشت گرد نہیں ہے اور اگر اس میں کچھ عناصر ایسے ہیں تو ان سے نمٹا جا سکتا ہے۔

جناب اس میں کوئی شک نہیں کہ سندھ کی صورتحال نہ صرف سندھ کے لئے بلکہ پورے پاکستان کیلئے مخدوش ہے لیکن اس بات کی کوئی وجہ یا دلیل نہیں کہ سارا ملک جنگل کے قانون کی گرفت میں رہے۔ جناب حقوق انسانی کی تلفی اس حد تک ہونا کہ کوئی شریف انسان کیا ایک ordinary شہری اپنے گھر سے باہر نہیں نکل سکتا اور وہ بھی ایک جمہوری حکومت کے تحت، میرا خیال ہے یہ بڑے شرم کا مقام ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے لٹیروں، ڈاکوؤں، دہشت گردوں کی حکومت ہے یا ان کو حکومت کی حفاظت دی گئی ہے اور وہ دن دیہاڑے اپنی من مانی کارروئیاں کر سکتے ہیں اور میں یہ ضرور کہوں گا کہ ایسی حکومت کا کوئی جواز نہیں ہے جو ایک عام شہری کی زندگی کی حفاظت نہیں کر سکتی۔ ملک میں لوٹ گھسوٹ اور دہشت گردی کا سماں ہے۔ میں قانون نافذ کرنے والی اور ان کی حفاظت کرنے والی ایجنسیوں یا اداروں کو بھی مجرم گردانتا ہوں کیوں کہ اگر ان کو اس چیز کا پتہ نہیں تھا تو وہ اپنا کام نہیں کر رہے تھے اور اگر انہیں پتہ تھا اور انہوں نے کچھ کیا نہیں ہے تو جناب وہ بڑے مجرم ہیں تو جناب اس صورتحال سے نمٹنے کے لئے موجودہ حکومت نے فوج کو بلایا یا انہیں شامل کرایا تو کیا یہ صورتحال پہلے نہ تھی اور اگر تھی تو کیا لائحہ عمل لایا گیا۔

اب جناب اس فوجی عمل کے بارے میں چند باتیں فوجی آئین کے باب نمبر دو جو کہ ایک چھوٹا سا باب ہے تین دفعہ ہیں ۲۴۳، ۲۴۴ اور ۲۴۵۔ دفعہ ۲۴۳ میں لکھا ہے کہ تمام افواج وفاقی حکومت کی زیر نگرانی ہوں گے اور صدر صاحب ان کے supreme commander ہیں دفعہ ۲۴۴ جو ہے ان کی oath taking ceremony اس کے ساتھ تعلق رکھی ہے اور دفعہ ۲۴۵ افواج کے افراد کی نشاندہی کرتی ہے اس دفعہ کی چار شقیں ہیں اور چوتھی شق جو ہے وہ ان سول اداروں اور طاقتوں کی مدد کے لئے یعنی ایک سول پاور کے متعلق ہے۔ اس میں جب تک یہ فوجیں یہ کام سرانجام دیتی رہتی ہیں ہائی کورٹ کا دائرہ اختیار معطل رہتا ہے اور اب جناب دفعہ ۱۴۷ کی رو سے فوج کو اس عمل کے لئے میدان میں لایا گیا ہے جس کا میرے خیال میں درحقیقت فوج کے اختیارات سے کوئی بلاواسطہ یعنی ڈائریکٹ تعلق نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی ڈائریکٹ اختیار دیا گیا ہے۔ جناب والا حکومت کی خلوص نیت پر کسی کو شک نہیں ہے اگر کسی کو ہے تو وہ بلاجواز ہے کیوں کہ یہ اپریشن جو ہے معاشرے کے ان افراد کے خلاف ہے جنہوں نے دوسروں کی زندگی حرام کر رکھی ہے اور نہ ہمیں افواج کے خلوص اور ان کی صلاحیت پر شک ہے لیکن کیا یہ ممکن نہیں کہ اس اپریشن کا بھی وہی حشر ہو جو پہلے اپریشنوں کا ہو چکا ہے کیونکہ سندھ میں کئی دفعہ فوج بلائی جا چکی ہے اور جب بھی وہ آتی تھی تو حالات درست ہو جاتے تھے لیکن جب وہ چلی جاتی تھی تو جناب حالات اس سے زیادہ ابتر ہو جاتے تھے تو ایک سوال بھی یہاں اٹھتا ہے کہ کیا فوج ہی ہمارے دکھوں اور ابتری کا مداوا ہے لیکن جناب قرائن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شاید یہ اپریشن دوسرے اپریشنوں سے مختلف ہو کیونکہ یہ دہشت گردوں لٹیروں اور ڈاکوؤں اور ملک دشمن عناصر کی سرکوبی کے لئے بڑھایا گیا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ یہ ذرا دیر سے ہوا ہے کیا گزشتہ حکومتوں میں یہ کام نہیں ہوتے تھے تو جناب کیا کیا گیا، کیا یہ سیاسی چال تھی یا political survival کے لئے ایسا نہیں کیا گیا یا اس کی کوئی اور وجوہات تھیں۔

جناب جب یہ اپریشن شروع کیا گیا تو میری ناچیز رائے میں اس کے تمام پہلوؤں پر غور نہیں کیا گیا اس کے تمام آئینی، سماجی، نفسیاتی، مذہبی، معاشی اور انتظامی پہلوؤں کا بغور مطالعہ بھی نہیں کیا گیا اور سب سے پہلے تو اس کی اتنی تشہیر ہوئی ہے کہ جناب کوئی بہت ہی بڑا بیو قوف ڈاکو ہو گا یا ملک دشمن عنصر ہو گا جو اب تک انتظار کر رہا ہو کہ آؤ مجھے پکڑو اور دوسری بات موسم کی ہے جناب یہ بڑے غلط موسم پر شروع ہوا ہے بڑی سخت گرمی ہے دریائے سندھ میں اس وقت طغیانی ہے اور وہ جو ڈاکوؤں کی کمین گاہیں تھیں وہ تمام زیر آب ہیں اور وہ اس زمانے میں اس وقت وہ وہاں سے چلے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ دیکھیں تو اس موسم میں وہاں شرح جرم تقریباً کافی کم ہوا کرتی تھی۔ اس کے علاوہ جناب سپیشل ڈاکو جو جنگلوں میں نہیں رہتے بلکہ بنگلوں میں رہتے ہیں ان کو کون باہر نکالے گا کسی میں اتنا دم ہے ان کو کہے اور ان کو جا کر باہر نکالے۔ جناب اگر ہم نے صدق دل سے کام کرنا ہے اور ہم نے فوج کو اس کام کے لئے استعمال کرنا ہی ہے تو وہ دفعہ ۲۴۵ کے تحت ہی ہو سکتا ہے جو اس وقت کی ضروریات کے مطابق ہے۔ دنیا میں ہر ملک فوج استعمال کرتا ہے اور اڑوس پڑوس میں دیکھ لیں کشمیر، پنجاب، ناگالینڈ، تامل ناڈو وغیرہ میں صوبے کی سطح پر فوج استعمال کی گئی ہے اور اس میں کوئی عار کی بات نہیں ہے کیونکہ اگر یہ اپریشن ایسے ہی چلا اور کام بھی نہ بنا تو ایک تو فوج کا نام بدنام ہو گا اور جو عوام ہیں اور فوج کو ایسی مصیبتوں میں مسیحا سمجھتے ہیں ان کے اعتماد کو بھی ٹھیس پہنچے گی اور وہ بھی بددل ہو جائیں گے اس کے علاوہ اس اپریشن کے دائرے کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ وہ حضرات اور وہ عناصر جو کہ اس اثنا میں بھاگ کر دوسرے صوبوں میں چلے گئے ہیں یا دوسری جگہوں میں چلے گئے ہیں ان کی بھی سرکوبی کرنی ہے۔ جناب یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ سندھ چھوڑیں پاکستان کی ساری پارٹیوں کے پاس مسلح افراد بھی ہیں اور اسلحہ بھی ہے اور یہ بات سامنے آگئی تھی جب حکومت نے ایک ناجائز اسلحہ اکٹھا کرنے کی مہم چلائی تھی اور وہ بری طرح سے ناکام ہو گئی اور اسے واپس لے لیا گیا۔ یہ آئین کی دفعہ ۲۵۶ کے بالکل منافی ہے اور یہ بڑے افسوس کا

مقام ہے میرے خیال میں موجودہ حالات میں حکومت کو اپنے اقتدار کے چلے جانے کا خطرہ بھی مول لینا ہوگا اور انہیں یہ مصلحت آمیزیاں ختم کرنی ہوں گی تو تب موجودہ صورت میں یہ آپریشن کامیاب ہو سکتا ہے ورنہ فوج کو ۲۴۵ کے تحت پورے اختیارات دینے ہوں گے۔

اس کے ساتھ ساتھ سیاسی جماعتوں کو بھی ایک دوسرے کی مدد کرنی ہوگی میرے خیال میں تو bi-partisan issue سب حکومتیں یہی چاہتی ہیں کہ دنگا فساد نہ ہو دہشت نہ ہو تو اپوزیشن کو بھی اس میں involve کرنا تھا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ صدر صاحب بھی عفوو درگزر سے کام لیکر سب لیڈروں کو اکٹھا کر کے ایک یکجہتی کی مہم چلائیں اور اس ناسور کو، جو ہمارے معاشرے کو آ کر لگ گیا ہے، اس کو اکھاڑ کر باہر پھینک دیں اس کے ساتھ ساتھ معاشی اور اقتصادی پہلوؤں پر بھی غور کرنا ہوگا جو تمام تقریروں میں کہا گیا ہے جو احساس محرومی سندھیوں اور چھوٹے صوبوں کے دلوں میں بس گیا ہے اس کی بھی دوا ہو سکے۔ آخر جناب اس ملک نے اور اس قوم نے مارشل لاء کے بڑے مزے چکھ لیے ہیں اور یہ ہمارا یقین محکم ہے کہ یہ طریقہ کسی بھی مہذب قوم کے لئے کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ ہمارے دلوں میں فوج کیلئے بڑی جگہ ہے بڑی قدر ہے بڑی عزت ہے لیکن قوم کا کوئی بھی شخص میرے خیال میں یہ نہیں چاہے گا کہ فوج اس بہانے حکومت کی باگ ڈور سنبھال لے اور آخر میں جناب میں پھر یہ کہوں گا یہ تمام پارٹیاں اپنے مسائل اپنے تقاضے بھول کر ایک سیاسی پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو جائیں اور ایک dialogue اختیار کریں جس میں صدر مملکت کو بھی شامل ہونا چاہئیے تاکہ ہماری مصیبتوں کا مداوا ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : جام کرارالدین صاحب۔ طارق چوہدری صاحب آپ آج تقریر نہیں کرنا چاہتے۔

جناب محمد طارق چوہدری : نہیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جام کرارالدین صاحب۔

Jam Karraruddin : Mr. Chairman I am thankful to you that you have given me time to express my views on the cleanup operation in Sind. Sir, I am deeply shocked and pained that once upon a time my province of Sind was a heaven of peace, love and brotherhood but today the heart of Pakistan, the Sindh is being operated upon by the army action. Sind has a unique privilege and position to be called as Bab-ul-Islam. Sind is soil of Shah Abdul Latif Bhattai (Rehmatullah Aleh). Sind is the soil of suchal surmust Qalander Lal Shahbaz. These saints and philesophers and waliullah preached the leassons of peace love and brotherhood, not only to the inhabitants of Sind but to the entire humanity and mankind all over the world. Now, that the heart of Pakistan which also has a unique position to have given birth to the Father of Pakistan Muhammad Ali Jinnah. In this province, the Legislative Assembly of sind was the first Legislative Assemly of subcontinent which has passed the resolution in favour of Pakistan. Now this heart of Palistan is being operated upon today on which we all the Senators of Parliament are discussing as to how this operation should go on successful. This is a very important point, Sir, which I would like to highlight if toworrow this operation fails, then failure of the operation would entail serious repurcussions of far reaching consequences, not only in our own province but through out the country. Therefore, we have to see at this present stage of the operation. This operation should go with full hand, free and play even handedly and as well as all handedly because tomorrow the army people should not have any excuse to say that we were not given full powers to control the situation in Sind. Therefore, I am of the opinion that 147 Article of the Constitution is not sufficient to bring the law and order situation in Sind under proper control. But I would like to say that the army should be given more powers under article 245 of the Constituion, so that the army may be fully armed with all the constitutional powers to deal with the volatile situation in my Province of Sind. Sir, yesterday, I have read in the newspaper also that, with your kind permission, I would like to read a few lines before you.

> "The Chief of Army Staff General Asif Nawaz met with Prime Minister Nawaz Sharif, discussed developments in the Sind operation in an hour long meeting at the Prime Minister House here on Tuesday. A highly placed source said that General asif Nawaz expressed dismay over the attitude of the civil administration for protecting the culprits involved in heinous crimes in Sind."

This is correct sir because today the command and control of the operation lines with the command of the military people and the superision of that operation lies with the Chief Minister of Sind. These two things cannot go together, therefore, I am of this opinion that there should be a Governor's rule in the Sind for about six months. Army should be given a free hand to bring the law and order situation and that after six months there should be a general election so that tomorrow the army should not have an excuse whatsoever.

Now Sir we have got full confidence and implicit faith in the army which is our national army. I know and I expect from the army that it will not go beyond Constitution whatever the target, whatever the task that has been assigned by this Government to them. After the fulfilment of that task they will quietly and solwly seperate to their barracks and I also expect from my army people that they will preserve sanctity of the Constitution and the oath that they have taken under that very Constitution. They will not take any extra Constitutional step except that the fulfilment of the gigantic task which is the restoration of peace and the law in our province of Sind.

Sir, we Sindhis have suffered a lot. We witness whatever in our province today is a total outcome of the longest martial law and dictator, rule. We believe in democracy and democratic dispensation, we believe that democratic form of government is the only suitable form of Government for the indigenous people of Pakistan and the salvation of our people of Pakistan lies in the democratic form of Government. Therefore, I feel that our Generals will also realize this thing. They have also witnessed the previous martial law and therefore I hope that Article 245 of the Constitution should be given to them so that they should be able to bring the law and order situation under their control.

Sir we have suffered a lot and we are suffering from deep crisis of depriviation and frustration. When I was coming over here Sir, the MA and BA Degree holders, having their degrees in their hands are running from pillar to the post for jobs. Here we are talking about the merit. Mr.Chairman Sir, the merit, so far the yardstick of the merit is concerned it will not cure sense of deprivation that we people have got. Who will decide the merit, the Government will decide about the merit and the candidate, the boards will decide, the commission will decide. We people have lost all confidence from all these Executive Organizations. Therefore, all the seats, which should be filled are lying vacant......

(At this moment Mr. Hasan A. Sheikh occupied the chair)....

All the seats which are lying vacant in all the departments controlled by the Federal Government should be given to the minorit Provinces Frontier, Balochistan and Sind through Parliamentarians. They yardstick of the merit will not solve the problem of unemployment but the jobs will be distributed through parliamentarian of all the Federal Government Agencies and departments. Sir, before this operation cleanup, though, it is a belated operation which should have been lodged a long long ago but I hope that the situation will come under control very soon before the operation. I may depict a picture of lawlessness in my province of Sind. The Province of Sind is the only richest province in the whole world which was ruled, on one hand by the elected representatives of the people and on the other hand by the unelected gangs of dacoits. There are parallel Governments in Sind nobody is safe and secure in sind even mosques are not spared by the dacoits. Nobody used to go there to offer prayers. People who have been taken away from mosque were offering their prayers. No day has left without a henious offence of kidnapping, murder or dacoitity from 1985 uptil now Sir.

Mr. Chairman Sir, billions of rupees have been paid as a ransom money by the poor people and the middle class people to the dacoits and the outlaws for the release of their kith and kin. I am tell you Sir that the Government was fully awared the sancturies, but the Government is not taking any notice of that, where Chinese and Japanese were kidnapped. Government started negotiations with the culprits and dacoits and crores of rupees were paid to them by the Government for the release of Japanese and Chinese people and in that role I have learnt that major part from that ransom money was paid by the Government functionaries. This is now the state of affairs which is continuing from 1985 uptill now but Governments were not sincere. There was no commitment there was no will at all, there was no sincerity of purpose to deal with these dacoits. We in the villages are passing sleepless nights. Two persons of each house stand on the top of their roofs for the whole night to protect his life. No harris are prepared ready during night time to go to their standing crops.

Sir, Railway trains were not safe, they were also attacked by the rocket launchers, hand grenades, sharp weapons. their passengers were robbed and looted and then thousands of thousands passengers were taken away by the gangs of dacoits. National Highways were not safe, not only the individuals but the wagons and the buses were kidnapped. This was chaotic condition. No Government, Federal as well as the Provincial, took notice of it. Ultimately now military has been called upon to control the situation of law and order in Sind but through 245 Article power must be given to the army

so that our Province should get out of this problem. Sir besides, that after the martial law completes his task, achieves the objective, then there should be a round table conference of all the political leaders because there are political factors, social and economic in balances which are also to be removed from the Province of Sind. So all the parties, political parties should come and join their heads together around round negoticable table to discuss the various problems of Sind and Pakistan as a whole so that there should remain no problem further to be tackled with and the Government to give the package deal to the people of Sind particularly because people of Sind have suffered a lot.

آخر میں، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا آپ کے توسط سے اپنے فوجی بھائیوں سے جیسے شاہ صاحب نے فرمایا اور اپنی تقریر میں اشارہ کیا کہ فوج چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنی ٹانگ اڑاتی ہے جو کہ ان کو نہیں اڑانا چاہئیے۔ کیونکہ واپڈا والوں نے بھی ان کو کہا ہے کہ فلاں فلاں سے ہمارے معاملات ہیں، آپ چلیں اور یہ نبٹائیں۔ وہ وہاں جاتی ہے اور لوگوں سے غیر متعلقہ چیزوں کے بارے میں پوچھتے ہیں یہاں تک پوچھتے ہیں کہ یہ ٹی وی آپ کہاں سے لائے ہیں، اس کا لائسنس آپ کے پاس ہے یا نہیں ہے۔ اگر اس کے پاس لائسنس نہیں ہوتا ہے تو وہ ٹی وی بھی لے جاتے ہیں اس لئے ان معمولی باتوں میں الجھنا فوج کا کام نہیں ہے۔

The military has only to take the terrorists and the criminals to task. The criminals have no relation, no character, no political affiliation. Criminals are the criminals, he may belong to my party or Government party or MQM party or Jamiat-e-Islami PPP and Muslim League, whosoever he is if found guilty in the criminal activities, he must be taken task and set examples for others. Therefore, Sir the sense of depreviation among the Sindhis educated youth is growing in they must be given jobs otherwise there will be restlessness among our youth and with these words I take my seat. Thank you very much Sir.

Mr. Presiding Officer : (Mr. Hassan A. Shaikh) Mr. Akhunzada Behrawar Saeed Sahib.

Mr. Akhunzada Behrawar Saeed : Sir I had asked the Chairman that I may be given a chance after 29th.

Mr. Presiding Officer : Yes Professor Khurshid Sahib.

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین صاحب، یہ اجلاس کب تک چلے گا۔ کیونکہ چیئرمین صاحب نے کہا کہ یہ بحث ۲۹ تاریخ تک نہیں چلے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی،

پروفیسر خورشید احمد : یہ بحث ۲۹ تاریخ تک نہیں چلے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اچھا یہ بحث ۲۹ تاریخ تک نہیں چلے گی۔

سید عباس شاہ: جناب والا، اب بہرہ ور سعید صاحب اپنی باری surrender کر چکے ہیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میں جناب Surrender کرنے کا عادی نہیں ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آپ بولنا چاہتے ہیں تو بولیں، آپ کے لئے ۱۵ منٹ کی ٹائم لمٹ ہے اس کے اندر تقریر ختم کر کے آپ مجھ پر مہربانی کریں۔

سید احسان شاہ: جناب، اگر یہ بحث آج ہی ختم ہونی ہے تو پھر ہماری باری تو آج نہیں آسکے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی،

اخونزادہ بہرہ ور سعید : نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، جناب چیئرمین۔ دل بدست آور کہ حج اکبر است۔ از ہزاراں کعبہ بہ یک دل بہتر است۔ کسی شاعر نے یوں کہا اور میں یہ کہوں گا کہ کاش اگر مجھ سے مشورہ کیا جاتا تو میں اپنی حکومت کو یہ مشورہ دیتا کہ آپ اس میں فوج کو involve نہ کیجئیے۔ کیونکہ اب فوج کو زیر آرٹیکل ۱۴۷ بلایا گیا ہے میری دعا ہے کہ خدا فوج کو اس مشن میں، اس اپریشن میں کامیاب کرے ورنہ مجھے خطرہ ہے کہ خدانخوستہ اگر فوج اس مشن میں یا اس اپریشن میں مکمل طور پر کامیاب نہ ہوئی تو اس کے بڑے خطرناک نتائج بر آمد ہو سکتے ہیں۔ جناب والا، صدر گرامی قدر، یہ سندھ کا معاملہ بڑا پرانا ہے۔ اس پر کسی حکومت نے جو توجہ چاہیئے تھی وہ توجہ نہ دی یہ انگریزوں کے دور سے شروع ہے۔

انگریزوں کے دور کے بعد بھی کچھ آرام آیا، جب پاکستان نیا نیا بنا۔ یہ سندھ امن کا گہوارہ تھا۔ کراچی قہقہوں کا شہر تھا۔ وہاں خوشی تھی سندھی انصار تھے۔ مہاجروں کو سینے سے لگاتے تھے یہی جی ایم سید نے سندھ اسمبلی میں قرارداد پاکستان پیش کی، اس نے پہل کی سب سندھی پاکستان کے حصول جنگ میں ہراول دستے کا کام کر رہے تھے۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ چینج کیوں آیا۔ اب سندھی کو اس نگاہ سے کیوں نہیں دیکھا جاتا یا سندھ میں ایسے حالات کیوں پیدا کیئے گئے جن سے سندھی متنفر ہوگئے۔ جی ایم سید کیوں اب اس راستے سے ہٹ گئے اور جو بڑے بڑے محبّ وطن تھے جنہوں نے پاکستان کی تحریک میں کام کیا تھا وہ کیوں خاموش ہوگئے یہ کئی سوالات ہیں جناب والا! جس کا ہم نے جواب ڈھونڈنا ہے۔

کاش وہ پمفلٹ وہ چھوٹی سی رپورٹ سندھ situation کمیٹی رپورٹ جو سینٹ کی کمیٹی نے پیش کی تھی اگر کوئی حکومت اس کو پڑھنے کی زحمت کرتی، اس پر عمل کی ہمت کرتی تو نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔ مگر اس کو بھی کسی نے اس لئے نہیں پڑھا، یہ سینٹ کے سینیٹروں کی رائے کا نچوڑ ہے۔ کسی نے اس لئے نہیں پڑھا کہ اگر یہ مسئلہ حل ہو گیا تو پھر ہم کیا کریں گے جناب والا! ایسے لوگوں سے ایسے قانون نافذ کرنے والے اداروں سے کیا توقع جس میں ایک .S.H.O یا .D.S.P کی خود تین لاکھ کی price ہو، اس کو قتل کرنے پر تین لاکھ روپے قیمت، اس کو اٹھا کر یہاں .D.S.P بنایا گیا یا اسے .S.S.P بنایا گیا۔ اس سے مجھے کیا توقع ہے کہ وہ میرے اس صوبے میں آکر امن قائم کرنیکی کوشش کرے گا۔

جناب والا سندھ کا مسئلہ سیاسی ہے معاشی ہے معاشرتی ہے اس میں ٹھیک ہے فوج آ گئی، فوج کامیاب ہو جائے گی امن وامان بحال ہو جائیگا۔ فوج چلی جانے کے بعد پھر کیا ہو گا اس کا جواب ہمارے پاس نہیں ہے۔ اس ''پھر'' کا یہاں سینیٹروں نے جواب دینا ہے کیسے۔ یہ سیاسی مسئلہ ہے جناب میں اسی سے انکار نہیں کروں گا ٹھیک ہے اس وقت پاکستان مسلم لیگ کی حکومت ہے میں اس کے ساتھ ہوں لیکن یہ ایک سیاسی مسئلہ ضرور ہے اور اگر اس کا سیاسی حل اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ یہ صوبائی حکومت پیپلز پارٹی کو دی جائے تو میں یہ

کہوں گا کہ ضرور دینی چاہیئے۔ اگر اس کراچی میں، سارے سندھ میں امن آسکتا ہے صرف اس نیت سے کہ وہاں پیپلز پارٹی اکثریت میں ہے ان کو حکومت ملنی چاہیئے میں کہوں گا بلکہ میرا مطالبہ ہوگا کہ پیپلز پارٹی کو حکومت ملنی چاہیئے۔ لیکن اس سے یہاں مسئلہ حل نہیں ہوگا یہ صرف سیاسی نہیں ہے یہ معاشی بھی ہے اس معاشی مسئلے کو کیسے حل کریں گے کیا حل ہے آپ کے پاس میرے پاس دو الفاظ میں تجویز ہے اور وہ یہ کہ سندھ کی ساری زمین سندھی کو دے دو۔

(قطع کلامی)

<u>اخونزادہ بہرہ ور سعید</u> : تو جناب یہ فیصلہ پہلے آپ وہاں کر لیں یہ جو ڈیم بنائے گئے ہیں یہ سندھیوں کے ہیں وہاں یہ جو کچھ ہے وہ سندھیوں کا ہے بلوچی آگئے انہوں نے آکر قبضہ کر لیا، سندھی بن گئے، باہر سے اور لوگ آگئے انہوں نے قبضہ کر لیا سندھی بن گئے وہ سندھی بھی نہیں بنے، بلوچی تو بن گئے دوسرے لوگ جب گئے وہ سندھی بھی نہیں بنے، اور زمینوں پر وہاں انہوں نے قبضہ کر لیا۔ وہاں کے ہاریوں کی کیا حالت ہے جناب میرا مطالبہ بھی ہے تجویز بھی ہے کہ اس گورنمنٹ کو اس آپریشن کے ساتھ ساتھ، آپ وہ دو land reforms جو ایک شاید ایوب خان نے ۱۹۶۴ء میں اور دوسرا ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے ۱۹۷۲ء میں دو ریگولیشنز نافذ کئے تھے اور اس کو آئین میں تحفظ بھی ملا ہے، اس پر من وعن عملدر آمد شروع کر دیں وہ جو مختلف بہانوں سے ہاریوں کو زمین نہیں ملی، جو ان قوانین کی رو سے ملنی تھی اگر ان دو regulations پہ حکومت عملدر آمد شروع کرے اور ان لوگوں کا جن کا زمین پہ حق ہے ان کو مل جائے تو اس آپریشن سے وہ لوگ خوش ہوں گے۔ آپ کا ساتھ دیں گے حکومت کا ساتھ دیں گے اور یہاں واقعی امن ہوگا۔

جناب تیسری چیز معاشرتی ہے کیا دیا ان لوگوں کو آپ کہتے ہیں کہ آدھی رات کو یا رات کے وقت کوئی بھی سندھی ہاری کسی زمین کو سیراب کرنے نہیں جاتا۔ کس زمین کو وہ سیراب کرنے جائے، وہ زمین جو وڈیروں کے قبضے میں ہے، وہ زمین جو پیروں کے قبضے میں

ہے، وہ زمین جو لیفٹیننٹ جنرلوں کے قبضے میں ہے، وہ زمین جو باہر سے آئے ہوئے لوگوں کے قبضے میں ہے وہ کاشت کیوں کرے۔ محنت وہ کرے پسینہ وہ بہائے اور ساری فصل کوئی اور اٹھا کر لے جائے۔ عباس شاہ صاحب بنوں لے جائے، میں اس کو دیر میں لے جاؤں نہیں جناب یہ کام ایسے نہیں چلے گا۔ ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا اب یہ Land Lordism کو ختم کر دیجیئے وڈیروں سے وہ اختیارات لیجیئے جو ان کے نہیں ہیں۔ یہ پیروں کو ان کا سجدہ کرنا ان سے چھڑوا دیجیئے اور پھر آپ دیکھیں کہ سندھ میں امن وامان آتا ہے یا نہیں آتا۔ یہ ڈنڈے سے تلوار سے یہ چیز حاصل نہیں ہوگی جناب یہ پیار سے حاصل ہوگی پیار سے، سندھ کے لوگوں کو پیار دیجیئے انہوں نے آپ کو پیار دیا ہے آپ ان کو اگر تلوار سے مطیع کر لیں گے تو کتنی دیر تک، تلوار آپ ہٹائیں گے پھر وہی ہوگا۔ ایک چیز سپرنگ ہے دبا دیں دب جائے گا اور جب چھوڑیں گے تو زیادہ jump لگائے گا۔

جناب میرے دوست یہاں کہتے ہیں کہ اس حکومت نے یہ مسئلہ delay کیا ہے۔ تسلیم ہے، میں مانتا ہوں کہ میری حکومت نے اس مسئلے کو delay کیا ہے لیکن میں پوچھتا ہوں کہ ۱۹۷۰ء سے لے کر اس حکومت کے آنے تک چار وزیر اعظم سندھی گزرے، گن لیجیئے ذوالفقار علی بھٹو، جونیجو صاحب، تیسرا جتوئی صاحب اور چوتھی محترم ذوالفقار علی بھٹو کی بیٹی، کیوں انہوں نے اپنے ملکی مسائل حل کرنے کی کوشش نہیں کی کس منہ سے اب وہ وہاں حکومت مانگتے ہیں مرکز میں ہمیں حکومت دو، صوبے میں ہمیں حکومت دو، اس لئے کہ ہم فلاں کی بیٹی ہیں اس لئے کہ میں فلاں کا شیر ہوں اسلئے کہ میں اتنا بڑا پیر ہوں ہالے کا پیر ہوں پگاڑے کا پیر ہوں کسی اور جگہ کا پیر ہوں۔ ایسا نہیں چلے گا۔ اسلئے میں عرض کر رہا ہوں کہ جناب ان سندھ کے چاروں وزرائے اعظم نے اس مسئلے کو کیوں نظر انداز کیا۔ ایک پنجابی نے اب آ کر اس مسئلے پر نظر ڈالی۔ ٹھیک ہے مصلحتیں تھیں۔ ایک ایسی جس کو اب یہ Traitors کہتے ہیں۔ جس کے اب عقوبت خانے ہیں۔ یہ پہلے بھی موجود تھے۔ اس کے ساتھ اٹھارہ مہینے تک ان لوگوں نے بھی حکومت کی۔ ان لوگوں نے بھی تعاون

کیا۔ انہوں نے بھی جا کے وہاں یہ عقوبت خانے دیکھے۔

جناب چیئر مین صاحب میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں، اپنے ہاؤس سے پوچھتا ہوں یا اپنے آپ سے پوچھتا ہوں کہ کون سے ملک میں، کون سے socialized ملک میں قیدیوں کا تبادلہ ہوا ہے۔ کوئی مجھے بتا سکتا ہے۔ قیدیوں کا تبادلہ دو ممالک جو دشمن ہوں، ان میں ہوتا ہے، جنگ ہوتی ہے اس کے بعد قیدیوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔ کراچی میں قیدیوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔ جناب آصف نواز اس وقت کور کمانڈر تھے۔ اس وقت کراچی میں میں بھی موجود تھا۔ میں عزیز آباد میں تھا میں بھی جانتا تھا اور دیکھتا تھا۔ عقوبت خانے میں میں نہیں تھا۔ عقوبت خانے وہاں اس طرح نہیں تھے۔ لیکن میں نے وہاں دیکھا۔ اب ایک پارٹی کے پاس وہاں عقوبت خانے ہیں جس کے پچاس قیدی پکڑے تھے وہ پیپلز پارٹی کیوں اس طرح پھر رہی ہے۔ آپ کی اجازت ہو جناب، ٹائم فیکٹر کو ذرا آپ معاف کیجئیے۔ میں جنگ پڑھتا ہوں۔ سندھ آپریشن پہ جنگ کے نامہ نگار پوچھتے ہیں۔ سندھ آپریشن پر ہماری پالیسی ابھی دیکھو اور انتظار کرو، کی ہے۔ ۱۹۸۱ء میں پی آئی اے کے ہائی جیکروں کا تعلق جماعت اسلامی سے تھا۔ الذوالفقار، سن لیں میرے بھائی، کیوں کو یسچن کرتے ہو، الذوالفقار میرے بیٹوں نے بنائی تھی۔ ابھی تک تردید نہیں ہوئی۔ اگر اس کا مزید ثبوت چاہتے ہیں تو وہ کتاب پڑھ لیجئے جس میں اتنی بڑی فوٹو ہے اور لکھتے ہیں Daughter of the East اس میں بھی پنکی نے تسلیم کر لیا ہے۔ الذوالفقار پر تو قدغن نہ ہو، اس کے عقوبت خانوں کی تو تلاشی نہیں لی جاتی، جو قیدیوں کو چھوڑتے ہیں ان کی نشاندہی نہیں کی جاتی، یہ کچھ دیکھتے نہیں ہیں۔ خدا کے لئے ایک مسئلے کو صرف اس لئے مت دیکھیں کہ اس وقت مسلم لیگ کی حکومت ہے۔ خدارا اس کو اس نظریے سے دیکھیئے کہ یہ پاکستان کا مسئلہ ہے۔ آپ خود کہتے ہیں کہ یہ باب الاسلام ہے۔ آپ خود کہتے ہیں کہ آپ نے ان بھائیوں کو سینے سے لگایا۔ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ سب پشاور کے، فرنٹیئر کے، بلوچستان کے بھوکے ننگے میری طرح غریب سب آ کے وہاں مزدوری کرتے ہیں۔ اس چیز کو تسلیم ہم کرتے ہیں۔

لیکن آپ کیوں آنکھیں بند کر لیتے ہیں کہ اب ایک پنجابی وزیراعظم نے تو وہ کام کیا جو چار وزیراعظم سندھیوں نے نہیں کیا۔ اس ایک بات کا جواب دے دیجئیے۔ دے سکتے ہیں کوئی؟ کوئی نہیں دے سکتے ہیں۔ کیا اس کو یہ پسند نہیں تھا کہ ہاں اپنا وقت گزارو۔ چلو پانچ سال چار سال تین سال گزارو۔ تم بھی چھوڑو۔ جب انہوں نے نہیں کیا، جسکی نظیر نہیں تھی اس نے بھی کوئی نظیر نہیں پیش کی تو میں کیوں کروں۔ تو جناب والا سندھیوں کی جو اس وقت حالت ہے اس کی ذمہ داری squarely ان چار وزرائے اعظموں پر ہوتی ہے جو سندھ سے ہیں۔ اس کے بعد ہم بھی اس کے ساتھ اسی کٹہرے میں کھڑے ہیں۔ میں ابھی بلوچستان کو نہیں چھیڑ رہا۔

Mr. Manzoor Khan Gichki : Point of order.

Mr. Presiding Officer: No interruption please. I am not allowing interruption to anybody. Please sit down. Please take your seat.

<u>اخونزادہ بہرہ ور سعید</u> : جناب والا اگر میں نے کوئی غلط بات کی ہے تو پھر آپ کی باری آئے گی تو پھر آپ بھی کریں گے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ ہر ایک وزیراعظم کا یہ فرض ہے کہ اس سارے ملک میں جس کے وہ وزیراعظم ہیں امن وامان قائم کرنے کی کوشش کریں۔

Mr. Presiding Officer : You have two minutes.

Mr. Akhunzada Behrawar Saeed : Sir, Mr. Baloch has given me his time.

Mr. Presiding Officer : No No please go ahead. Two minutes and I will ask the next person to speak.

Mr. Akhunzada Behrawar Saeed : Sir, I have been granted time. Sir, this is the precedent. He has given me time.

Mr. Presiding Officer : Please conclude your speech.

اخونزادہ بہرہ ور سعید : اس میں میری گزارش یہ ہے جناب کہ سندھ میں re-distribution of land ہو۔ ہاریوں کو وہی چیز دی جائے جو ان کا حق ہے، جو ان کا حق چھینا گیا ہے۔ سندھیوں کو سندھ کی زمین واپس کی جائے تب جا کے ان کو چین آئے گا۔ جب یہ آپریشن ختم ہو گا تو جب آپ دیکھیں گے تو گورنمنٹ کے ساتھ وہی لوگ ہوں گے جس کے ساتھ آپ نے پیار کیا ہو، ان کو وہ چیز دی ہو جو ان کا حق ہے۔ ان کو آپ حق دلائیں گے تو وہ آپ کا ساتھ دیں گے۔ اگر آپ ان کو ان کا حق نہیں دلائیں گے اور تلوار سے ان کو سنبھالیں گے تو تلوار سے کام نہیں چلے گا۔ پیار کی ضرورت ہے۔ اس سندھی کو پیار کرو خدا کی قسم یہ سب کچھ تم پر قربان کر دے گا۔ پاکستان پہ سب کچھ قربان کر دے گا۔ لیکن اگر آپ ان کے ساتھ پیار کریں۔ اب میں جناب آخر میں اتنا کہوں گا کہ

بدلنا ہے تو مے بدلو نظامِ مے کشی بدلو
وگرنہ ساغر و مینا بدلنے سے کیا فائدہ

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : بہت بہت شکریہ۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب مجھے وقت پورا ملنا چاہیئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : پندرہ منٹ۔

پروفیسر خورشید احمد : یہ طے ہوا تھا کہ لیڈر کے لئے آدھا گھنٹہ......

Mr. Presiding Officer : You are not a leader. Your leader has already spoken.

پروفیسر خورشید احمد : میری بات تو سن لیجیئے۔ طے ہوا تھا کہ لیڈرز کے آدھا گھنٹہ اور باقی کے لئے بیس منٹ۔

Mr. Presiding Officer : I have no such instructions, Sir.

پروفیسر خورشید احمد : ڈیڑھ بجے آپ ایڈجرن کر رہے ہیں۔ اس لئے میں چاہوں گا کہ مجھے آپ اگلے دن کے لئے موقع دیں۔

Mr. Presiding Officer : If you want to speak, speak otherwise I will ask next person to speak. Make your own choice.

پروفیسر خورشید احمد : اچھا جناب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین میں احتجاج کے ساتھ اپنے خیالات پیش کرتا ہوں۔ سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ سندھ کی جو صورت حال ہے مجھے اس پر بڑی خوشی ہے کہ اس ایوان میں اس کے اوپر بڑی سنجیدگی کے ساتھ اور party loyalties سے بالاتر ہو کر غور کیا جارہا ہے اور یہی میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کا cause ہے کہ ایسا ہونا چاہیئے۔ سندھ کی صورت حال جیسا کہ کہا گیا آج کی پیداوار نہیں ہے۔

(اس موقع پر جناب چیئر مین کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

پروفیسر خورشید احمد: یہ مسئلہ ۱۹۷۲ء سے لسانی فسادات سے شروع ہوا، مارشل لاء نے معاملات کو اور زیادہ گھمبیر کیا۔ ۱۹۸۳ء کی movement نے لاقانونیت کو آگے بڑھایا اور پھر ۱۹۸۶ء سے وہ صورت حال جس کو آج ہم دیکھ رہے ہیں یہ ہمیں درپیش آئی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ صرف لاء اینڈ آرڈر کے پہلو سے نہیں بلکہ معاملے کے تمام پہلوؤں کو سامنے رکھ کر غور ہونا چاہیئے اور جیسا کہ ابھی بہرہ ور صاحب اور دوسرے بزرگوں نے کہا سینٹ کی کمیٹی نے اس معاملے میں جو کام کیا تھا ہمیں بہت دکھ ہے کہ کسی بھی حکومت نے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔

ان ابتدائی گزارشات کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج جو ملٹری اپریشن ہو رہا ہے یہ دو پہلوؤں سے میری نگاہ میں بہت ہی منفرد ہے۔ بلاشبہ اس سے پہلے بھی اس ملک میں ملٹری آپریشنز ہوئے ہیں اور ان کے برے اثرات رونما ہوئے ہیں۔ خواہ وہ مشرقی پاکستان کا ہو یا بلوچستان کا ہو۔ لیکن اس وقت جو ہو رہا ہے اس کے پہلو ایسے ہیں جس کی بنا پر میں اس کو منفرد سمجھتا ہوں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ یہ تقریباً غیر متنازعہ ہے۔ اسے ایم کیو ایم کے سوا تمام پارٹیوں نے بلاشرط یا کچھ شرائط کے ساتھ ویلکم کیا ہے اور عام شہریوں نے ایک آرام کا سانس لیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ ایسی فضا میں ہو رہے ہوں جو سیاسی طور پر کسی ایک گروہ

کو ختم کرنے اور دوسرے گروہ کو بالاتر کرنے کی کوشش ہے۔ اس بناء پر میں سمجھتا ہوں کہ ملٹری آپریشن غیر معمولی ہے۔ یہ تقریباً غیر متنازعہ ہے۔ سب نے اس کی ضرورت کو محسوس کیا۔ دوسری چیز یہ ہے کہ اس میں دستور، قانون، پریس کی آزادی، پارلیمنٹ کی موجودگی اور نیشنل اسمبلی نے ڈیبیٹ کیا ہے اور سینٹ بھی ڈیبیٹ کر رہا ہے تو اس طرح پریس کی سرچ لائٹ میں یہ آپریشن ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے یہ چیز کبھی نہیں ہوئی۔ جو بھی آپریشن ہوا ہے وہ مارشل لاء یا پریس پر پابندیاں لگا کر کیا گیا ہے۔ عدالتوں کو معطل کر کے کیا گیا ہے۔

ان دو مثبت پہلوؤں کی نشاندہی کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین کہ اس کے ساتھ ساتھ میری نگاہ میں چار آزمائش کے پہلو ہیں۔ پہلا پہلو یہ ہے کہ اس وقت میری نگاہ میں ملک کا دستور اور سیاسی نظام on trial ہے۔ اس آپریشن کی کامیابی اور ناکامی۔ اگر یہ آپریشن کامیاب ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ اس ملک میں سیاسی پراسس کو آگے بڑھنے کا موقع ملیگا۔ لیکن اگر خدانخواستہ یہ ناکام ہوتا ہے تو پھر میری نگاہ میں سیاسی نظام اور دستور بھی اس کی زد میں آجائیں گے۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خود فوج بھی آن ٹرائل ہے۔ اس لئے کہ اس وقت فوج کو اعتماد کے ساتھ، محبت کے ساتھ، توقعات کے ساتھ بلایا گیا ہے۔ اگر خدانخواستہ فوج لاء اینڈ آرڈر قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوتی یا متنازع بن جاتی ہے یا دستور پر حرف آتا ہے۔ مارشل لاء کی طرف پیش قدمی ہوتی ہے۔ جس پہلو سے بھی آپ دیکھیں فوج آن ٹرائل ہے وہ بہت ہی نازک صورت حال سے دوچار ہے۔

تیسری چیز میں یہاں تک کہوں گا کہ ملک کی سالمیت اس وقت دیکھیں۔ مسئلہ صرف سندھ کا نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدانخواستہ اگر یہ آپریشن کامیاب نہیں ہوتا تو پھر اس کے اثرات اس کی سالمیت اس کے وجود تک پر ہو سکتے ہیں۔ اور چوتھی آزمائش مجھے یہ نظر آرہی ہے کہ ہمیں یہ نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ ہمارے پڑوس کے ممالک مختلف وجوہ سے

پاکستان کے بارے میں جو رویہ رکھے ہوئے ہیں، خصوصیت سے ہندوستان، چنانچہ بیرونی مداخلت کا خطرہ موجود ہے۔ ہم اے۔۱۹۷۰ء کو دیکھ چکے ہیں ہمیں اپنی آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں اور یہ بھی سامنے رکھنا چاہیئے کہ امریکہ جو نیاورلڈ آرڈر دنیا کے سامنے لانیکی کوشش کر رہا ہے اس پس منظر میں امریکہ اور ہندوستان کا تعاون برابر بڑھ رہا ہے اور اس میں یہ دو چیزیں میری نگاہ میں بڑی خطرناک ہیں جس کا ہمیں نوٹس لینا چاہیئے۔ ایک انڈیا اور امریکہ کی مشترکہ مشقیں اور دوسرا، جس کا کہ مجھے افسوس ہے کہ میرے علم کی حد تک فارن آفس نے اب تک نوٹس نہیں لیا، انڈیا، امریکہ کے ملٹری کمانڈر کی وزٹ سیاچن۔ یہ پہلا موقع ہے کہ امریکہ کے ملٹری کمانڈر ہندوستان کمانڈرز کے ساتھ سیاچن کے دورے پر گیا ہے جو disputed territory ہے اور اس سے پہلے اگر کبھی civilians بھی وہاں گئے ہیں تو انہوں نے اس پر احتجاج کیا ہے۔ تو یہ بیرونی خطرات بھی موجود ہیں۔

اب میں جناب والا یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح یہ آپریشن شروع ہوا ہے اس میں بھی تشویش کے چند پہلو ہیں۔ جن سے صرف نظر نہیں کرنا چاہیئے۔ پہلی چیز آپریشن کا وقت ہے۔ میں اپنے ان تمام ساتھیوں سے مکمل اتفاق کرتا ہوں کہ یہ کام بہت پہلے ہونا چاہیئے تھا۔ ہم نے اس میں بے حد تاخیر کی ہے۔ دوسری بات اقدام سے پہلے اعلان۔ اور اعلان بھی اتنا high profile جس کے نتیجے کے طور پر جو مجرم، جو ڈاکو، جو ظالم تھے ان کیلئے بھاگ جانے کا امکان تھا اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے افراد جو فی الحقیقت اس صورت حال کے ذمہ دار ہیں وہ ملک چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں یا کم از کم صوبے سے نکل گئے ہیں۔ پھر جناب والا میں یہ بات بھی حکومت کے غور کے لئے لانا چاہتا ہوں کہ ۱۹ مئی کو جی ایچ کیو میں، اس آپریشن کے بارے میں طے کرنے کے لئے میٹنگ ہوئی ہے۔ ۲۱ مئی کو مہران رینجرز کی movement شروع ہوئی۔ ابھی جو آرمی نے بریفنگ دی ہے اس میں کہا ہے کہ ہم نے آپریشن ۲۵ مئی کو شروع کیا۔ لیکن ساتھ ہی آن ریکارڈ یہ ہے کہ آپریشن کا نوٹیفکیشن ۲۸ مئی کو جاری ہوا۔ اتنے بڑے کام کے لئے یہ کنفیوژن اچھا نہیں۔

پھر اگلی چیز دستوری پوزیشن کو لیجئے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ ہم ۱۳۱ (الف) کے تحت یہ اقدام کروا رہے ہیں۔ جبکہ یہ دفعہ اب موجود ہی نہیں ہے۔ ۱۴۷ کا سہارا لیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں بہت سی باتیں کہہ دی گئی ہیں۔ میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں بھی یہ سمجھتا ہوں کہ دستوری پوزیشن غیر واضح ہے اور اسے واضح ہونا چاہئیے۔ یہ بات بھی ہمارے لئے بڑی عجیب و غریب ہے کہ وزیر داخلہ کے بیان اور وزیر صنعتی پیداوار کے بیان میں بڑا تناقض ہے۔ یہ چیزیں اتنے اہم آپریشن کے لئے مناسب نہیں ہیں۔ تشویش کا تیسرا پہلو وہ چند ابتدائی چیزیں ہیں Naval encounter، پنڈ بہاول کا واقعہ، تفتیش کے دوران لوگوں کا مرنا۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنھوں نے آپریشن کے بارے میں لوگوں کو کچھ تشویش کا احساس دیا ہے میں چاہتا ہوں کہ حکومت ان کو بھی اپنے سامنے رکھے مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ فوج نے پنڈ بہاول کے واقعہ کے بعد صحیح سٹینڈ لیا، سٹینڈ لیا جس نے اس کی آبرو کو بحال کیا۔

چوتھا تشویش کا پہلو ایم کیو ایم اور حکومت کے تعلقات ہیں۔ ایک طرف یہ بات بالکل ثابت ہے کہ ایم کیو ایم ایک پر تشدد جماعت تھی۔ اس کے یہ سیل برابر کام کر رہے تھے۔ یہ کوئی خفیہ راز نہیں تھا۔ اور حکومت کے علم میں ان تمام باتوں کو پہلے لایا گیا اور کراچی کے بیشمار شہری ہیں کہ جو ان عقوبت خانوں سے نکلے ہیں لیکن ان کی آہوں اور کراہوں کو کسی نے نہیں سنا۔ لیکن آج بھی مرکزی اور صوبائی حکومت دونوں میں ایم کیو ایم شریک ہے۔ یہ ایک تشویش کا پہلو ہے۔ اسے سامنے آنا چاہئیے۔ اب پھر میں جناب والا اس چیز پر آنا چاہتا ہوں کہ ایشوز ہیں کیا پہلا ایشو بلا شبہ لاء اینڈ آرڈر کا ہے۔ اور لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ اب اس مقام تک پہنچ گیا ہے کہ جسے اگر حل نہ کیا گیا، تو جیسے میں نے آپ سے عرض کیا کہ وہ چاروں خطرات جن کی میں نے نشاندہی کی ہے اس سے یہ ملک دوچار ہے لیکن یہ بات ناعاقبت اندیشی ہو گی اگر یہ سمجھیں کہ یہ صرف لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔ مجھے مکمل اتفاق ہے کہ جو اقتصادی مسائل جن میں خصوصیات سے زمینوں کا مسئلہ سڑک کا

مسئلہ، infrastructure کی تعمیر، بیروزگاری کا مسئلہ، خصوصیت سے نوجوانوں کی بیروزگاری جس کی بنا پر یہ نوجوان تخریب کاری کی طرف گئے۔ وہاں کی زمینداری، وڈیرہ شاہی کا نظام۔ Sindh's participation اگر عوام کسی بھی پارٹی کو سیاسی مینڈیٹ دیتے ہیں تو یہ ان کا حق ہے کہ وہ حکومت بنائیں۔ اگر محض ان کو اپنی چالوں اور سازشوں سے اقتدار سے محروم کر دیتے ہیں تو اس کے نتائج ہمیشہ خراب ہوتے ہیں اور سندھ سچوئیشن میں اس کا بھی دخل ہے۔ اس لئے میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کے ساتھ ساتھ سیاسی حل نکلنا چاہئیے۔ یہ سیاسی حل صرف سیاسی عمل سے نکل سکتا ہے۔ اس کے لئے سیاسی پارٹیوں کو آگے نکلنا چاہئیے۔ مسلم لیگ پیپلز پارٹی جماعت اسلامی ایم کیو ایم، میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں ایم کیو ایم ان تمام چیزوں کی ذمہ داری ہے، اسی ایم کیو ایم کا ہر ممبر، اس کا مجرم نہیں۔ ہمیں جرم اور معصوم میں فرق کرنا پڑے گا۔ جو لوگ تشدد کے ذمہ دار ہیں ان کے ساتھ کوئی رعایت نہ برتی جائے۔ انصاف ہر ایک کے ساتھ ہو۔ خواہ ایم کیو ایم سے اس کا تعلق ہو یا پیپلز پارٹی سے یا مسلم لیگ سے یا جماعت اسلامی سے یا کسی اور پارٹی سے۔ تو تشدد کی سیاست، لسانی سیاست اور پھر جو جائز اور صحیح سیاست ان کے درمیان فرق ضروری ہے۔ اگر ہم نے مجرم اور معصوم میں فرق نہ کیا اور فوج نے مکمل غیر جانبداری کا مظاہرہ نہ کیا تو یہ بہت بڑا سانحہ ہوگا۔

یہ بات پوری قوت سے کہنا چاہتا ہوں کہ انصاف، غیر جانبداری، سیاسی سرپرستی سے بالاتر ہو کر، جس کا بھی تعلق ہے تشدد کی سیاست سے، جس نے بھی پناہ دی ہے ڈاکوؤں کو، جو بھی ذمہ دار ہیں ان کے، ان کا تعلق کسی بھی پارٹی سے ہو۔ خود ایم کیو ایم کے حقیقی یا غیر حقیقی، جس طبقے سے بھی ہو۔ ہر ایک کے ساتھ انصاف ہونا چاہئیے۔ اگر آپ نے کسی ایک کو دوسرے کے خلاف استعمال کیا۔ تو یہ انصاف نہیں ہوگا۔ اور اس کے نتیجے میں یہ آپریشن ناکام ہوگا۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا کے خود اپنے تجربات سے فائدہ اٹھایئے۔ خصوصیت سے جو کچھ بلوچستان میں ہوا ہے اس سے پہلے مشرقی پاکستان میں ہوا میری نگاہ

میں ایک بڑا بنیادی پہلو اس کا یہ ہے کہ ان تمام مقامات پر فوج عوامی تائید سے محروم ہے۔ سندھ کی صورت حال میں اس وقت یہ پوزیشن ہے کہ بحیثیت مجموعی اس آپریشن کو عوامی تائید حاصل ہے۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے، اس کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ عوامی تائید موجود رہے۔ عوام کو اعتماد میں لیجئیے۔ عوام کی ضرورت کو پورا کیجئے۔ اور ہر اس اقدام سے اجتناب کیجئے جس کی بنا پر آپ عوامی تائید سے محروم ہو جائیں پانچویں بات جناب والا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ معلومات کا مسئلہ بڑا اہم ہے ایسے آپریشنز میں اگر صحیح معلومات نہ ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ خصوصیت سے جام شورو والے واقعے کے اندر یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ معلومات کا communication کا collapse تھا۔ متعلقہ افراد نے غلط معلومات دے کر vested interests استعمال کیا۔ تو اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ اس اپریشن میں information machinery صحیح ہو اور یہاں میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ موجودہ پولیس اور موجودہ انتظامیہ اور طاقتور سیاسی گروہ جو مجرموں کو protection دیتے رہے ہیں یہ تین بڑے بڑے عناصر ہیں جو معلومات کو متاثر کر رہے ہیں اور اگر ان پر depend کیا گیا اور ان کے متبادل صحیح معلومات کے تحت develop نہ کئے گئے تو یہ آپریشن ناکام ہو سکتا ہے اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ information کے سسٹم کو اہمیت دی جائے۔

چھٹی چیز جناب والا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ accountability کا عمل اس آپریشن کے ساتھ ساتھ جاری رہنا چاہئیے اور accountability کے عمل میں میری نگاہ میں تین چیزیں اہم ہیں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ پریس کو آزادی حاصل رہے جہاں پریس پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنا کردار ادا کرے وہیں پریس کے اوپر کسی قسم کی پابندی ,interferance influence نہیں ہونا چاہئیے۔ دوسری چیز میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹ کو متحرک ہونا چاہئیے یہ بڑی اہم چیز ہے کہ قومی اسمبلی میں بحث کی گئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ قومی اسمبلی میں طریقے سے، تھوڑ دلے انداز میں اور pressure میں بحث کروائی گئی ہے اس سے اس کے

اچھے اثرات نہیں نکلے۔ الحمد للہ سینٹ میں کھل کر بحث ہو رہی ہے لیکن اس بات کی ضرورت ہے کہ اس پورے دور میں قومی اسمبلی یا سینٹ ملتے رہیں تا کہ برابر گفتگو ہوتی رہے اگر کہیں پر کوئی deviation ہے کوئی failure ہے تو اس پر عوام کے نمائندے آواز اٹھا سکیں اور یہ accountability کا ایک process ہے اور تیسری چیز جناب والا یہ ہے کہ مجرموں کو عدالت میں لایا جائے۔ یہ بات غلط ہوگی کہ آپ لوگوں کو اٹھا اٹھا کر رکھ لیں اور ان کو کورٹ میں پیش نہ کیا جائے خواہ آپ special court میں لائیے جس دستور میں بارہویں ترمیم کے تحت گنجائش موجود ہے یا عام ہائیکورٹ میں لائیے جو بھی راستہ آپ اختیار کریں لیکن ان کو کورٹ میں لانا ضروری ہے یہ بھی accountability کا ایک پہلو ہے۔ ساتویں چیز جناب والا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ military operation جتنے کم وقت میں مکمل ہو جائے اتنے ہی اس کی کامیابی کے امکانات ہیں اور خدانخواستہ جتنا یہ لمبا جائے گا اتنا ہی اس کے اندر فوج بھی پھنستی جائیگی اور ملک کیلئے بھی اس کو حل کرنا مشکل ہو گا اس لئے time element بڑا important ہے اور پوری کوشش ہونا چاہیئے کہ یہ کم سے کم وقت میں کیا جائے۔

آٹھواں نکتہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب والا کہ فوج کو یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ مجرموں کو زندہ پکڑے۔ کم سے کم جانی نقصان بھی اس کی کامیابی کے لئے میری نگاہ میں ایک بڑی اہم چیز ہے مجرموں کو زندہ نہ پکڑنا اور پولیس مقابلے کے جو ڈرامے اس سے پہلے ہوتے رہے ہیں، ہو سکتا ہے اسمیں مجرم بھی مارے جاتے ہوں لیکن وہ طریقہ صحیح نہیں ہے کوشش کیجئے کہ مجرموں کو آپ پکڑیں اور پکڑنے کے بعد ان کو سزا دی جائے تا کہ جانی نقصان کم سے کم ہو نویں چیز میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ناجائز اسلحہ کی درآمد اور اس معاملے میں بیرونی مبصرین اور بی بی سی commentators نے بھی یہ بات کہی ہے کہ اب تک جتنا اسلحہ پکڑا گیا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو اسلحہ لوگوں نے بچشم سر کراچی میں دیکھا ہے اس کا عشر عشیر بھی نہیں پکڑا گیا۔ اگر اس اپریشن میں بھی آپ اسلحہ نہیں نکلوا

سکتے ہیں جو زیر زمین تنظیمیں کام کر رہی ہیں ان کو ختم نہیں کر سکتے ہیں جو بیرونی ایجنٹ کام کر رہے ہیں ان کو نہیں پکڑ سکتے ہیں تو پھر اس کے بعد کون سا موقع آئیگا۔ اس لئے اس میں آپ کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ آپ ناجائز اسلحہ کو کسی طریقے سے نکالیں۔ دسویں چیز جناب والا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گو سندھ اس کا اصل محور اور مرکز ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ سندھ کے ساتھ ساتھ آس پاس کے جو علاقے ہیں خصوصاً بلوچستان اور پنجاب جہاں بہت سے مجرم ڈاکو بھاگ گئے ہیں اور جہاں اسلحہ کی سپلائی لائن موجود ہے اس آپریشن کو لازماً اس طرف بھی آنا ہوگا اور انڈیا سے بارڈر کا بند کیا جانا اس کیلئے بے حد ضروری ہے۔ گیارہویں بات جناب والا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بالمعموم پلاننگ میں یہ ہوتا ہے کہ اوپر کے لیول پر پلاننگ ہو جاتی ہے اور خصوصاً ڈپٹی چیف آف سٹاف کی جو بریفنگ ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک مثالی بریفنگ ہے لیکن ساتھ ہی میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر فوج نیچے کی سطح پر پلاننگ نہیں کرتی نان کمیشنڈ آفیسرز صوبیدار جوان جس سے ایک عام آدمی سے معاملہ پیش آتا ہے، اگر اس سطح پر آپ پلاننگ نہیں کرتے، اس سطح پر ان کو نہیں بتاتے کہ ان کو کس ethics کو کن rules کو follow کرنا ہے تو یہ پھر عوام میں tension پیدا کرے گی اور قوم میں اس لئے جہاں top پر آپ planning کر رہے ہیں وہاں اس بات کی ضرورت ہے کہ gross routes پر بھی planning کی جائے۔ بارہویں بات جناب والا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فوج صرف law and order تک اپنے آپ کو محدود رکھے دوسرے سیاسی مسائل economic package, social reforms نہ فوج اس کی صلاحیت رکھتی ہے نہ فوج کو یہ کام کرنا چاہئیے اور اگر اس نے اس میں ہاتھ ڈالا تو پھر وہ ایک ایسی دلدل میں پھنس جائے گی جس سے کبھی وہ نکل نہ سکے گی۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ فوج اپنے آپ کو صرف law and order تک محدود رکھے اور سیاسی جماعتیں اور جس میں سے بڑی ذمہ داری بڑی جماعتوں کی ہے جس میں مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کو آگے بڑھنا چاہئیے۔ مفاہمت کی فضا پیدا کرنی چاہئیے۔ قومی مفاد کے اندر عصبیت کو چھوڑ کر اس

مسئلے کو لیں اور سینٹ کمیٹی نے اس معاملے میں جو اڑتالیس recommendations پر مشتمل package دیا ہے اس کو آپ marting point بتا سکتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ حرف آخر ہے لیکن ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ اس کے اندر ایک ایسا نقشہ ایک ایسا package موجود ہے جس سے آپ سیاسی، معاشی، معاشرتی، طلباء کے مسائل، بیروزگاری کے مسائل اس سب کا سیاسی حل حاصل ہو سکتا ہے یہ اصل چیز ہے۔

بیک وقت ہمارے یہ دو محاذ ہیں ایک محاذ law and order کا ہے فوج جس پر کام کر رہی ہے اور اس کی کامیابی کا انحصار اس کی شہرت پر اس کی غیر جانبداری پر اس کی عدم عصبیت پر اور سیاسی مفادات اور سیاسی preferences سے بالا ہونے کے اوپر ہے اور دوسری طرف اس کا بیک وقت سیاسی حل جس کے لئے معاشی، معاشرتی، قانونی یہ تمام چیزیں لانی ہوں گی اور یہ کام سیاسی جماعتوں کو دینا چاہئیے اور میں پوری دردمندی کیساتھ حکومت اور اپوزیشن سمیت تمام جماعتوں سے، تمام سیاسی جماعتوں سے تمام دینی جماعتوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو حل کریں۔ یہ ایک ایسا موقع ہے کہ اگر ہم نے اس کو miss کر دیا تو شاید یہ موقع دوبارہ نہ آئے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور سیاسی حل کے لئے گفت و شنید شروع کریں اس کا راستہ نکالیں اور اس معاملے میں صوبائی حکومت کی تبدیلی اگر ناگزیر ہو تو یہ کوئی بڑی قیمت نہیں اس لئے کہ اس وقت بھی صوبائی حکومت کی جو حیثیت ہے وہ سب جانتے ہیں تو اس لئے مسئلے کو سیاسی process کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کیجئے مجھے یقین ہے کہ اگر مل کر ہم نے یہ کام کیا تو اس میں فوج کی بھی نیک نامی ہو گی ہم law and order بھی قائم کر سکیں گے سیاسی process شروع ہو جائے گا اور وہ چیزیں جن کے نتیجے کے طور پر لوگ فوج پر حرف گیری کر رہے ہیں اور خصوصیت سے ان لوگوں کا جو ملک سے باہر چلے گئے ہیں یا بھاگ گئے ہیں آپ کے پاس extradition techniques موجود ہیں اس معاملے میں کسی کے ساتھ بھی جانبداری سے کام نہ لیا جائے تو پھر ہمیں ضرور کامیابیاں ہوں گی و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، فتح محمد خان صاحب۔

جناب فتح محمد خان : شکریہ جناب چیئرمین، سندھ میں جو حالات آج کل ہمارے سامنے ہیں اس کے متعلق ہمیں پہلے یہ سوچنا چاہئیے کہ یہ حالات کیوں پیدا ہوئے جیسے میرے اور بہت سے ساتھیوں نے اس کا ذکر کیا ہے کہ بہت سی وجوہات ہیں جن میں معاشی، معاشرتی، سماجی اور حقوق کی محرومی وغیرہ ہیں لیکن اس کی بنیادی وجہ جہاں تک میں سمجھتا ہوں، جس پر میں زیادہ زور دوں گا، وہ ایک ہے اور وہ سیاسی ہے اور سیاسی وجہ اس لئے پیدا ہوئی کہ مارشل لاء کے دور میں ایک سیاسی لیڈر کو پھانسی دی گئی اور اس کی پارٹی کو ختم کرنے کے لئے یا اس وقت ملک میں انتشار پیدا کرنے کے لئے وہاں پر اس قسم کی تنظیمیں بن گئیں اور لوگوں کو آپس میں لڑانے اور جھگڑے کروانے کا طریقہ رائج ہو گیا۔ اس کے بعد سندھ میں حالات دن بدن خراب ہوتے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج کل ہمارے سامنے جو کچھ حالات ہیں یہ اسی وقت کے حالات کی وجہ سے ہیں۔ اس سے متعلق میں صرف ایک بات عرض کروں گا کہ جب ۱۹۸۵ء میں ہماری قومی اسمبلی کا الیکشن ہو گیا تو ہم صوبہ سرحد والوں کو ضیاء الحق نے بلایا اور ہم سے پوچھا کہ سندھی وزیراعظم بنا دیں اور اس کی وجہ انہوں نے خود بیان کی کہ چونکہ سندھ والے کہتے ہیں کہ ہمارے وزیراعظم کو انہوں نے پھانسی پر چڑھا دیا ہے اور ایک جمہوری وزیراعظم کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اس لئے یہ ہمارا حق بنتا ہے۔ ہمارے اس وقت کے ایک ممبر اورنگ زیب وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ جناب جب آپ کو اتنا پتہ تھا کہ سندھی اتنے خفا ہوں گے تو یہ زیادتی آپ نے کیوں کی۔ میرا مطلب یہ ہے کہ چونکہ اس کو احساس تھا کہ میں نے زیادتی کی ہے۔ اس وجہ سے اس کا خیال تھا کہ جب تک سندھی متفق ہوں گے تو پنجاب والے اور پختون اور بلوچ یہ سارے بھی مل کر ان کے ساتھ ہو جائیں گے۔ اور حکومت کو ایک خطرہ ہو گا اس لئے انہوں نے وہاں اس قسم کی سیاست شروع کر دی۔ لوگوں کو لڑاؤ اور حکومت کرنے کا طریقہ ایجاد ہوا اسکے جو ذمہ دار اشخاص ہیں ان میں ہمارے ایک ڈیفنس منسٹر غوث علی شاہ ہیں جام صادق علی یا

ان کے بیٹے معشوق علی صاحب اور عاشق علی صاحب یا جو مظفر حسین شاہ صاحب ہیں ان سے ہم کیا توقع رکھ سکتے ہیں کہ ان لوگوں کے ہوتے ہوئے سندھ میں حالات ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ سندھ میں ایسے سیاسی لوگ ہونے چاہئیں۔ ہمیں سب سے پہلے اس ملک کی بقاء کی سوچنا چاہئیے اور ساری قوم کا سوچنا چاہئیے اور اس کے بعد اپنی ذات کا سوچنا چاہئیے۔

اگر ہمیں اپنے ملک کے مفادات عزیز ہیں تو ہمیں ایسے نہیں سوچنا چاہئیے جیسے باہر مہذب دنیا میں ہوتا ہے اور جمہوری ممالک میں ہوتا ہے جس کی میجارٹی آجاتی ہے اس کو حکومت دے دیتے ہیں۔ تو ہمیں یہ سوچنا نہیں چاہئیے کہ کس کی حکومت بن جائے گی۔ جس کی بھی حکومت بنے ہمیں انصاف کے طریقے سے حکومت چلانی ہوگی جس سے لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ یہ سب کا ملک ہے۔ ابھی کوئی کہتا ہے سندھیوں کا ملک ہے جس سندھیوں کا وزیراعظم بن جاتا ہے اور جب کوئی پنجابی وزیراعظم بن جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ پنجابیوں کا ملک ہے۔ جب ہمارے علاقے کا کوئی بن جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ پختونوں کی حکومت ہے اس طریقے سے حکومت نہیں چل سکتی اور انصاف نہیں ہو سکتا اگر ہر جگہ پر لوگوں کو یقین ہو کہ یہ ہمارا ملک ہے اور وہ یقین اس وجہ سے ہو سکتا ہے کہ سیاسی طور پر بھی ہم آزاد ہیں معاشی طور پر بھی آزاد ہیں اور معاشرتی طور پر بھی ہم آزاد ہیں تو یہ تاثر لوگوں کو دلانا ہوگا۔ اس کے بعد یہ حالات ٹھیک ہوں گے ہم اس طرح سے مارشل لاء لگا لیتے ہیں اور ملک کو تباہ و برباد کر لیتے ہیں ان کے بیٹوں اور ان کے پروردوں کی ہم اتنی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ ان کے سارے بیٹے کوئی صوبے میں وزیر کسی کو مرکز میں وزیر اور ان کے اور جو عزیز ہوتے ہیں ان ساروں کو وزیر اور ان کو مراعات اظہار الحق ۱۶۰۰ گز کا پلاٹ کسی دوسرے حق کو ۲۰۰۰ گز کا پلاٹ اس طریقے سے ہمارے اور بھی جو فوجی ہیں وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ لوگ تو مارشل لاء سے خوش ہوتے ہیں۔

اس طرح سے ایوب خان نے جو مارشل لاء لگایا تھا اور اس کے جو برے اثرات ہمارے سامنے آئے ہیں کہ ہم سے بنگال جدا ہو گئے یا ون یونٹ کی وجہ سے صوبوں میں تعصب پیدا

ہو گیا اور ان کے بیٹوں کو، کسی کو سپیکر کسی کو صوبہ سرحد کا سپیکر، کسی کو کسی دوسری جگہ کا سپیکر، تو آج ہمارے یہ جو فوجی بیٹھے ہوئے ہیں کہ کہیں گے چونکہ لوگوں کی خوشی اسی بات سے ہوتی ہے کہ ہم مارشل لاء لگا دیں ان کو دبائیں اور ان کو لڑائیں تو وہ کیوں نہیں مارشل لاء لگائیں گے۔ ہماری قوم کو یہ چاہئیے تھا کہ جو مارشل لاء لگاتے ہیں ان سے نفرت کرنی چاہئیے بجائے نفرت جو بھی پارٹی ہوتی ہے وہ کہتی ہے کہ ہمارا چیف آرگنائزر بنو۔ دوسری پارٹی کہتی ہے نہیں ہمارا چیف آرگنائزر بنو۔ اس طرح ہم اپنی فوج کو برا بھلا کہتے ہیں کہ وہ کیوں مارشل لاء لگا لیتے ہیں جب ایسے چوکیدار کو جو ڈاکہ ڈالے جو وہاں کے گھر والوں کو قتل کرے اور پھر اس کو انعام بھی ملے تو دوسرا چوکیدار کیوں ایسا نہیں کرے گا جب ہم ان کی حوصلہ افزائی خود کرتے ہیں اور پھر ان سے گلہ بھی کرتے ہیں کہ ہماری فوج جو ہے ہم سے زیادتی کرتی ہے۔

ہماری ۴۲/۴۰ سال کی تاریخ میں تقریباً ۳۰/۲۵ سال مارشل لاء رہا جب ہمارا اپنا یہ رویہ ہوتا ہے کہ فوج سے پھر ہم کیا گلہ کریں گے۔ ہم اسلم بیگ کی عزت نہیں کرتے جن کو دو تین دفعہ پلیٹ میں رکھ کر حکومت ملی اور ان کو موقع تھا کہ وہ مارشل لاء لگاتے لیکن اس نے اس چیز کا ثبوت دیا کہ وہ چونکہ صحیح soldir ہے تو ہم آج کل اس کو برا بھلا کہتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اس نے یہ غلطی کی ہے ایسے اس کے پاس تین چار ایسے مواقع تھے اگر وہ مارشل لاء لگا لیتا تو سب کہتے ہیں یہ ٹھیک ہے۔ اس اسی طرح سے آصف نواز ہے اس نے دو تین اچھے کام کیے۔ ایک یہ کہ بغیر اس کے کہ یہ کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے، مہاجروں نے جو ٹارچر سیل بنائے ہوئے تھے یا جو دہشت گردی کی ہوئی تھی ان پر بھی اس نے ہاتھ ڈالا، مروت پر بھی اس نے ہاتھ ڈالا اور پیپلز پارٹی والوں میں اگر کسی کی غلطی تھی تو اس پر بھی ہاتھ ڈالا اگر ہم ان کی حوصلہ افزائی کریں تو فوج کہے گی کہ ہم ان کے خادم ہیں ہم انکے نوکر ہیں ہم ان کا تحفظ کریں گے لیکن اگر ہم ڈاکوؤں کی حوصلہ افزائی کریں تو یہ ایک قسم کی زیادتی ہو گی اسی فوج کا یہ آپریشن برا بھی ہو سکتا ہے اچھا بھی ہو سکتا ہے اگر ہم مخلص ہیں

اگر ہمارا مقصد یہ ہے کہ وہاں پر امن وامان ہو جائے اور جو واقعی گناہگار ہیں، غلط کار ہیں، جو ڈاکو ہیں، ان کو سزا ملے تو یہ آپریشن بالکل کامیاب بھی ہو سکتا ہے اور ان کا نتیجہ ٹھیک بھی نکل سکتا ہے۔ لوگوں کا اعتماد بھی فوج پر بحال ہو سکتا ہے اور یہ ملک کی سالمیت کے لئے بھی ٹھیک ہے لیکن اگر ہم اس طریقے سے نہ چلائیں یہ ہماری پارٹی کا ہے وہ ہماری پارٹی کا ہے یا وہ ہمارا حمایتی ہے ان کو چھوڑ کر ہمارا جو مخالف ہے ان کو پکڑ لیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ لوگوں کا فوج پر اعتماد ختم ہو گا تو ملک کو ہمیشہ کے لئے خطرہ ہو گا۔

ہم کبھی اس طرح سے نہیں سوچتے ہیں بنگال میں بھی اسی طرح حالات خراب ہوئے تھے مجھے تو یاد ہے میری تو یہ آٹھویں دفعہ ہے کہ میں اسمبلیوں میں آیا ہوں یہ سارے کے سارے مارشل لاء بھی میرے سامنے اسمبلیوں کے دوران لگے ہیں مجھے معلوم ہے۔ بنگال میں بھی حالات خراب ہوتے جا رہے تھے اور لوگ کہتے تھے کہ خراب ہوتے جا رہے ہیں جیسے سندھ میں آج کل ہے لیکن اس وقت کے حکمرانوں نے اس کا کوئی اندازہ نہ لگایا اور نہ ان کو خیال آیا کہ آخر اس ملک کے ساتھ کیا ہو گا۔ اس طرح سے آج کل سندھ میں جو حالات خراب ہو رہے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ ابھی مظفر حسین شاہ کی جو حکومت ہے اس سے ہم کیا توقع رکھ سکتے ہیں جب جام صاحب کے بیٹے اور ادھر ادھر کے بیٹے جنہوں نے یہ سب تباہی مچائی ہوئی ہے پہلے ان کی حکومت ختم کریں گورنر راج قائم کریں پھر فوجی کارروائی کر کے آزادانہ الیکشن کروا دیں۔ میں باقی ممالک لندن اور امریکہ بھی گیا ہوں لیکن کبھی میں نے نہیں سنا کہ الیکشن ہوں گے لیکن آزادانہ، منصفانہ، غیر جانبدارانہ ہوں گے وہاں پر تو صرف یہ کہتے ہیں کہ الیکشن ہوں گے اور ہمارے الیکشن کیسے ہوتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ آزادانہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ الیکشن ہوں گے پھر لوگ جب دیکھتے ہیں کہ یہ آزادانہ غیر جانبدارانہ اور منصفانہ کس چیز کو کہتے ہیں تو ان کو ہنسی آجاتی ہے۔ اس طرح ہم کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں جمہوریت ہے پھر کہنے لگے اسلامی جمہوریہ پاکستان تو اب اگر کسی سے پوچھ لیں کہ اس میں اسلام کا کیا نام ہے کس طریقے سے اسلامی

ہے کیالوگوں کواس میں سلامتی ہے کیااس میں لوگوں کوامن ہے کیااس میں عدل ہے کیا اس میں انصاف ہے تووہ بھی لوگوں کو نظر نہیں آتا پھرجب کہتے ہیں کہ جمہوریہ تو جمہوریت کو ہم دیکھتے ہیں کہ جمہوریت کس انداز سے چل رہی ہے تواس پر ہنسی آجاتی ہے توبجائے ناموں کے تھوڑاساکام بھی صحیح کرلیں اگر پورے کاپورا صحیح نہیں کرسکتے تو ۱۰فیصد یا ۲۰فیصد صحیح کریں تو تب ہی ہمارے حالات سدھر سکتے ہیں۔ ہم ان مصیبتوں سے نجات پا سکتے ہیں ورنہ آج کل ہمارے جو حالات ہیں میرے خیال میں اس سے بڑا خطرہ ہے۔ اس سے ایک طرف سندھ میں اس قسم کے حالات پیدا کئے گئے ہیں اور باقی صوبوں میں اس قسم کے حالات پیدا ہوگئے ہیں ہمارے صوبہ سرحد میں ۳۰ لاکھ مہاجر آئے ہوئے ہیں ان کے پاس ۳۰ لاکھ کلاشنکوف ہیں وہ بھی اس وجہ سے کہ پختونوں کو وہاں پر سزادی جائے۔ پنجابیوں کو مذہب کے نام پر تقسیم کیاجائے اخباروں میں میں دیکھتاہوں کہ پنجاب میں کہیں جھنگ میں لڑائی ہوتی ہے ہزاروں سال سے شعیہ، بریلوی، دیوبندی، اہل سنت اور اہل قرآن یہ سارے اکٹھے بھائی رہتے تھے انہوں نے ایک دوسرے کے گریبان میں ہاتھ ڈالا ہوا ہے اس واسطے اس وقت کے مارشل لاء والے کہتے تھے کہ آؤ مولوی صاحب بیٹھ جاؤ۔ ہم اسلام لاناچاہتے ہیں توکون سااسلام لائیں۔ ایک مولوی کہتاہے میرے والااسلام جوہے اسی میں جنت ہے اس کو لے آئیں۔ دوسرا کہہ رہاتھا تم توکافر ہو ایک دفعہ کچھ مولوی صاحبان بیٹھے تھے میں نے کہاکہ مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ آخر میں مسلمانوں کے ستر فرقے ہوجائیں گے جس میں ۶۹ جہنم میں جائیں گے صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گاتو ایک مولوی صاحب نے فوراً مجھے ٹوکااس نے کہا۷۰ نہیں ۷۲ میں سے صرف ایک جنت میں جائے گااور باقی ۷۱ جہنم میں جائیں گے تواس طریقے سے ہم سب پاکستانیوں میں سے ۷۱ حصوں کو ہم جہنمی سمجھیں اور ایک حصے کو ہم جنتی سمجھیں توہمارایہ ملک کس طریقے سے چلے گاباقی ممالک میں تولوگ یہ کہتے ہیں یہ لوگوں کاملک ہے ہم نے ابھی تک یہ بھی نہیں سوچایہ ملک ہم نے پاکستانیوں کے لئے بنایا ہوا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اسلام کے لئے بنایا ہوا

ہے تو کوئی کہتا ہے کہ اسلام یہ ہے اسلام وہ ہے ہم نے یہ بھی نہیں سوچا کہ ہم نے یہ پاکستان کے مسلمانوں کے لئے بنایا ہوا ہے جو یہاں مسلمان رہتے ہیں۔ ان کے لئے یہ ملک بنا ہے، ان کی فلاح کے لئے یہ ملک بنا ہے، ان کی ترقی کے لئے بنا ہے، ان کو روزگار، عدل وانصاف فراہم کرنے کے لئے بنا ہے۔ اگر ہم عدل وانصاف کی بات کرتے ہیں تو یہ آپ کے سامنے ہے اگر کوئی شخص انصاف کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو اس کا جو حشر ہوتا ہے، اس سے پاکستان کا کون سا شہری ہے جو بے خبر ہے۔ چالیس چالیس سال میں ایک معمولی مقدمے کا فیصلہ نہیں ہونا ہے۔ جب ہم نے ۸۴ میں بڑا شور مچایا تھا کہ یہاں انصاف نہیں ہوتا ہے تو اس کے جواب میں اس وقت کے حکمران جنرل ضیاء الحق نے اعلان کر دیا کہ آئندہ جو وزیر قانون ہوگا اس کو وزیر عدل وانصاف کہا جائے گا تو جناب اس سے عدل انصاف آ گیا؟ تو جناب اس طریقے سے انصاف نہیں آسکتا ہے۔ جس طریقے سے ہمارے لوگوں کی سوچ ہے۔ جس طرح سے مارشل لاء کے دور میں عام masses میں کرپشن میں ایک دور شروع ہو گیا تھا، یونین کونسل کے انتخابات میں بھی پیسے، ڈسٹرکٹ کونسل کے انتخابات میں بھی پیسے.... ان پیسوں میں صرف خالی ممبر ہی نہیں بلکہ عام لوگ بھی شریک ہو گئے.....

جناب والا، اس کے بعد عشر و زکواۃ کا سلسلہ چلا اس مد میں جو پیسے نکلتے تھے وہ سب کے سب ہڑپ کر جاتے تھے۔ اس طرح سے ڈویلپمنٹ اور دیگر سکیموں سے mass corruption شروع ہو گئی۔ ہماری قوم میں بددیانتی عام ہو گئی ہے۔ ایسی قوم کہاں تک زندہ رہ سکتی ہے۔ جب تک ہم ان چیزوں پر نہیں سوچیں گے، جو حالت آج سندھ کی ہے ایسی حالت اور جگہوں پر بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ ہر ایک مسئلہ کا سیاسی حل ہو سکتا ہے مجھے فخر ہے کہ سابقہ ادوار میں سرحد کے چار پانچ وزیر اعلیٰ ایسے گزرے ہیں جن کی وجہ سے صوبہ سرحد میں حالات خراب نہیں ہوئے ورنہ سندھ کی نسبت صوبہ سرحد میں حالات ہزار گنا خراب ہو سکتے تھے۔ ہمارے ارباب جہانگیر صاحب تھے، ان میں رواداری تھی، انہوں نے

سب پارٹیوں کو، جن میں نیشنل پارٹی، پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی، جمعیت العما مسلم لیگ وغیرہ ہیں، سب کو بھائی سمجھ کر اس صوبے کا باشندہ سمجھ کر ان سے صحیح سلوک کیا اور ان سے رابطہ قائم رکھا۔ اس لئے اس وقت حالات خراب نہیں ہوئے۔

جناب آفتاب خان شیر پاؤ صاحب کی حکومت تھی، انہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے حکومت کی۔ مجھے ایک واقعہ یاد ہے جب میں اپوزیشن میں تھا، میں نے اپنی تقریر میں اس پر بڑی تنقید کی اور اسے برا بھلا کہا۔ تو اس کا ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اس نے کہا کہ تم کون ہو، تم ایسی باتیں کیوں کرتے ہو۔ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ دیکھ کر خود شیر پاؤ خان صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس آدمی کو کہا کہ تم بیٹھ جاؤ... بیوقوف.... یہ اس کا حق ہے، یہ جو کچھ مجھے کہنا چاہتا ہے کہے گا۔ تو اس طرح سے اس کا سلوک بھی سب پارٹیوں سے برابر کا تھا۔ اس لئے اس وقت بھی خرابی پیدا نہیں ہوئی اب یہ جو ہمارے میر افضل خان صاحب ہیں یہ بھی اسی طریقے سے حکومت چلا رہے ہیں ہمارے جو این پی والے ہیں ان کے بارے میں کوئی کہتا ہے کہ یہ تو کافر ہیں، کوئی کہتا ہے کہ غدار ہیں، ان کو حکومت سے کیوں نہیں نکالتے۔ اسی طرح طرح سے پی پی والے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کو سولی پر کیوں نہیں چڑھایا جاتا اور اسی طرح جماعت اسلامی کے بارے میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو پہلے سے غدار ہیں ان کو ختم نہیں کیا جاتا۔ اور اسی طرح جمعیت العلماء والے جو لمبی ڈھاڑی والے ہیں، یہ کہاں سے آگئے ہیں، ان کا صفایا کیوں نہیں کیا جاتا۔ جناب والا، یہ صفائیوں کا طریقہ نہیں ہے اس سے ملک میں امن وامان قائم نہیں ہو سکتا۔ میں جناب والا، آپ کو ایک معمولی سی مثال دیتا ہوں کہ یہاں پر اسلام آباد میں چند ایک مہاجر آئے ہیں۔ اسلام آباد میں ایک پارک بنا ہوا ہے جسے سٹی پارک کہا جاتا ہے نیشنل پارک کہا جاتا ہے، اس کے کئی نام ہیں، بہر حال اسی پارک کے ساتھ تھوڑے سے مہاجر رہتے ہیں۔ وہاں پر حکومت ان کے لئے دیوار بناتی ہے، آپ آج وہاں پر جا کر دیکھ لیں کہ اس دیوار میں انہوں نے جو سو جگہوں کے قریب سوراخ کئے ہوئے ہیں۔ اب اس قسم کے لوگ ہمارے صوبہ سرحد میں

۳۰ لاکھ لوگ آباد ہیں لیکن پھر بھی ان کے ساتھ ہمارا گزارا چل رہا ہے۔ یہاں یہ اتنی تھوڑی سی دیوار میں اتنے سوراخ کئے ہیں، جب دیوار دوبارہ بناتے ہیں تو یہ پھر گرا دیتے ہیں یا سوراخ کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین : آپ کے دو منٹ اور رہتے ہیں۔

جناب فتح محمد خان: یہ آپ کا حکم ہے کہ میں اپنی تقریر دو منٹ میں ختم کر دوں۔ تو آخر میں اپنے ممبران صاحب، سنیٹر صاحبان سے یہ گزارش کروں گا کہ اپنے کام میں ذرا زیادہ serious ہوں۔ میں یہاں بیٹھا رہتا ہوں لیکن آپ یہ دیکھتے رہے ہیں کہ میں بہت کم بولتا ہوں بلکہ بولتا نہیں میں کہنا چاہتا ہوں کہ جو سوالات کا وقفہ ہے یہ اہم ہوتا ہے لیکن جب یہاں سوالات آتے ہیں تو پرائم منسٹر صاحب لندن میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہمارے جو پہلے وزیراعظم جونیجو صاحب تھے، وہ اسمبلی میں دو تین گھنٹے بیٹھا کرتے تھے، اس سے پہلے بھٹو صاحب بھی بیٹھا کرتے تھے مجھے ان کے بارے میں یاد ہے، میں اس وقت بھی اسمبلی کا ممبر تھا، وہ بھی تین چار گھنٹے اسمبلی میں بیٹھا کرتے تھے۔ اس کے وزیر بھی بیٹھا کرتے تھے لیکن یہاں سوالات کے بارے میں رویہ اختیار کیا جاتا ہے کہ وزیر صاحبان ادھر ادھر کی باتیں کر لیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم نے ممبر کو بیوقوف بنا لیا ہے۔ اور پھر ہم ممبر، جا کر لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ مجھے ووٹ دو، تمہیں سب کچھ ملے گا۔ وہ ہمیں بیوقوف بناتے ہیں اور ہم اس کا بدلہ عوام سے جا کر لیتے ہیں اور اس کو بیوقوف بنا لیتے ہیں۔ یہ بیوقوف بنانے کے طریقوں سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا اس لئے ہمیں سیریس ہونا چاہئیے۔ اگر کوئی وزیر یا کوئی دوسرا شخص کوئی غلط طریقہ اپنائے یہاں ہمیں بیوقوف بنانے کی کوشش کرے تو پھر سب مل کر اس سے جواب طلبی کریں کیونکہ ہم سب بھائی ہیں۔ اسے کہیں کہ تم نے کیوں غلطی کی ہے۔ ہم میں اتنی جرات اور حوصلہ ہونا چاہئیے چونکہ یہ ملک کے اہم ادارے ہیں۔ اگر ہم اپنی ذمہ داریاں صحیح طریقے سے پوری کریں، اپنے کام میں دلچسپی لیں اور اگر کوئی بل یہاں لایا جاتا ہے تو اس کے بارے میں پہلے ہم سے ڈسکس کیا

جائے کیونکہ ہم سے تو یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ لوگ پارٹی کے لوگ ہیں، یہ اس بل کے حق میں ضرور ووٹ دیں گے لیکن ہمیں بل کا پتہ نہیں ہوتا ہے کہ بل کیا چیز ہے۔ کہاں سے آیا ہے کس نے پیش کیا ہے اس کا مقصد کیا ہے۔ صرف ہمیں ووٹ دینا ہے۔ تو اس لئے کم از کم ہم سے پہلے مشورہ تو کرنا چاہئیے۔ ہماری رائے اس میں شامل ہونی چاہئیے۔ اس کے بعد اگر بل آئے اور ہم سے توقع کی جائے تو وہ ٹھیک ہے مہذب دنیا میں تو اپنے ممبروں سے یہ توقع بھی کرتے ہیں کہ وہ بل میں ہماری حمایت کریں کیونکہ وہ ممبر کہتے ہیں کہ جو بل صحیح ہو گا ہم اس کے حق میں ہی ووٹ دیں گے۔ لیکن ہمارا چونکہ اپنا طریقہ ہے۔ ہم جو اس طرف والے ہیں وہ حکومت کی چیز کو خواہ غلط ہو صحیح کہتے ہیں اور اس طرف والے جو ہیں وہ حکومت کی چیز، خواہ ٹھیک ہو اسے بھی غلط کہیں گے۔ ہمارے ہاں اس طرح کی رسم بنی ہوئی ہے ۴۲ سال سے۔ ہمیں اس روایت کو بھی بدلنا ہو گا۔ جب ہم اپنا رویہ اپنی سوچ تبدیل کریں گے تو عوام کا بھی اسمبلیوں پر اعتماد بحال ہو گا تو اس سے بھی حالات کافی سدھر سکتے ہیں اور حالات قابو میں آسکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ اچھا جناب، اب دو بج رہے ہیں۔

چوہدری عبدالغفور : جناب آپ کے اجلاس ملتوی کرنے سے پہلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی،

چوہدری عبدالغفور : جناب آپ نے میرے ذمہ ایک کام لگایا تھا کہ اجلاس ختم ہونے سے پہلے جس خدشات کا اظہار سید اشتیاق اظہر نے اپنے بارے میں کیا تھا، اس بارے میں معلومات حاصل کر کے ہاؤس کو بتاؤں۔ ان میں دو باتیں تھیں۔ ایک تو یہ تھی جنگ اخبار کراچی نے ان کے بارے میں خبر شائع کی ہے کہ ان کے خلاف کوئی کیس رجسٹرڈ ہوا ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ ان کے بنگلے سے جو سیکورٹی اسٹاف تھا اس کو ہٹا لیا گیا ہے تو اس سلسلے میں، میں نے وزارت داخلہ سے رابطہ قائم کیا اور متعلقہ وزیر صاحب بھی میرے

پاس بیٹھے ہوئے ہیں، رابطہ سے جو حالات سامنے آئے ہیں وہ یہ ہیں کہ ایک کیس ایف آئی آر نمبر ۲۲۴/۹۲ زیر دفعہ ۳۶۵۔اے۔ ۳۴/۵۰۶۔پی پی سی has been registered on 24th of June, 1992 in north Nazim Abad Police Station against Senator and other کوئی ہے۔ یہ ہے لیکن پوری طرح اس میں کنفرم نہیں ہو سکا کہ اس کی تفصیلات کیا ہیں۔ کوئی کیس رجسٹرڈ ہوا ہے۔ protection of the police at the residence of the Senator, that has not been yet confirmed. Furtehr it is being enquired into and we will Inshallah next time...... لیکن میں نے وزیر صاحب سے بھی بات کی ہے کہ وہ خود ذاتی طور پر اس کا پتہ کریں اور اس کو آپ ensure کریں کہ ان کو جو protection ملنی چاہیئے تھی، وہ ملے۔ اور اس بارے میں بھی پتہ کریں کہ واقعہ کن وجوہات کی بنا پر رونما ہوا ہے۔ then we will let you know Sir.

<u>جناب چیئرمین</u> : شکریہ۔ اچھا جناب دو بج گئے ہیں اور آج بھی یہ بحث مکمل نہیں ہو سکی ہے ابھی بھی لسٹ پر کچھ حضرات کے نام باقی ہیں جو سندھ کی صورت حال پر تقاریر کرنا چاہتے ہیں تو ان حالات میں اب کیا کیا جائے۔

(interruption)

<u>جناب چیئرمین</u> : چلیں ٹھیک ہے، this is your consensus آپ یہ چاہتے ہیں پھر سنڈے کو وہی پرائیویٹ ممبرڈے ہوگا اور منڈے کو ریگولر بزنس کے ساتھ اس کو بھی لائیں گے اور کوشش یہ کی جائے گی کہ منڈے کو یہ ختم ہو جائے اور Tuesday کو وزیر صاحب کو موقع دیں کہ وہ اس کو windup کر دیں۔ یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ بہر حال۔ وقت کون سا ٹھیک رہے گا۔ نماز کو سامنے رکھتے ہوئے چار بجے ٹھیک ہے۔

(آوازیں۔ پانچ بجے)

جناب چیئرمین: اب ایک دو چھٹیاں ہو جائیں گی۔ لوگ اپنے گھروں کو جاتے ہیں۔
آوازیں۔ ظہر کی نماز کے بعد پانچ بجے رکھ لیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی، So this house is adjourned to meet again on sunday at 5.00 p.m.

(The House then adjourned to meet again at 5.00 p.m. on Sunday, 28th June, 1992).

PCPPI-523(96) Senate-1-4-2000-150.